ABSTRACT

Hairat's letters to Jalil Qidwai

This article contains 65 letter's Hairat Shimalawi written to Jalil Qidwai during 1949-1963. These letters contain information about contemporary poets and critical review of their contribution to Urdu literature. These letters are expression of interest in writings of many scholars and research journals published from different places.

ڈاکٹر شاہ انجم

حیرتؔ شملوی کے خطوط بنام جلیلؔ قدوائی

حیرتؔ شملوی (۱۹۰۰ء۔۱۹۶۴ء)[۱] اُردو کے معروف شاعر و ادیب اور مترجم تھے۔ آپ کا اصل نام عبدالمجید خاں اور والد کا نام عبداللطیف خاں تھا۔ آپ کے ادبی نام کا لاحقہ ''شملوی'' بخوبی پتا دیتا ہے کہ آپ کی مٹّی کہاں کی ہے؟ علی گڑھ، موڑک (راجستھان)، رام پور (یوپی) اور پھر دہلی قیام کرتے ہوئے ۱۹۶۲ء میں پاکستان پہنچے۔ ابتداً سکھر میں اپنے اعزا کے ہاں ٹھہرے۔ بعدازاں کراچی میں درگاہ حضرت عبداللہ شاہ غازی واقع کلفٹن پر ایسا قیام کیا کہ پھر بعداز وفات ہی وہاں سے پاپوش نگر کے قبرستان پہنچائے گئے۔

حیرتؔ نے علی گڑھ سے گریجویشن کر کے ہندوستان کی مرکزی حکومت میں سرکاری ملازمت اختیار کی۔ بقول جلیلؔ قدوائی:

وہ متحدہ ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں ایک شعبے کے نگراں تھے۔ اپنی نجی زندگی میں شملہ کی بزمِ ادب کی روح رواں اور اس آل انڈیا مشاعروں کی جان تھے، مگر پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایسے بیمار پڑے کہ نچلا دھڑ مفلوج ہوتا چلا گیا۔ مجبوراً قبل از وقت رٹائرمنٹ اور پنشن لینا پڑی۔

حیرتؔ کی زندگی میں ان کا صرف ایک شعری مجموعہ ''آئینۂ حیرت'' ہی شائع ہو سکا۔ آپ چھوٹی بحر میں غزل کے استاد کہے گئے ہیں۔ جلیلؔ قدوائی (۱۹۰۴ء۔۱۹۹۶ء)[۲] نے ان کی غزل گوئی خصوصاً ان کے مذکورہ وصف ہی کے پیشِ نظر انھیں ''کلاسیکی غزل گو اور اُستادِ سخن'' قرار دیا ہے[۳]۔ اسی طرح علاّمہ امتیاز علی خاں عرشی رام پوری نے کلامِ حیرتؔ دیکھ کر کہا تھا کہ: ''میں اب تک آپ کو شاعر جانتا تھا۔ صاحبِ طرز استاد نہیں سمجھتا تھا، ان غزلوں کے مطالعے کے بعد میں نے باور کر لیا ہے کہ آپ اس وقت تمام غزل گویوں کے پیشوا ہیں''[۴]۔

حیرتؔ اور جلیلؔ قدوائی کے دوستانہ روابط کا آغاز ۱۹۳۶ء میں اس وقت ہوا، جب جلیلؔ نے علی گڑھ یونی ورسٹی کے شعبۂ اُردو کو بوجوہ چھوڑ کر حکومتِ ہند کی ملازمت اختیار کی۔

راقمِ سطور کے پاس تقریباً تمام دست یاب حیرتؔ۔جلیلؔ، مراسلت محفوظ ہے[۵]۔ اس سلسلۂ مراسلت کے کچھ منتخب خطوط

''تحقیق''، جام شورو کے مکتوبات نمبر(ا) میں شائع ہوئے تھے۔ زیرِنظر اشاعت میں حیرتؔ شملوی کے کچھ اور خطوط پیش کیے جا رہے ہیں۔

خطوط کی تاریخی، علمی، ادبی اور ثقافتی حیثیتیں مسلّمہ ہیں۔ سوانحی تحقیق میں ایسا مسالا کتنا مفید ثابت ہوسکتا ہے؟ یہ امر اہلِ علم سے تو یقیناً پوشیدہ نہیں۔

پیش کردہ خطوط کا متن اصل کے عین مطابق ہے۔ اس ضمن میں حفظِ متن کے اُصولوں کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ آخر میں ایک صراحت ضروری معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ بعض مقامات پر پُرانے املا کی جگہ املاے جدید کو اختیار کیا گیا ہے۔ مثلاً: بھیجدیں، ٹھہرونگا، آجکل، یکقلم نسبتہً، بیجا وغیرہ

خط کے آخر میں اپنے دست خط کے بعد مکتوب نگار نے جو سطور ایراد کی ہیں اُن پر راقم نے پس نوشت کی سُرخی کا اضافہ کیا ہے۔ قابلِ وضاحت مقامات پر مختصر حواشی بھی تحریر کیے گئے ہیں۔

حرفِ آخر یہ کہ حیرتؔ کی نثر بھی اُن کی غزل کی طرح پڑھے جانے کے لائق ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا، ملاحظہ کیجیے، لیکن اس سے قبل خطوط کی فہرست پر بھی ایک نظر ڈالتے چلیں:

نمبر شمار	مقامِ تحریر	تاریخِ تحریر	نمبر شمار	مقامِ تحریر	تاریخِ تحریر
۱۔	موڑک (راجستھان)	۹رنومبر ۱۹۴۹ء	۲۔	موڑک	۲۵ر دسمبر ۱۹۴۹ء
۳۔	موڑک	۵رستمبر ۱۹۵۰ء	۴۔	موڑک	۳۱را کتوبر ۱۹۵۰ء
۵۔	موڑک	۲رنومبر ۱۹۵۰ء	۶۔	موڑک	۲۳رجنوری ۱۹۵۱ء
۷۔	موڑک	۲۹رمارچ ۱۹۵۱ء	۸۔	رام پور (یوپی)	۱۶رجنوری ۱۹۵۲ء
۹۔	رام پور	۲۲راگست ۱۹۵۲ء	۱۰۔	رام پور	۲۱رفروری ۱۹۵۳ء
۱۱۔	رام پور	۲۵رجون ۱۹۵۳ء	۱۲۔	رام پور	۱۳رجنوری ۱۹۵۴ء
۱۳۔	رام پور	۹رفروری ۱۹۵۴ء	۱۴۔	رام پور	۹راپریل ۱۹۵۴ء
۱۵۔	رام پور	۲۹راپریل ۱۹۵۴ء	۱۶۔	رام پور	۲۷رمئی ۱۹۵۴ء
۱۷۔	رام پور	۱۳رجنوری ۱۹۵۵ء	۱۸۔	رام پور	۱۷رجولائی ۱۹۵۵ء
۱۹۔	رام پور	۱۷رستمبر ۱۹۵۵ء	۲۰۔	رام پور	۲۵رمئی ۱۹۵۶ء
۲۱۔	رام پور	۲۰رجون ۱۹۶۰ء	۲۲۔	رام پور	۱۱رستمبر ۱۹۶۰ء
۲۳۔	رام پور	۲۵رستمبر ۱۹۶۰ء	۲۴۔	رام پور	۱۴را کتوبر ۱۹۶۰ء

۲۵۔	رام پور	۱۴؍نومبر ۱۹۶۰ء	۲۶۔	رام پور	۲۴؍نومبر ۱۹۶۰ء
۲۷۔	رام پور	۱۹؍دسمبر ۱۹۶۰ء	۲۸۔	رام پور	۲۷؍دسمبر ۱۹۶۰ء
۲۹۔	رام پور	۱۹؍جنوری ۱۹۶۱ء	۳۰۔	رام پور	۱۴؍فروری ۱۹۶۱ء
۳۱۔	رام پور	۹؍مارچ ۱۹۶۱ء	۳۲۔	رام پور	۱۱؍مارچ ۱۹۶۱ء
۳۳۔	رام پور	۳۰؍مارچ ۱۹۶۱ء	۳۴۔	رام پور	۱۷؍اپریل ۱۹۶۱ء
۳۵۔	رام پور	۲۶؍مئی ۱۹۶۱ء	۳۶۔	رام پور	۹؍جولائی ۱۹۶۱ء
۳۷۔	رام پور	۱۷؍ستمبر ۱۹۶۱ء	۳۸۔	رام پور	۲۳؍اکتوبر ۱۹۶۱ء
۳۹۔	رام پور	۷؍نومبر ۱۹۶۱ء	۴۰۔	رام پور	۱۸؍جنوری ۱۹۶۲ء
۴۱۔	رام پور	یکم فروری ۱۹۶۲ء	۴۲۔	رام پور	۲۲؍فروری ۱۹۶۲ء
۴۳۔	رام پور	۲۱؍مارچ ۱۹۶۲ء	۴۴۔	رام پور	۱۷؍اپریل ۱۹۶۲ء
۴۵۔	رام پور	۲؍جون ۱۹۶۲ء	۴۶۔	رام پور	۷؍اگست ۱۹۶۲ء
۴۷۔	رام پور	۲۱؍اگست ۱۹۶۲ء	۴۸۔	رام پور	۲۴؍اگست ۱۹۶۲ء
۴۹۔	رام پور	۱۲؍ستمبر ۱۹۶۲ء	۵۰۔	رام پور	۲۲؍اکتوبر ۱۹۶۲ء
۵۱۔	پرانا سکھر (سندھ)	۱۷؍دسمبر ۱۹۶۲ء	۵۲۔	پرانا سکھر	۲۱؍دسمبر ۱۹۶۲ء
۵۳۔	پرانا سکھر	۲۵؍دسمبر ۱۹۶۲ء	۵۴۔	پرانا سکھر	۲؍جنوری ۱۹۶۳ء
۵۵۔	پرانا سکھر	۱۱؍جنوری ۱۹۶۳ء	۵۶۔	پرانا سکھر	۲۸؍فروری ۱۹۶۲ء
۵۷۔	پرانا سکھر	۱۴؍مارچ ۱۹۶۳ء	۵۸۔	کراچی	۱۳؍اپریل ۱۹۶۳ء
۵۹۔	کلفٹن، کراچی	۲۶؍اپریل ۱۹۶۳ء	۶۰۔	کراچی	یکم مئی ۱۹۶۳ء
۶۱۔	کراچی	۶؍مئی ۱۹۶۳ء	۶۲۔	کراچی	۱۴؍مئی ۱۹۶۳ء
۶۳۔	کراچی	۱۵؍مئی ۱۹۶۳ء	۶۴۔	کراچی	۲۴؍مئی ۱۹۶۳ء
۶۵۔	کراچی	۱۲؍جون ۱۹۶۳ء			

(۱)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

موڑک (راجستھان)

بدھ، ۹/نومبر ۱۹۴۹ء

برادرگرامی جلیؔل صاحب! السّلام علیکم

یہ کارڈ محض رسید ہے یعنی یہ کہ ''قومی زبان'' کے تین پرچے اور ایک پرچہ ''اُردو ادب'' مل گئے۔ اس نوازش کا دلی شکریہ۔ مگر آیندہ جوابِ خط میں اتنی تاخیر نہ کیا کریں، مجھے تو یہ گمان ہو چلا تھا کہ میرا خط آپ تک نہیں پہنچا۔

رسالہ ''اردو ادب'' مل جائے تو بھیج دیں لیکن بھیجنے سے پہلے ٹیلیفون پر بدرالدین احمد صاحب سے بھی پوچھ لیں، جب اتنے دن آپ کا خط نہیں آیا تو میں نے یہ فرمائش اُن سے کر دی تھی، اس لیے ایسا نہ ہو کہ رسالہ وہ بھی بھیج دیں اور آپ بھی۔

''ماہِ نو'' آپ نہ بھیجیں، بدرالدین احمد صاحب لکھ چکے ہیں کہ وہ بھجوائیں گے۔

قومی زبان البتہ آپ بھیجیں اور رسالہ اردو اوران کے علاوہ کبھی کبھار اپنی نظر سے کوئی اور ادبی تحفہ، ایک پرچہ معاشیات ابھی بھیجیے۔ دیکھیں تو سہی آپ کا یہ خط ۵/نومبر کا چلا آج ۹/کو مجھے مل گیا۔ اُمید ہے کہ اس طرف سے یہ کارڈ بھی اسی طرح جلد آپ تک پہنچ جائے گا۔

یکم نومبر کا 'نمکدان'[۲] اب تک نہیں ملا، شاید اس مرتبہ یہ حضرات حیرتؔ کو بھول گئے۔

ان شاء اللہ آیندہ خط میں دو چار غزلیں بھیجوں گا، اس وقت یہ پانچ شعر ملاحظہ فرمائیں:

مسلسل ہی رہے گی ابتلا کیا — نہ ہوگا ختم اس کا سلسلہ کیا
یہ کیا سرگوشیاں سی ہو رہی ہیں — چمن میں کوئی تازہ گل کھلا کیا
اسے اہلِ نظر ہی جانتے ہیں — کسی کو خاک میں مل کر ملا کیا
اگر ان کا ستم بھی اک کرم ہے — تو پھر اس کی شکایت کیا گلہ کیا
چلو یہ تو ہوا معلوم حیرتؔ — کہ ہوتا ہے محبّت کا صلہ کیا

بیمار ہوں اور بدستور معذور و مجبور مگر صحت کی طرف سے مایوس مطلق نہیں یہی اُمید ہے کہ باری تعالیٰ فضل فرمائیں گے۔

طالبِ دعا
عبدالمجید حیرتؔ

[پس نوشت]

زیبا صاحب[۳] اور جعفری صاحب[۴] کیا آپ ہی کے محکمہ سے وابستہ ہیں؟ بہ صورتِ ملاقات عبدالمجید حیرتؔ کا سلام پہنچا دیں، بیگم جلیؔل سے سلام کہہ دیں، بچّوں کو بہت بہت دعا۔ حیرت

(۲)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

موڑک (راجستھان)

اتوار، ۲۵ر دسمبر، ۱۹۴۹ء

جلیلؔ صاحب مکرّم! السّلام علیکم

خط تو آپ کا کوئی آیا نہیں، ۱۶ر دسمبر کا ''قومی زبان'' البتّہ آپ کی طرف سے ضرور ملا، خیر یہی سہی، میں نے آپ سے رسالہ اردو کے لیے بھی درخواست کی تھی مگر... یہ درخواست بدرالدین احمد صاحب سے بھی کی تھی، مگر...

اس کے علاوہ شاید ایک درخواست، یہ بھی کی تھی کہ Islamic Life ایک تازہ رسالہ کراچی سے نکلا ہے، ممکن ہو تو ایک پرچہ (نمونتہً) اس کا بھی بھیجیں، مگر...

اچھا لیجیے اب وعظ سنیے:

کچھ برا بھی سنو تو غم نہ کرو — اپنی ہمدردیوں کو کم نہ کرو
نہ کرو فکرِ بیش و کم نہ کرو — صبح شادی کو شامِ غم نہ کرو
حق کو باطل کے ساتھ خم نہ کرو — اپنی جانوں پہ یہ ستم نہ کرو
جاہ و حشمت کے آستانوں پر — سر کسی حال میں بھی خم نہ کرو
کام لو صبر و استقامت سے — مشکلیں آپڑیں تو رم نہ کرو
چھوڑنا جن کا بارِ خاطر ہو — ایسے سامان ہی بہم نہ کرو
اب تو اے دوستو خدا کے لیے — ذکرِ بت خانہ و صنم نہ کرو
اپنے ہاتھوں ہی اپنی ناقدری — اے عزیزانِ محترم نہ کرو

ہے اگر فکرِ عاقبت حیرتؔ
گم خدارا رہِ حرم نہ کرو

اربابِ نمکدان، ''نمکدان'' نہیں بھیجتے خیر کچھ مضائقہ نہیں، وجہ ظاہر ہے ان کے مطلب کی میرے پاس کوئی چیز نہیں، دو ترجمے ان کے پاس لٹک رہے ہیں، شاید ان کے نزدیک وہ ترجمے اشاعت کے لیے موزوں نہیں، اللہ اللہ خیر سلّا۔ قصّہ ختم

نیازمند بیمار و گنہگار

حیرتؔ

(۳)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

موڑک (راجستھان)

منگل،۵/ستمبر۱۹۵۰ء

جلیلؔ صاحب مکرّم! السّلام علیکم

پچھلا خط ۴/اگست کو لکھا تھا، نہ رسید آئی نہ معروضات کا جواب۔

۲۔اس دوران میں سالنامہ[۱] ملا، ادارت سے عسکری صاحب غائب، بہرحال رسالہ ادب وشعر کا دیدہ زیب ودلفریب مرقع تھا۔

۳۔آپ کے منتخب اشعار میں محشر صاحب بدایونی کا وہ شعر بیاض حیرتؔ میں بھی تھا، دوسرے اشعار معلوم نہیں آپ نے کہاں سے لیے کم ازکم ان پرچوں میں تو نہیں تھے، جو یہاں مجھ تک پہنچ جاتے ہیں۔

اگر آپ کی غزل کی تعریف کرتا ہوں تو اس کے یہ معنی ہوں گے، کہ اپنی غزل کی تعریف چاہتا ہوں، اس لیے کچھ نہیں کہتا۔

۴۔کتابوں سے متعلق اُس سوال کا جواب کب دیجیے گا؟ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل حضرات کے پتے چاہئیں، مرحمت فرمائیں۔

جناب ہاشمی فریدآبادی[۲] جناب وحشت (سید رضا علی)

جناب عندلیب شادانی جناب یاس یگانہ

جناب اثر (لکھنوی سابق ڈپٹی کلکٹر)[۳]

۵۔مالک رام صاحب[۴] کو آپ کا سلام لکھ چکا ہوں، ہنوز جواب نہیں آیا، مالک رام صاحب اب اسکندریہ سے بغداد منتقل ہوگئے ہیں۔

۶۔میں نے وزیرالحسن صاحب عابدی[۵] کا پتا بھی پوچھا تھا، آپ نے توجہ نہیں فرمائی، معلوم ہو تو تحریر فرمائیں یا دریافت فرما کر لکھیں۔

۷۔میرا حال بدستور ہے لیکن ہمّت پست نہیں اور اُمید کمزور نہیں۔

۸۔بچّوں کو دعا اور پیار۔

۹۔ابھی ابھی اسد صاحب کا خط ملا، دفتر شکایت سب سوخت۔

نیازمند

حیرتؔ

(۴)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

موڑک (راجستھان)

منگل، یکم نومبر ۱۹۵۰ء

جلیلؔ صاحب! مکرّم السّلام علیکم

پچھلا خط ۱۳؍ اکتوبر کو لکھا تھا اس میں یہ غزل تھی ''اس در کے سوا جس کا ٹھکانا ہی نہیں اور'' اُمید ہے کہ یہ خط آپ کی نظر سے گزرا ہوگا۔

۲۔ اکتوبر کا ''ماہِ نو'' آج یکم نومبر کو ملا، مگر ستمبر کا شمارہ نہیں ملا، منتظر ہوں کہ کب ملے، محرومی گوارا نہیں۔

۳۔ مالک رام صاحب کا دوسرا خط بغداد سے آیا، اب وہ بغداد منتقل ہو گئے ہیں، آپ کا سلام ان تک پہنچا چکا ہوں۔

۴۔ تسلیم کہ وزیر الحسن صاحب عابدی کا پتا آپ کو معلوم نہیں مگر ان کا پتا معلوم کر لینا آپ کے لیے نسبتاً آسان ہے، توجہ فرمائیں۔

۵۔ ''اردو'' اور ''قومی زبان'' بلکہ ایک پرچہ معاشیات بھی چاہیے، اگر آپ کرم فرمائیں۔

۶۔ میرے لیے دعا فرمائیں بدستور بیمار ہوں، بچّوں کو دعا اور پیار۔

نیاز مند

عبدالمجید حیرتؔ

[پس نوشت]

۷۔ اسدؔ صاحب[۱] ''آئینۂ حیرت''[۲] پر کچھ لکھ رہے ہیں، اگر چند لفظ آپ بھی لکھ دیں، تو سبحان اللہ۔ آپ نے حسرت پر لکھا کچھ حیرت پر بھی ہو جائے۔

مزید

پچھلے ایک خط میں ''غزل نما'' کی ضرورت کی طرف اشارہ کیا تھا، ارادہ کر رہا ہوں کہ اکتوبر یا نومبر کے ان رسائل سے جو میرے پاس آئے ہیں خود ایک ''غزل نما'' تیار کروں اور آپ کے پاس بھیج دوں، اگر یہ چیز آپ کو پسند آئی تو ''ماہِ نو'' کے لیے ایک اچھا موضوع ہوگا۔[۳]

سہ ماہی ''نوائے ادب'' بمبئی کیا آپ نے منگوایا؟

حیرتؔ

(۵)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

موڑک (راجستھان)

جمعرات، ۲؍ نومبر ۱۹۵۰ء

جلیلؔ صاحب مکرّم! السّلام علیکم

ایک عریضہ پرسوں ہی لکھ چکا ہوں، مگر تاریخ غلط لکھ گیا، اس روز تو ۳۱؍تاریخ تھی۔

صبح وہ خط لکھا شام کو بصیغۂ رجسٹری ''ماہ نو'' ستمبر ملا۔ یہ خط دراصل اسی کی رسید ہے۔

آج آپ کا خط بھی ملا، کسی سے لکھوایا ہوا خط، کچھ مضائقہ نہیں مضمون تو آپ کا تھا۔

''نمکدان'' ہنوز نہیں ملا نہ تازہ ''قومی زبان''، شاید امروز فردا میں ملے۔ ''اردو''[۱] کے لیے کسی اور بندۂ خدا کو تکلیف دوں گا۔

آج بغداد سے مالک رام صاحب کا بھی خط آیا ہے۔ بہت مختصر خط، کوئی بات قابلِ ذکر نہیں۔

وزیرالحسن صاحب عابدی کا پتا معلوم ہو جائے تو ضرور مطلع فرمائیں۔

''نواب''[۲] صاحب سے پھر ملاقات ہو تو سلام پہنچا دیں آپ کو معلوم ہو تو ''سیٹھ'' صاحب[۳] کا پتا بھی لکھیں۔

بچّوں کو دعا اور پیار

احقر

حیرتؔ بیمار

(۶)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

موڑک (راجستھان)

منگل، ۲۳؍جنوری ۱۹۵۱ء

جلیلؔ صاحب مکرّم! السّلام علیکم

ایک مہینے سے زیادہ ہوا آپ کا کوئی خط نہیں ملا، نہ میرے خط کا جواب۔

۲۔ میں نے دفتر کے پتے پر زیبا صاحب[۱] اور جعفری صاحب[۲] کو خط لکھے تھے مگر جواب ایک صاحب نے بھی نہ دیا، اگر مضائقہ نہ ہو تو دونوں صاحبوں سے ٹیلیفون پر دریافت کریں اور مجھے مطلع۔

۳۔ ''ماہِ نو'' کے لیے میں نے ایک غزل پچھلے دنوں اسد صاحب[۳] کی وساطت سے بھیجی تھی، اگر نہ پہنچی ہو تو وہ یہ ہے:

آئینۂ حیرتؔ

جہاں یہ ہو کہ حساب و کتاب کیا ہوگا　　برائیوں سے وہاں اِجتناب کیا ہوگا

خدا نہ کردہ بتوں سے اگر سوال کیا　　جناب خود ہی سمجھ لیں جواب کیا ہوگا

کرے بھی کوئی تو کس پیشکش پہ ناز کرے　　خبر نہیں کہ وہاں انتخاب کیا ہوگا
کسی غریب کے آلام کی خبر سن کر　　جو سنگدل ہیں اُنھیں اضطراب کیا ہوگا
شکایتِ غمِ پنہاں بھی کر نہیں سکتے　　اب اور اس سے زیادہ عتاب کیا ہوگا
وہ سر زمین جہاں رات ہی نہیں ہوتی　　طلوع اس کے لیے آفتاب کیا ہوگا
ہوئے نہ ہم بھی تو پھر بارِ غم اُٹھانے میں　　ہمارے بعد کوئی کامیاب کیا ہوگا
جو چاہتا ہی نہیں منزل آشنا ہونا　　وہ خضرِ راہ سے بھی فیض یاب کیا ہوگا

یہ ولولہ تو ہے لیکن خبر بھی ہے حیرتؔ
اُلٹ دیا جو کسی نے نقاب کیا ہوگا

۴۔دسمبر کے ایک نمکدان میں ''اخبار المو‌ڑک'' ۴؎ نکلا تھا کیا آپ کی نظر سے گزرا۔

مجید صاحب لاہوری سے یہ شکایت شاید بے جا نہیں کہ نہ 'نمکدان' بھیجتے ہیں نہ خط کا جواب دیتے ہیں۔کراچی میں میرے ایک کرم فرما (صدیقی صاحب) نمکدان بھیج دیتے ہیں اگر صدیقی صاحب دسمبر کا نمکدان نہ بھیجتے تو ہمیں یہ بھی نہ معلوم ہوتا کہ ''اخبار المو‌ڑک'' کس پرچے میں چھپا۔

آپ کی طرف سے کوئی تحفہ نہیں یہاں تک کہ ''قومی آواز'' ۵؎ بھی نہیں خیر۔

نواب صدیق علی خاں صاحب سے ملاقات ہو تو سلام پہنچا دیں۔

اُمید ہے آپ اور جملہ اہلِ خانہ بخیریت ہوں گے۔

یہاں تو بدستور بیمار ہیں۔

نیاز مند
عبدالمجید حیرتؔ

[پس نوشت]

کسی وقت فرصت نکالیے اور کتابوں سے متعلق اس سوال پر بھی توجہ فرمائیے ،فرصت نکالنے سے نکلے گی ویسے نہیں۔

(۷)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

موڑک (راجستھان)

جمعرات، ۲۹/ مارچ ۱۹۵۱ء

جلیل صاحب مکرّم! السّلام علیکم

مؤدّت نامہ ملا، اور ''قومی زبان'' مؤرّخہ ۱۶/ فروری، آپ کی تصویر دیکھی، لیکن اگر نشان لگا نہ ہوتا تو پہچاننا مشکل ہوتا۔

۲۔ ''قومی زبان'' کے لیے آپ زحمت نہ فرمائیں، ہمارے بدرالدین صاحب نے سال بھر کا چندہ اپنی جیب سے دے دیا ہے اور پرچہ جاری کرادیا ہے، خدا اُنھیں جزائے خیر دے کہ انھوں نے اس گنہگار پر اتنا بڑا کرم کیا، لیکن یہ میری تحریک نہ تھی، بلکہ میں نے تو اُنھیں روکا تھا کہ، میرے لیے ایسی کوئی تکلیف نہ فرمائیں۔

۳۔ مارچ کا ''ماہِ نو'' مل چکا ہے۔ جناب خاورؔ[۱] سے میں واقف نہیں، میرے لیے تو یہ نام کچھ نیا سا ہے، معلوم نہیں ''ماہِ نو'' کی ادارت میں یہ تبدیلیاں کیوں ہو رہی ہیں اور کیوں غریب ''قریشی'' اس اعزاز سے سبکدوش کر دیے گئے۔

۴۔ کتابوں کے نام ضرور کسی قریبی فرصت میں لکھ دیجیے، بہت دن ہو گئے ہیں۔

جناب زیباؔ[۲] اور جناب جعفری[۳] سے یہ پوچھ کر تو لکھیے کہ کیا اُنھیں عریضہ نہیں ملا، اگر ملا، تو حیرت ہے کہ انھوں نے جواب سے محروم رکھا۔

۵۔ قومی زبان میں جناب مدیر (شجاع)[۴] کی ایک نظم جناب جگر کی مدّاحی میں نظر سے گزری، مگر کتنی مشکل تھی، یہ نظم۔

۶۔ نواب صدیق علی خاں صاحب سے بشرطِ ملاقات سلام کہہ دیں، بچّوں کو بہت بہت دعا۔

نیاز مند

عبدالمجید حیرتؔ

(۸)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

محلّہ آتش بازاں

بدھ، ۱۶/ جنوری ۱۹۵۲ء

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

ابھی گیارہ بجے ڈاک سے ماہِ نو ملا جنوری کا شمارہ، مگر وہ نومبر کا رسالہ اب تک نہ ملا، آپ کے وعدے کے باوجود بھی نہیں، اس وقت جنوری کا پرچہ ملا، تو ایک بچی نے بھی تقاضا کیا اور کہا کہ جلیل صاحب نے تو لکھا تھا کہ نومبر کا پرچہ بھجوا رہے ہیں، پھر یہ کیا بات کہ اب تک نہیں آیا، واضح ہو کہ بچیوں کو رسالہ تصویروں کی وجہ سے بہت پسند ہے اور مضامین میں، شہید لیاقت علی خان کا ذکرِ خیر، اس

لیے جلد توجہ فرمائیں۔

آپ کا انتخاب حسرت ان شاء اللہ ضرور بھیجوں گا اور عنقریب، بکس کھلنے کی نوبت نہیں آئی، آج کل سردی بہت تیز ہے کچھ کرنے دھرنے کی ہمّت نہیں ہوتی۔

نگار کا حسرت نمبر مجھے کل ملا، آپ تک بھی پہنچ چکا ہوگا، پورا دفتر ہے اور میرے نزدیک بہت وقیع، اردو ادب کا حسرت نمبر ابھی نہیں نکلا۔ اگر نکلا بھی تو ''نگار'' سے بہتر تو کیا ہوگا۔

ڈاک اگرچہ ''شوکت حسین صاحب بی اے، بی ٹی (علیگ) کے پتے سے بھی آجاتی ہے، محلّہ کھاری کنواں''، رامپور، لیکن بہتر یہ ہے کہ شوکت صاحب کا نام حذف کردیا جائے، اور محلّہ کھاری کنواں نہیں بلکہ محلّہ آتش بازاں لکھا جائے، میں مہینوں سے اسی محلے میں ہوں اور یہ محلّہ ڈاک خانے سے بہت قریب ہے اس قرب کی بدولت ڈاک بہت جلد مل جاتی ہے۔

گھر میں آداب کہیے اور بچوں کو دعائیں۔

اسدؔ صاحب بدر صاحب اور فیض صاحب جس سے جب ملاقات ہو میرا اسلام کہہ دیں۔ اسدؔ صاحب مہینوں سے خاموش ہیں، معلوم نہیں کیوں؟ جناب خاورؔ نے غزل کے خلاف وہ ''جہاد کیا بند کردیا''؟

نیازمند

عبدالمجید حیرتؔ

قومی زبان (یکم جنوری) میں آپ کے مجموعۂ کلام کا اشتہار تھا آپ کے خط سے تو یہ ظاہر ہوتا تھا کہ مجموعہ زیرِ ترتیب ہے۔

(۹)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

محلّہ آتش بازاں

جمعہ ۲۲/اگست ۱۹۵۲ء

جلیل صاحب مکرّم، السلام علیکم

مودّت نامہ مورخہ ۱۳ جولائی مل چکا ہے۔ رسید میں تاخیر کی ایک وجہ اس مرتبہ یہ بھی ہے کہ ایک ہفتے سے بہت بری طرح انفلوئنزا میں مبتلا ہوں، طبیعت بے حد مکدر پراگندہ اور مضمحل ہے۔

اس دوران میں جنوری اور اپریل کا ''العلم'' ملا، اور ایک پرچہ خلافِ توقع ''نمکدان''۔

امید ہے کہ آپ اور جملہ اہل خانہ اب اچھے ہوں گے کیا آپ دفتر جانے لگے؟

زیبا صاحب اور جعفری صاحب سے سلام کہیے جعفری صاحب اپنی ہکلی غزل مرحمت فرمائیں، خط لکھنے کی انھیں فرصت کہاں۔

اسدؔ صاحب کا خط آچکا ہے، جواب بھی دے چکا ہوں۔

خاورؔ صاحب نے میرے خط کا جواب نہیں دیا____ جولائی کا ماہِ نو بھی نہیں بھیجا____ ایسے بزرگوں کو کوئی لکھے بھی کیا؟

گھر میں آداب، بچوں کو دعا۔

احقر

حیرتؔ

(۱۰)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

محلّہ آتش بازاں

سنیچر، ۲۱ فروری ۱۹۵۳ء

جلیل صاحب مکرّم، السلام علیکم

پچھلا عریضہ ۱۶/جنوری کو لکھا تھا، اب تک جواب سے محروم ہوں کیا عجب کہ آپ پھر کسی طوفانی دورے پر ہوں اور اس میں اتنی فرصت بھی نہ ملی ہو کہ اپنی خیریت کے دو حرف ہی کھینچ دیتے۔

۲۔ آج ''العلم'' ملا____ جنوری ۱۹۵۳ء کا شمارہ۔

سخنورانِ بدنام ''میں'' امانتؔ کو دیکھا اور انتخابِ مندرجہ سے اپنے لیے علیحدہ ایک انتخاب کرلیا، یہ کوئی ۳۰۔۴۰ شعر ہوں گے، بہت کافی ہیں۔

اسدؔ صاحب نہ معلوم اس قدر کیوں خاموش ہیں، میں نے پھر خط لکھا تھا، جواب ندارد۔

آپ کے نام پچھلے خط میں، میں نے فیض صاحب کے متعلق پوچھا تھا وہ بریلی آئے یہاں تک نہ آئے، شکایت یہ ہے کہ خط نہ یہاں سے لکھا نہ وہاں سے، خیر ملاقات ہو تو میرا سلام کہہ دیں۔

پنشن کا معاملہ بدستور لٹک رہا ہے۔

''ماہِ نو'' سے صرف ۲۵ روپے ہی مل کر رہ گئے۔ یہ جولائی کا ذکر ہے۔ میں نے اس سلسلے میں خاور صاحب کو لکھا تھا کہ

اگر کچھ باقی ہوتو......مگر وہ چپ ہیں خط پی گئے۔

بدرالدین احمد صاحب کا کرم دیکھیے کہ مرے منع کرنے کے باوجود اردو سائنس، سیاسیات اور قومی زبان گرہ سے پیسے دے کر میرے نام جاری کرادیے۔

گھر میں آداب، بچوں کو دعا

احقر

حیرت

(۱۱)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

محلّہ آتش بازاں

جمعرات، ۲۵/جون ۱۹۵۳ء

جلیل صاحب مکرّم، السلام علیکم

پچھلا خط ۱۶/مئی کو لکھا تھا، ___ لفافے کا جواب لفافہ، مگر خط تو خط، رسید تک سے محروم رہا آپ بھی جب چپ سادھتے ہیں تو ایسی کہ توبہ، خیر اس خط کی تو رسید'' اور کچھ نہیں، خیریت ہی معلوم ہو جائے۔

اس دوران میں آپ کا وہ ''ریاض'' بھی نہیں ملا، آخر آپ کے حوالے سے انھیں ایک خط لکھ بھیجا۔ مگر اب تک نہ جواب آیا ہے نہ رسالہ۔

وہاں آپ خاموش ہیں، یہاں مدّاح صاحب اور میر مرتضیٰ علی صاحب، میر صاحب کو تین خط لکھ چکا ہوں جناب ملاح کو دو، مگر واں ایک خامشی مرے سب کے جواب میں۔

بدرالدین احمد صاحب تو خیر انگلستان گئے مگر آپ تو بدستور پاکستان ہیں۔

پچھلے عریضہ کا جواب دیجیے گا تو بعض جواب طلب مندرجات کا بھی خیال رکھیے گا ایسا نہ ہو کہ خط صرف ''رسید'' ہی ہو کر رہ جائے، احباب خاص کا ہر خط جی چاہتا ہے کہ مفصل ہو مختصر نہیں، لکھنے کے لیے باتیں بہت بشرط یہ کہ کوئی لکھنا چاہے۔

رسالہ ''اردو'' کب نکل رہا ہے ہم تک تو اس ۶/مہینے میں ایک رسالہ بھی نہیں پہنچا۔

انگریزی سے اردو ترجمے کے لیے کوئی موزوں کتاب (تاریخ سیاست یا ناول) تو تجویز کیجیے لائیے کچھ کام ہی کریں۔
گھر میں آداب، بچوں کو دعا

احقر

عبدالمجید حیرتؔ

فیض صاحب سے ملاقات ہو جائے تو میرا سلام کہہ دیں خط ان دنوں نہ وہ لکھ رہے ہیں نہ میں۔

(۱۲)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)
محلّہ آتش بازاں
بدھ، ۱۳؍جنوری، ۱۹۵۴ء

برادر مکرّم جلیل صاحب، السلام علیکم

مودت نامہ مورخہ ۳۰؍دسمبر پیشِ نظر ہے۔ اس دوران میں آپ کے کرم سے تازہ ''العلم'' بھی مل گیا، مگر اُس میں آپ نہیں تھے، نہ مضمون نہ غزل۔

آج ''ریاض'' کا شوکت نمبر بھی پہنچ گیا، تبصرے سے پہلے آخری صفحے پر آپ کو پایا اور اپنے آپ کو ــــــ یہ دراصل دوغزلہ تھا پہلی غزل ''فاران'' کو بھیج چکا تھا دوسری نذرِ ''ریاض'' کر دی، ''ریاض'' اب برابر مل رہا ہے آپ کی توجہ اور مدیر ''ریاض'' کے کرم، دونوں کا شکریہ۔

''جھنکار'' کے ساتھ ''امروز'' کا تراشہ بھی تھا۔ دونوں ایک ساتھ نتھی رپورٹیں دونوں دلچسپ تھیں، ایک سے ایک زیادہ، مشاعرے کی پوری تصویر سامنے آ گئی۔

مالک رام صاحب کو ہمت کر کے خط لکھ ہی ڈالیے۔

یہ پڑھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ آپ کو مولانا سیّد سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ سے ''خصوصیت'' تھی، احقر نے برسوں ہوئے مولانا کو دہلی میں میر مرتضیٰ علی صاحب کے ہاں دیکھا تھا اور شاید غزل بھی سنائی تھی، اس کے بعد جامع مسجد میں مولانا کو نمازِ جماعت کے بعد کچھ نوافل پڑھتے دیکھا تھا، اِن نوافل میں جاذبِ نظر ارکانِ نماز کی تعدیل تھی، وہ ''تعدیل'' جسے ان آنکھوں نے بس چند خاص نفوس ہی میں دیکھا۔

اس خصوصیت کی بناء پر جو آپ کو مولاناؒ سے تھی کیا ہی اچھا ہوا گر آپ مولانا سے اپنی ملاقاتوں کے تاثرات قلم بند کریں اور انھیں ''ریاض'' میں شایع کرائیں، یہ تاثرات خاصّے کی چیز ہوں گے۔

بیوی صاحب پچھلے مہینے بیمار ہو کر اچھی ہو گئی تھیں، اب پھر بیمار پڑ گئیں، سردی بھی وہ پڑ رہی ہے کہ پناہ بخدا حال بہر حال اب پہلے سے بہتر ہے، بیوی صاحبہ بیمار ہوتی ہیں تو اس بیمار کا حال اور سقیم ہو جاتا ہے چناں چہ ہے:

آپ کے پڑوسی فیض صاحب بہت دن سے خاموش ہیں انھوں نے میرے خط کا بھی جواب نہیں دیا، توجہ دلائیں۔

گھر میں آداب بچوں کو دعا، وہ بچی جو ہسپتال سے اچھی ہو کر آئی ہے اُمید ہے اب بالکل تندرست ہو گی۔

احقر
عبدالمجید حیرتؔ

(۱۴)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)
محلّہ آتش بازاں
منگل ۹؍فروری ۱۹۵۴ء

برادر مکرم جلیل صاحب، سلام و رحمت

مودت نامہ مورخہ ۲۱؍جنوری ۲۸ جنوری سے آیا ہوا ہے مگر جواب لکھنے کی نوبت آج آئی تاخیر کی ایک وجہ خاص وہی بیوی صاحب کی علالت تھی جس نے پورا جنوری لے لیا اسی سلسلے میں پچھلے ہفتے بیوی صاحب کے تایا صاحب موڑک سے آ گئے اور ایک ہفتہ رہ کر کل واپس موڑک گئے محمود (بیوی صاحب کے تایا زاد بھائی) علی گڑھ سے آ گئے تھے پہلے وہی آئے تھے، اس کے بعد ان کے والد صاحب مختصر یہ کہ گھر میں بیماری بھی رہی ہنگامہ بھی اور آزمائش بھی۔ الحمد للہ کہ اب قدرے سکون ہے اور بیوی صاحب کی طبیعت بھی رو بہ اصلاح، جنوری کی سردی نے بھی ہلا کر رکھ دیا تھا، مگر اب دو تین دن سے موسم بھی نرم ہے اس دوران میں اس گنہگار بیمار کا حال ابتر رہا ''ٹب باتھ'' اور دوسرے معمولات چھوٹ چھوٹ گئے اب پھر از سرِ نو یہ سلسلہ جوڑ رہا ہوں ڈیڑھ مہینے کے بعد آج نہایا ہوں اور اتنے عرصے کے بعد کل سر کے بال کٹوائے تھے۔

آپ کے خط سے آپ کی علالت کا حال معلوم ہوا اُمید ہے کہ اس عریضے کے پہنچنے تک آپ کی صحت و قوت عود کر چکی ہو گی۔

۲۔ ازدواجی رشتے کی صورت آپ کے ساتھ اور ہے احقر کے ساتھ اور یہاں تو ''در گلویم سنت پیغمبر است'' کا مضمون زیادہ ہے مگر اب پہلے سے زیادہ یہ فکر دامن گیر ہے کہ کچھ سہی، ۱۸؍برس کی رفاقت ہے خدا قائم رکھے۔

۳۔مولانا سیّد سلیمان علیہ الرحمۃ کے متعلق آپ نے یہ نہیں لکھا کہ آپ اُن پر اپنے تاثرات لکھیں گے اور انھیں شائع کرائیں گے، یہ کام تو کرنے کا ہے۔

۴۔''ریاض''، تعجب ہے کہ آپ تک نہیں پہنچتا درآنحالیکہ خود صاحب ''ریاض'' آپ سے کبھی کبھی ملتے ہیں۔

فروری کا ''ریاض'' ابھی یہاں نہیں پہنچا مگر آتا ہی ہوگا۔

۵۔اسدؔ صاحب کا خط پورے دو تین مہینے بعد ملا، جواب اسی روز لکھ دیا تھا اب دیکھیے کب توجہ فرماتے ہیں، ملاقات ہو تو کہیے گا کہ خط کے لیے اتنی راہ نہ دکھایا کریں۔

۶۔کیا آپ نے فیض صاحب تک میرا اسلام پہنچا دیا تھا، ملاقات کا موقع ہو تو وہاں ایک رقعہ ہی بھیج دیں، زود یا بدیر اِن شاء اللہ خط بھی لکھوں گا۔

۷۔بدرالدین احمد صاحب سے ملاقات پر یا ٹیلیفون پر سلام پہنچا دیں، میرے عریضے کے جواب میں خط تو اُن کا آیا نہیں، اچھا اب رخصت، گھر میں آداب بچوں کو دعا ___ اس خط کے بعد ''ساقی'' (فروری) ''تجلّی'' (دیوبند) اور نمکدان (۲۳رفروری سے چالو) کی طرف توجہ کر رہا ہوں۔

احقر

عبدالمجید حیرتؔ

۸۔احقر کے نام ''قومی زبان'' اور ''تاریخ و سیاسیات'' بند ہو رہا ہے۔انجمن کے دفتر سے جب یہ اطلاع آئی تو میں نے لکھا کہ رسالے بند ہوتے ہیں تو ہو جانے دیجیے یہ کرم ہمارے بدرالدین احمد صاحب کا تھا مگر اس کی بھی حد ہونا چاہیے اور وہ شاید اب آ گئی ہے۔

(۱۴)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رام پور (یوپی)

محلّہ آتش بازاں

جمعہ ۹راپریل ۱۹۵۴ء

جلیل صاحب مکرم، اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج ۹راپریل ہے گزشتہ عریضہ ۱۰رمارچ کو لکھا تھا، ابھی اسی کی رسید نہیں آئی، خدا کرے آپ کے یہاں بہ ہمہ وجوہ خیریت ہو، یہ طویل خاموشی موجبِ تشویش ہے۔

احقر کے پاس ''ریاض'' شوکت علی نمبر کے بعد پھر نہیں آیا، فروری کا شمارہ، (سیّد سلیمان نمبر) یہاں ایک صاحب سے لے

کر پڑھا، اب مارچ بھی گزر چکا مگر ''ریاض'' سے بدستور محروی ہے۔ مدیر ''ریاض'' کی خدمت میں عریضہ لکھا جواب ندارد۔ نہ جواب نہ رسالہ، سمجھ میں نہیں آتا یاالٰہی یہ ماجرا کیا ہے، اگر وہ ''بیزار'' ہیں تو معلوم تو ہو جائے۔

پچھلے مہینے تک عرش صاحب ملسیانی کے کرم سے ''آج کل'' آتا رہا، غزل تو خیر چھوڑیے، کہ ''آج کل'' میں پورا سال ایک نہیں چھپی، مگر اب رسالہ آنا بند ہے، خط کا جواب نہیں، غالباً یہ نوازش بھی ختم ہے، ٹھیک ہے۔

حیرتؔ کے ساتھ کون گزارے تمام، رات

آپ کا ''انتخابِ حسرت'' محمد علی خاں صاحب اثرؔ کے پاس ہے، اپنی رائے اس سے زیادہ اور کیا پیش کروں کہ انتخاب پہلے سے بھی زیادہ چست ہے اور مقدمہ تو خاصے کی چیز ___ حُسن اُس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا۔

آپ کے مرسلہ پتے پر وزیر الحسن صاحب عابدی کو عریضہ لکھ چکا ہوں جواب تو ابھی آیا نہیں۔

مالک رام صاحب کو خط لکھا تھا، اس میں آپ کی طرف سے سلام بھی تھا۔

دلّی کے حاجی شیخ محمد شفیع صاحب کتھور یہ، کو تو آپ بھولے نہ ہوں گے ان کا پتا چلا تو میں نے کراچی عریضہ لکھا، جواب محبت آمیز آیا ___ حضرت مجنوں جبل پوری کو پوچھا تھا کہ کہاں ہیں، مگر جواب کیا دوں خود مجھے ان کا پتا معلوم نہیں، جبل پور لکھ کر ایک دفعہ عریضہ لکھا تھا رسید نہیں آئی، گمان غالب یہ ہے کہ خط اُن تک پہنچا ہی نہ ہوگا۔

اسدؔ صاحب حسبِ معمول خاموش ہیں ___ فیض صاحب کا خط آ گیا۔

آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ احقر کی بڑی صاحبزادی کا رشتہ بفضلہٖ تعالیٰ طے ہو گیا ہے رشتہ پاکستانی ہے میاں صاحب حکومتِ پاکستان کے ملازم والدین یہیں ہیں تحریک یہیں ہوئی تقریب بھی ان شاءاللہ آخر جولائی میں یہیں ہوگی صاحبزادی بیاہ کر سکھر سے قریب ایک جگہ جائیں گی ___ پھر جب باری تعالیٰ کی مشیت ہوگی ہمارا قدم بھی اُٹھے گا تمہید تو یہ اُٹھ ہی گئی ہے۔

گھر میں آداب! بچوں کو دعا

احقر

عبدالمجید حیرتؔ

(۱۵)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

محلّہ آتش بازاں

جمعرات ۲۹/اپریل ۱۹۵۴ء

برادر مکرم جلیل صاحب، السلام علیکم

خط مورخہ ۲۴/اپریل آج ۲۹/کو ملا، مگر یہ تو ماتم تھا باری تعالیٰ آپ کو صبرِ جمیل عطا فرمائیں، اور مرحوم کو مغفرت و رحمت سے نوازیں۔

خط پڑھ کر دل پر ایک چوٹ لگی، بلکہ ذرا دیر ایک وجد کا عالم طاری ہو گیا، اُن کی اِرحلت و مفارقت کا آپ کے قلب پر اتنا اثر، اللہ اکبر، یہ تو قلب کی بڑی معصوم حالت ہے بڑی مبارک حالت، احقر کے والد صاحب کی وفات کو تیس برس ہوئے والدہ کی رحلت کو پچیس والد صاحب کی وفات احقر کے سامنے شملے میں ہوئی، والدہ کی رحلت اپنی غیر حاضری میں انبالہ چھاؤنی، رنج ہمیں بھی ہوا، آنسو ہمارے بھی نکلے اس وقت نوعمر تھے مگر تھے شاید شقی القلب، اُس عمر میں قلب پر اتنا اثر نہ ہوا، جتنا اس عمر میں آپ کے قلب پر دیکھا، کیا ہی اچھا ہوا گر آپ اپنے دکھے ہوئے دل سے اپنے مالک و خالق کو پکاریں اور مرحوم والدین کے لیے آخرت میں مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعائیں مانگیں وہ آپ سے اب اسی کے طالب ہیں اور یہی چیز ان کے کام آنے والی ہے، خود آپ کے لیے آپ کے حیرتؔ کی دلی دعا یہ ہے کہ آپ کو رجوع الی اللہ کی توفیق بیش از بیش نصیب ہو اور آپ کی دنیا اور عاقبت دونوں بخیر ہوں اور آباد۔

شریکِ غم

حیرتؔ

(۱۶)

[پوسٹ کارڈ]

باسمہٖ وبحمدہٖ

رامپور (یو پی)

محلّہ آتش بازاں

جمعرات ۲۷/مئی ۱۹۵۴ء

برادر مکرم جلیل صاحب، سلام و رحمت

آپ خاموش ہیں اور یہ گہنگار پریشان، خاموشی جائز ہے مگر اتنی طویل نہیں۔

اس دفعہ ''ماہِ نو'' میں آپ کو دیکھا اور داد دی، مگر یہ مضمون کبھی پہلے کا لکھا ہوا ہوگا والد ماجد کی رحلت کے بعد کا تو یقیناً نہ ہوگا۔

مالک رام صاحب کا خط ایک مدّت سے نہیں آیا میں نے یوں نہ لکھا کہ ابھی اُنھیں پر عریضۂ حیرت کا جواب واجب ہے۔

وہ آپ کے وزیر الحسن صاحب عابدی بھی خاموش ہیں، احقر نے دو عریضے لکھے، جواب ندارد۔ معلوم نہیں کیوں، ممکن ہے احقر کو بھلا چکے ہوں، ممکن ہے، سرکار اونچی ہو گئی ہو۔

آپ تو خیر احقر کو یاد رکھتے ہیں اور خط لکھتے رہتے ہیں لیکن وہ جو مہینوں کروٹ نہیں لیتے ان کا نام اسدؔ ہے۔

چند روز ہوئے نواب صدیق علی خاں صاحب اور حاجی اسحاق حاجی ستار سیٹھ یاد آئے، ان حضرات کا پتا معلوم ہو تو لکھیے عریضہ لکھوں گا۔

احقر کو خط بدرالدین احمد صاحب نے بھی نہیں لکھا مصروف ہوں گے، اور عجب نہیں روزہ دار بھی۔

یہ عریضہ آپ کو عید کے قریب ملے گا اُن سب احباب سے سلام کہیے گا جن کا حیرتؔ نیاز مند ہے۔

اس طرف حیرتؔ کے حق میں جناب پھپھوندوی مہینوں سے اسدؔ ملتانی بنے ہوئے ہیں، نہ خط ہے نہ خط کا جواب۔

گھر میں آداب، بچوں کو دعا

احقر

عبدالمجید حیرتؔ

مئی کا ''ریاض'' مل گیا، جعفری صاحب کا شکریہ۔

(۱۷)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رام پور (یوپی)

محلّہ آتش لوزاں

جمعہ، ۱۳؍ جنوری ۱۹۵۵ء

برادرِ مکرم جلیل صاحب۔ سلام و رحمت

حضرت یہ کیا بات ہے کہ آپ ہفتوں سے خاموش ہیں، یہاں تک کہ احقر کے پچھلے عریضے کا جواب تک نہیں۔

طبیعت اس بیمار کی بھی ان دنوں اچھی نہیں رہی، سردی شدید اور ریاحی تکلیف سخت اس پر ذہنی پریشانیاں الگ، ہم سمجھے تھے بیٹی کا رشتہ ہو گیا، مگر مشیت اس کے خلاف نکلی، اب پھر نئے سرے سے قسمت آزمائی کرنا ہوگی، اور یہ وہیں ہوگی یہاں تو دور تک اس کا امکان نہیں، اندریں حالات پاسپورٹ کی درخواست کر دی ہے، مگر زادِ سفر کا سوال سخت ہے، کم از کم پانسو چاہئیں، اب اس کی فکر ہے بہر حال خدا کو منظور ہوگا تو یہ انتظام بھی ہوگا، قصدِ سفر تو فروری ہی میں ہے، ویسے جب حکم خداوندی ہو۔

آپ کو مجنوں صاحب جبلپوری تو یاد ہوں گے؟ احقر نے آخر ان کا پتا چلا لیا۔ مدراس ہیں خط لکھا تھا، فوراً جواب آیا دوسرے خط میں غزل جواب ابھی میرے ذمے ہے۔

حاجی محمد شفیع صاحب کتھور یہ کو دو عریضے لکھ چکا ہوں جواب نہیں آیا، نہ معلوم کیسے ہیں؟

حاجی سیٹھ ستار اور نواب صدیق علی خاں صاحب کو عریضے اِن شاءاللہ وہیں پہنچ کر لکھے جائیں گے۔
جگر صاحب پچھلے دنوں کراچی ہی تھے آپ سے ضرور ملاقات ہوئی ہوگی۔
دہلی میں ۲۶ رکو یومِ جمہوریت ہے اور اسی شب لال قلعے میں مشاعرہ، متوقع شعراء میں ایک نام جگر صاحب کا بھی دیکھا۔
اسدؔ صاحب کو خط کل ہی لکھا ہے، ضروری مضمون تھا اس لیے ہوائی ڈاک سے بھیجا۔
گھر میں آداب، بچوں کو دعا

احقر
حیرتؔ

(۱۸)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)
محلّہ آتش بازاں
اتوار، ۱۷رجولائی ۱۹۵۵ء

برادرم جلیل صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس دفعہ تو آپ بہت ہی خاموش ہیں کئی مہینے سے خاموش کیا ''بہ کار سرکار'' اتنی مصروفیت ہے کہ......

خاموش تو ہمارے اسدؔ صاحب بھی ہیں مگر آپ سے کم، بہرحال ان سے آپ کی خیریت معلوم ہوتی رہی، بلکہ یہ بھی کہ آپ احقر کو خط بھی لکھنے والے ہیں، خیر، اس کی نوبت اگر جب نہیں آئی تو اب سہی۔

اس وقت ''صدق جدید'' (۸رجولائی ۱۹۵۵ء) سامنے ہے اور اس میں آپ کی کتاب ''تنقیدیں اور خاکے'' پر نہایت معقول تبصرہ، یہی اس وقت اس عریضے کا محرک ہے، خط لکھے بغیر جی نہیں مانا اور ہاں اس دفعہ آپ کو ماہِ نو (جولائی) میں بھی دیکھا......
''ان پہ غفلت کا تم الزام لگاتے کیوں ہو''۔

بڑی صاحبزادی (بانو بیٹی) ۸رجولائی کو پاکستان سدھاریں چند روز لاہور میں قیام تھا، اب قصبہ گھوٹکی (سکھر) ہوں گی، وہاں پہنچنے کا ابھی خط نہیں آیا، یہ خلا بہت محسوس ہو رہا ہے۔

اپنے لیے مشیتِ الٰہی کیا ہے؟ ابھی معلوم نہیں، ابھی تو پاسپورٹ ہی لٹک رہا ہے، ۶/مہینے اسی میں گُھل گئے کیوں گُھل گئے یہ ایک علاحدہ داستان ہے بہر حال ارادہ مصمم ہے خدا کرے وسائلِ سفر بھی حسبِ مراد میسر آجائیں۔

حضرت مداح پھپھوندی کی مہرِ سکوت مدت کے بعد ٹوٹی تھی کہ پھر لگ گئی مداح صاحب نے آپ کو سلام لکھا تھا، ایسے ہی حضرت مجنوں جلبوری نے ''مجنوں صاحب پچھلے دنوں پریشاں خاطر تھے، بیوی بیمار تھیں، فالج زدہ اب معلوم نہیں کیسی ہیں، خط لکھا تھا جواب نہیں آیا۔

معلوم نہیں آپ کو مولوی حامد حسن صاحب قادری بچھرایونی (۴۶/۳، ایسٹ جہانگیر روڈ) کراچی سے ملنے کا موقع ملا یا نہیں، آپ جاتے تو ہمارے اسدؔ صاحب کو بھی لے جاتے۔

آپ شاید کبھی حاجی محمد شفیع صاحب کٹھوریہ (۷/رونجارا منزل، AM-4Road) کراچی سے بھی نہیں ملے۔ موقع نکال کر ضرور ملیے۔

اسدؔ صاحب کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ ہمارے بدرالدین احمد صاحب پھر یورپ اور مریکہ گئے ہوئے تھے اب واپس آئے ہیں۔ جبھی عریضۂ حیرتؔ کا جواب نہیں آیا، ملاقات ہو یا ٹیلیفون پر گفتگو تو احقر کا سلام ضرور پہنچا دیں۔

حضرات نواب صدیق علی خاں صاحب اور حاجی اسحاق، حاجی ستار سیٹھ کو عریضہ لکھنے کی نوبت اب تک نہیں آئی مگر ان شاء اللہ لکھوں گا ضرور۔

گھر میں آداب، بچوں کو دعا

احقر

عبدالمجید حیرتؔ

(۱۹)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

محلّہ آتش بازاں

سنیچر ۱۷/ستمبر ۱۹۵۵ء

برادر مکرم جلیل صاحب، السلام علیکم

کرم نامہ مورخہ ۲۴ جولائی کا جواب آج پیش کر رہا ہوں، تاخیر ضرور ہوئی مگر بھولا ہرگز نہ تھا۔

آپ ۱۳؍جون سے تین ماہ کی رخصت پر تھے وہ تو اب ختم ہو چکی ہوگی، مگر کیا مکان کی تعمیر بھی مکمل ہوگئی یا ابھی کچھ باقی ہے؟ کاغذ پر آپ نے اس کا جو نقشہ الفاظ میں کھینچا ہے اس سے مکان دیکھنے کا اشتیاق اور بڑھ گیا، ان شاء اللہ ایک دن اُسے دیکھ بھی لیں گے۔ اور یہ اس لیے کہہ رہا ہوں کہ یوپی سرکار سے آخرکار پاکستان کے لیے ایک پروانۂ راہداری اس گنہگار کو بھی مل گیا ہے۔ ارادۂ سفر ان شاء اللہ آخر اکتوبر یا شروع نومبر تک، خدا کرے جب تک وسائل سفر خاطر خواہ میسر آ جائیں، اور وہاں قیام کے اسباب فراہم، سفر کی پہلی منزل، لاہور دوسری سکھر، منزلِ مقصود کراچی بہ شرط یہ کہ وہاں سر چھپانے کی جگہ مل گئی۔

آپ نے اپنا مکان بنالیا مبارک ___ معلوم نہیں اس سلسلے میں ہمارے اسؔد صاحب نے کیا کیا اور بدرالدین صاحب نے کیا، میں نے کبھی پوچھا نہیں اور پوچھنا مناسب بھی نہ سمجھا۔

آپ کے بچے سب پڑھ رہے ہیں ___ اور بھی مبارک بات، وقت آئے گا تو ان شاء اللہ ''برسرِ روزگار'' بھی ہو جائیں گے، ان کے لیے جتنی خدمت آپ کے ہاتھوں مقدر ہے ہو کر رہے گی۔

یہاں اب ایک بچّی کے عقد سے فارغ ہونے کے بعد دوسری بچّی کا مرحلہ سامنے ہے باری تعالیٰ مدد فرمائیں۔ فیصلہ یہ ہے کہ جہاں ایک بچّی وہیں دوسری اور وہیں تیسری اِدھر اُدھر تقسیم تقاضائے عقل نہیں۔

''ماہِ نو'' میاں اکبر علی (خلف اکبر مولانا عرشی) سے لے کر پڑھ لیتا ہوں، آپ کی غزل ہوتی ہے تو اسے نسبتاً زیادہ ذوق و شوق سے پڑھتا ہوں۔ یہ ''دورِ جام'' ہم تک تو اب آتا نہیں، جب آپ وہاں تھے تو آتا تھا۔

ماہرالقادری صاحب کی کتاب ''کاروانِ حجاز'' پر آپ نے اگر تنقید ماجدی دیکھی ہو تو ماہر صاحب کی جوابی تنقید (مطبوعہ ''فاران'' ستمبر) بھی دیکھیے اور ہو سکے تو اس پر اظہارِ خیال فرمائیے۔

نواب صدیق علی خاں صاحب اور سیٹھ صاحب کے متعلق آپ نے جو کچھ لکھا، بالکل صحیح، کیا نواب صاحب وہیں ہیں؟ کیا آپ سے ان سے ملاقات ہوئی؟ حیرت صاحب تو عریضہ لکھنے کا ارادہ ہی کرتے رہے لیکن اب تو از سرِ نو نواب صاحب کا پتا درکار رہے۔

بدرالدین احمد صاحب کا خط آیا تھا، جواب لکھ چکا ہوں، خط اسؔد صاحب کو بھی لکھا ہے جواب دیکھیے کب دیتے ہیں ___ یہاں بھارت میں جناب پھپھوندوی نے خط لکھنا بالکل ہی بند کر رکھا ہے، مالک رام صاحب کبھی کبھی یاد فرما لیتے ہیں، عرش صاحب ملسیانی الّا ماشاء اللہ

مجنوں صاحب ریٹائر ہو کر وطن آ گئے ہیں، ان کی ''لیلیٰ'' بیمار تھیں اب معلوم نہیں کیا حال ہے؟ ایک خط مجنوں صاحب کو بھی لکھنا ہے آپ کا سلام بھی لکھ دوں گا۔

گھر میں آداب بچوں کو دعا

احقر

حیرتؔ

(۲۰)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

محلّہ آتش بازاں

جمعہ ۲۵رمئی ۱۹۵۶ء

برادر مکرم جلیل صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ مہینوں سے خاموش ہیں اس سے پہلے کسی عریضۂ حیرتؔ کا جواب نہیں ملا ہمّت پست ہے لیکن اس کے باوجود یہ خط لکھ رہا ہوں، جواب خط کی اُمید کچھ یوں ہی سی ہے۔ خط آ گیا تو مسّرت ہوگی، نہ آیا تو کچھ زیادہ رنج نہ ہوگا۔

اب کوئی دو مہینے سے ہمارے اسدؔ صاحب بھی خاموش ہیں لیکن ان کی خاموشی ایسی نہیں ہوتی جیسی آپ کی میں نے اسدؔ صاحب کو پھر خط لکھا ہے اور اُن سے آپ کی خیریت پوچھی ہے۔

خدا کرے آپ اور جملہ اہلِ خانہ بہ خیریت ہوں۔

کئی ہفتے ہوئے برادر مکرم فیض الرحمٰن صاحب کو بھی خط لکھا تھا، اور آپ کی خیریت اُن سے بھی پوچھی تھی مگر پلٹ کر ان کا جواب ہی نہ آیا ممکن ہے کہ وہ ان دنوں کراچی نہ ہوں۔

عزمِ پاک اب ملتوی ہی رہا یہاں تک کہ بڑی بیٹی کو کراچی سے یہیں بلا لینا پڑا اس دوران میں دوسری بیٹی کا رشتہ بھی طے ہوگیا ہے اور وہ اس طرح کہ احقر کی دوسری بیٹی اور سمدھی صاحب کا دوسرا بیٹا، تقریب دیکھیے کب ہوتی ہے سمدھی صاحب کا ارادہ معلوم نہیں مگر میرا منشا یہی ہے کہ تقریب یہیں ہو اور جولائی تک ہو جائے، ویسے جب اور جہاں مشیتِ الٰہی ہو۔

حاجی صاحب کٹھور یہ کو عریضہ لکھے عرصہ ہوا اب لکھنا ہے۔

اِدھر ہمارے پھپوندوی صاحب ہیں کہ اوّل تو اپنا پتا نہیں چلنے دیتے اور اگر پتا چل جاتا ہے تو عریضۂ حیرتؔ کا جواب نہیں دیتے۔

گھر میں آداب، بچوں کو دعا

احقر

عبدالمجید حیرتؔ

(۲۱)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

محلّہ راج دوراہ متصل مسجد پیلو

پیر، ۲۰؍جون ۱۹۶۰ء

برادرم مکرم جلیل صاحب، السلام علیکم

کارڈ، مورخہ ۱۱؍جون پرسوں، ۱۸؍کو ملا، مگر کافی انتظار کے بعد۔

''آیئنۂ حیرت'' (مسودہ) میرے پاس بحمداللہ محفوظ ہے میں نے اسی کے سلسلے میں یہ تجویز کیا تھا کہ اگر اشاعت کی صورت نکلے تو ابتدائی سو، سوا سو غزلیں پہلے شائع ہوں، اور ایسا پاکستان میں ہو اس کے بعد پھر جب موقع ہو دوسرا حصہ اور پھر تیسرا، بیک وقت سارے کی اشاعت کتابی صورت میں بہت دور کی بات نظر آتی ہے، مجھے تو جزوی اشاعت کے امکانات بھی روشن نظر نہیں آتے دوسری طرف یہ بھی گوارا نہیں کہ عمر بھر کا یہ سرمایہ اس طرح چھپے کہ کچھ دے کر جائے لے کر نہ جائے۔

''آیئنۂ حیرتؔ'' پر پیش لفظ اسدؔ مرحوم نے لکھا تھا، وہ میرے پاس محفوظ ہے، ''تعارف'' جو میں نے خود لکھا تھا، وہ کہیں اسدؔ مرحوم ہی کے کاغذات میں ملے تو ملے۔

وہ سوالنامہ اب پرانی بات ہے۔ ''آیئنۂ حیرت'' سے اس کا تعلق کچھ نہیں تھا۔

عروج صاحب زیدی بدایونی کو آپ شاید جانتے ہوں، عروج صاحب سہارنپور (سیلز ٹیکس) سے اب رامپور ہی آ گئے ہیں، مکان لے چکے ہیں، اہل وعیال آنے والے ہیں، عروج صاحب اب تک نادیدہ تھے اب دیدہ ہیں، معقول اور سنجیدہ، یہ ملاقات بھی خوب رہی۔

جون کے ''نقوش'' میں حضرت جگر مرادآبادی مدظلہٗ پر مالک رام صاحب کا ایک مضمون ہے اور اس میں ابتداء ہی میں آپ کا ذکر، یہ مضمون بھی خوب ہے۔

''ندیم'' (ڈھاکا) آپ نے دیکھا؟ کیسا ہے یہ رسالہ؟

ایڈیٹر صاحب (ارشد کاکوی) کی طرف سے مجھے یہ خلش ہے کہ اُنھوں نے بہت دن ہوئے، رشید احمد صاحب صدیقی پر ''ادب لطیف'' میں تنقید فرمائی تھی، بھونڈی تنقید۔

بابائے اردو کا آیندہ جشنِ جوبلی کب آ رہا ہے؟

نیازمند

عبدالمجید حیرتؔ

(۲۲)

[پوسٹ کارڈ]

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

اتوار، ۱۱ر ستمبر ۱۹۶۰ء

جلیلؔ صاحب! مکرّم السّلام علیکم

اس وقت یکا یک یہ خیال آتے ہی کہ آپ کے پچھلے خط کا جواب نہیں گیا یہ عریضہ لکھنے بیٹھ گیا، اُس خط کا جواب جبھی لکھتا، مگر اس دوران میں پاکستان سے چار برس بعد بڑی بیٹی آ گئیں، ان کے ساتھ ماشاء اللہ تین ننھے ننھے بچے تینوں کی طبیعت ماندہ اس بیمار کے لیے اور آزمائش خیر یہ آزمائش تو یہاں روزمرہ ہیں، آپ بتائیے کہ بیگم جلیل کیسی ہیں؟ اگر آپریشن کی نوبت آئی ہوگی، تو آ چکی ہوگی، اور اب وہ اچھی ہوں گی، آپ نے وہ خط ۴ر اگست کو لکھا تھا، اور اس پر ایک مہینہ گزر چکا۔ اُمید یہی ہے کہ خدائے رحیم و کریم نے فضل فرمایا ہوگا۔

مولوی عبدالحق جوبلی کمیٹی کے سلسلے میں آپ نہ معلوم کتنا وقیع کام کر چکے تھے اس پر میری طرف سے ''صلاح'' صرف اس قدر تھی کہ وہ کام ضائع نہ ہو، رہا اس کام میں آپ کی بدنامی کا اندیشہ تو وہ واقعی کسی طرح گوارا کیے جانے کی چیز نہیں۔

آپ سے اور مدیر ''نقوش'' سے کچھ ایسے روابط نہیں ورنہ مکتوبات عبدالحق پر آپ کا مقدمہ وہاں چھپتا، خیر، اب جب اور جہاں بھی چھپ سکے۔

یہ خط لکھ رہا ہوں اور اس رنج و غم کے ساتھ کہ ہمارے جگر صاحب رحلت فرما گئے، ماتم جگرؔ دور دور ہوگا اور جتنا بھی ہو کم ہوگا۔ پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ۔ جگرؔ رند خراباتی تھے جب تھے، اب تو بہ چشمِ حیرت، ولی تھے، آپ ان پر قلم اُٹھایا چاہتے تھے، لیکن اب موضوع کچھ دوسرا رکھیے گا، وہ نہیں جو آپ کے ذہن میں تھا، مگر لکھیے گا کچھ ضرور، آپ نے اُنھیں جتنا قریب سے دیکھا ہے دوسروں نے کم دیکھا ہوگا، ان کی موت معمولی موت نہیں، عروسِ غزل کے ایک نہایت ممتاز جانباز شیدائی اور فدائی کی موت ہے، اردو غزل میں ہمیشہ زندہ رہنے والا نام۔

نیازمند

عبدالمجید حیرتؔ

پسِ نوشت۔ آپ کے ''تذکرے اور تبصرے'' پر اگست کے ''نگار'' میں تبصرہ نکلا ہے، خاصہ معقول تبصرہ، آپ نے بھی دیکھا ہوگا۔

برسات ابھی گئی نہیں مینہ رات خوب برسا اور آج صبح سے برابر برس ہی رہا ہے۔

(۲۳)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور(یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

اتوار۔ ۲۵ر ستمبر ۱۹۶۰ء

برادرم مکرم، السلام علیکم!

آپ کا ۱۷ر ستمبر کا خط آپ کی پریشاں خاطری کا مضمون تھا پڑھ کر بڑا دکھ ہوا اس عاجز و بے نوا کے پاس اس دعا کے سوا اور کیا ہے کہ باری تعالیٰ بیگم جلیلؔ کو صحتِ عاجلہ بخشیں، اور آپ کو اس آزمائش سے ثابت قدم اور کامیاب نکالیں، مجھے اس پر اصرار نہیں، کہ آپ مجھے جلد جلد خط لکھتے رہیں، لیکن جس وقت بھی کچھ لکھ سکیں، چوکیں نہیں، معلوم نہیں آپ کے علائق میں کون آپ کا ساتھ دے رہا ہے لیکن حقیقی محبت تو اُسی ذات پاک کی ہے۔

جب کسی کا کوئی نہیں ہوتا
ایک بس اسی کی ذات ہوتی ہے

بالکل سچ کہ جس پر گزرتی ہے وہی جانتا ہے، اور کوئی کسی کا دکھ نہیں اُٹھا سکتا، لیکن کبھی کسی کی مخلص دعا اور جذبۂ اخلاص بھی ایسا ہوتا ہے جیسے زخم کے لیے مرہم۔

خدا آپ کو سکون بخشے اور عافیت اور وہ فراغِ خاطر کہ جگر صاحب پر آپ بھی کچھ لکھ سکیں۔ جگر صاحب کی موت معمولی موت نہیں، ان کا ماتم آج ہی نہیں، مدتوں ہوگا۔

تازہ ''تحریک'' (دہلی) جگر نمبر ہی تھا، اس میں جگر صاحب کی شخصیت پر رشید احمد صاحب صدیقی کے تاثرات تھے اور شاعر پر رشید حسن خاں کا قلم سے نقد و نظر...... معلوم نہیں ''تحریک آپ تک بھی پہنچتا ہے یا نہیں۔

اس وقت ۹ر بجے ہیں۔ آج ایک تیز چھینٹا پھر آ گیا۔

نیازمند
عبدالمجید حیرتؔ

(۲۴)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور(یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

جمعہ،۱۴؍اکتوبر،۱۹۶۰ء

جلیلؔ صاحب مکرّم! السّلام علیکم

پچھلا عریضہ ۲۵؍ستمبر کو لکھا تھا امید تھی کہ اس کا جواب آئے گا لیکن نہیں آیا لامحالہ تشویش ہے، آپ کا خط آئے تو تردد رفع ہو، خدا کرے بیگم جلیل اچھی ہوں اور آپ کو سکونِ خاطر میسر۔

اس دوران میں حالِ حیرتؔ بھی کچھ اچھا نہیں رہا، اور ابھی اچھا ہے بھی نہیں، ریاحی شدائد خدا کی پناہ جان ہمہ اوقات سولی پر، اس دکھ کے ساتھ چند در چند افکار مستزاد بڑی صاحبزادی پاکستان سے آئی ہوئی ہیں ننھے ننھے تین بچے ساتھ دو بچیاں ایک بچہ اور بچہ ایک آزمائش گھر میں ایک غدر، ایک ہلچل، سکونِ خاطر غارت، بہ الفاظِ دیگر اس مسرت کی قیمت بہت گراں۔

۷؍اکتوبر تک موسم سخت طوفانی رہا، مگر جب سے عافیت ہے۔ موسم شگفتہ

آپ کے خط کا منتظر

عبدالمجید حیرتؔ

(۲۵)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

پیر،۱۴؍نومبر ۱۹۶۰ء

11.A.M

برادر مکرم جلیل صاحب، سلام و رحمت

آپ کا راولپنڈی سے ۲۹؍اکتوبر کا لکھا ہوا خط مجھے جبھی ایک ہفتے بعد مل گیا تھا، اور اس سے پہلے کراچی سے ایک کارڈ مگر اس سے قبل میں خود بھی لکھ چکا تھا۔

آپ کے تازہ خط (لفافے) کا جواب آج کسی قدر تاخیر سے پیش کر رہا ہوں، وجہ صرف یہ کہ جب خط ملا، تو خود اپنا حال بہت غیر تھا، بلا کے ریاحی شدائد، بعض اوقات جینے سے جی بیزار، بہر حال می گزرد، دعائے خصوصی کی ضرورت ہے۔

آپ کا خط پڑھا ___ بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل پڑے کیا عجب کہ ان لمحات میں دل کی پکار بارگاہ میں قبول ہوگئی ہو،

ویسے بھی جب آپ کا خیال آتا ہے، اور اکثر آتا ہے تو دعا یہی ہوتی ہے کہ باری تعالیٰ آپ کی عزیز ترین متاعؔ کو زندہ رکھیں، اور صحت وسلامتی سے نوازیں، اُنھوں نے جو تکلیف اُٹھائی ہے کسی نے کم اُٹھائی ہوگی، خدا اُنھیں راحت بخشے اور آپ کو ان کی صحت یابی کی مسرت، مگر آپ کے ابتلا کی بھی انتہا ہوگئی، بیمار اس قدر عزیز اور اس قدر نازک اس پر اندیشناک ہوائی سفرؔ اور ہمت شکن مصارف، اوّل سے آخر تک نزاکتیں ہی نزاکتیں، خدا کرے آپ کو اس محبت و محنت کا صلہ ملے، جلد ملے اور وافر ملے، مجھے کتنی خوشی ہوگی جب میں یہ سنوں گا کہ بیگم جلیل بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہوگئیں۔

آپ کا خط پڑھنے کے بعد کچھ دیر یہی سوچا کیا کہ آپ اپنی شبانہ روز گردش وسرگردانی میں یہ خط کیسے لکھ گئے، مگر نہیں، یہ اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ خدا نے آپ کو اپنے آلام وافکار اس پامردی کے ساتھ برداشت کر لینے کا جوہر بھی بخشا ہے، ایک مضطرب، مگر مضبوط دل، خدا کی بڑی دین ہے، یہ اس کی دین ہے، جسے پروردگار دے۔

طالب دعا ودعا گو

عبدالمجید حیرتؔ

(۲۶)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

جمعرات، ۲۴؍نومبر، ۱۹۶۰ء

برادر مکرم جلیل صاحب، سلام ورحمت

آپ کا ۱۸؍نومبر کا خط یہاں ۲۲؍کو پہنچا، چاہتا تھا کہ اُسی وقت اس کا جواب بھی لکھ ڈالوں، مگر اپنا حال بہت غیر تھا ___ ناگفتہ بہ ___ ریاحی شدائد کی انتہا، جینے سے جی بیزار، ویسے بھی ایک جان حزیں اور لڑنے کے لیے چند در چند محاذ حالات سخت سہی، نامساعد سہی، لیکن جان تو کچھ اچھی ہو، حال اس وقت بھی اچھا نہیں، مگر خیر، دعا آپ بھی کریں کہ حال بیمار کچھ سنبھل جائے، سنبھلا رہے، اور کچھ وقت اور اپنے علائق کی خدمت میں گزر جائے۔

آپ نے خط لکھا، تفصیل سے لکھا، بہت اچھا کیا، مگر اس خط میں بھی بعض مقامات بڑے دلدوز تھے، مشکل سے پڑھے گئے، پھر آپ تو شاہد تھے آپ کے قلب وجگر کا کیا حال ہوا ہوگا۔

آپ کے اس خط سے کچھ ایسا محسوس ہوا جیسے بیگم جلیل کے ساتھ آپ کی محبت و محنت کا پھل ملنے ہی والا ہے، خدا کرے یہ پھل جلد ملے، اور وہ وافر ہو، اور دیر پا بھی۔

بڑی خوشی ہوئی یہ پڑھ کر کہ آپ کے بڑے دو صاحبزادے ایک بی اے آنرز ہیں دوسرے برسرِ کار خدا ان سب بیٹے بیٹیوں کو سلامت رکھے اور آپ کو ان کی خوشیاں دکھائے ......بیگم جلیل اچھی ہو جائیں پھر سب حالات معمول پر آ جائیں گے، ان شاء اللہ العزیز۔

برادرِ مکرم اس وقت ہوائی ڈاک کے لیے زائد ٹکٹ نہیں تھا منگواتا تو خدا جانے کب آ پاتا، اس لیے یہ عریضہ ہوائی ڈاک کے بغیر ہی سہی۔

طالبِ دعا
عبدالمجید حیرتؔ

(۲۷)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)
راج دوارہ (مسجد پیلو)
پیر، ۱۹؍دسمبر ۱۹۶۰ء

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

آپ کا ۴؍دسمبر کا کرم نامہ مجھے ۹؍ کو مل گیا تھا، اس کی رسید جبھی لکھتا مگر جب سے حال بہت سخت ہے، بہت ہی سخت، یہ آزار، خدا کی پناہ، دکھ نہیں عذابِ دردناک، مختصر یہ کہ یہ سردیاں رو رو کر گزار رہا ہوں، باری تعالیٰ رحم فرمائیں، اور دردمندانِ حیرت کی دعا قبول۔

الحمدللہ کہ بیگم جلیل رو بہ صحت ہیں ان شاء اللہ شفائے کلی پائیں گی، مگر جب ان کی تکلیف کا خیال آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کو بھی صحت بخشے آزمائش کی آپ کے ساتھ بھی انتہا ہو گئی۔

کلامِ غالب (نسخہ قدوائی) جب ملے گا ذوق و شوق سے دیکھوں گا، مولانا عرشی کو بھی دکھاؤں گا یہ آپ کی محبت ہے کہ آپ

بہ ایں آلام وافکار حیرتؔ کو طرح طرح سے یاد رکھتے ہیں خط ضرور لکھیں مگر ضروری نہیں کہ جلد جب فرصت ہو یا موڈ۔

شاید راولپنڈی آپ کو ابھی ایک آدھ مہینہ اور رکنا پڑے، خیر خدا آپ کو اطمینان اور عافیت کے ساتھ واپس کراچی پہنچائے۔

مجنوں صاحب جلپوری نے بھی آپ کے حالات پوچھے تھے میں نے لکھ بھیجے، وہی کچھ حاجی محمد شفیع صاحب کھوریہ کو بھی لکھ بھیجا۔

آج دھوپ نہیں اور دکھ،___ سردی ابھی تو اور بڑھے گی اس بیمار کے لیے اور آزمائش سردی تو راولپنڈی میں بھی کم نہ پڑتی ہوگی۔

دعا گو و طالبِ دعا

عبدالمجید حیرتؔ

(۲۸)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

منگل، ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۰ء

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم!

میں ۱۹ر دسمبر کو آپ کو راولپنڈی خط لکھ چکا تھا کہ اگلے دن آپ کا یہ خط ملا کہ آپ واپس کراچی پہنچ گئے، بڑی مسرت کی بات، صحت وسلامتی کے ساتھ اس مراجعت پر میری طرف سے ہدیۂ تبریک قبول فرمائیں خدا کرے آپ کا اب یہ دور مسرت وشادمانی کے ساتھ گزرے تکلیف تو آپ نے واقعی بہت اُٹھائی۔

آپ کے اس ۱۴ر دسمبر والے خط کا جواب جبھی دیتا مگر میرا حال بہت سخت تھا، بیماری کیا ہے ایک عذابِ دردناک ہے، بعض اوقات تو زندگی سے جی چھوٹ چھوٹ جاتا ہے پھر خط لکھنے میں تھوڑا سا توقف یوں بھی رہا کہ آپ کا ''کلامِ غالب'' بھی مل جائے تو

ساتھ کے ساتھ اس کی رسید بھی ہو جائے، مگر یہ کتاب اب تک تو پہنچی نہیں، خدا جانے کہاں رہ گئی، یارک گئی آتی تو اب تک آ جاتی۔

حضرت جگرؔ (نوراللہ مرقدہٗ) پر بعض ادیب و شاعر حضرات کے تاثرات رسالوں میں نکل رہے ہیں، آپ بھی تو کچھ لکھیے۔

مالک رام صاحب نے جو، اب قاہرہ نہیں، بروسلز (بیلجیئم) ہیں، جگر صاحب کی رحلت سے ذرا پہلے ایک طویل مضمون لکھا تھا یہ مضمون ''نقوش'' میں نکلا تھا، آپ نے بھی دیکھا ہوگا۔

حضرتِ لبیب مرحوم کے مجموعے (''آتشِ خنداں'') پر آپ نے ''فاران'' میں تبصرہ دیکھا؟ مرحوم کو آپ خود بھی تو جانتے ہوں گے؟

گھر میں آداب و سلام

طالبِ دعا

عبدالمجید حیرتؔ

(۲۹)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

جمعرات، ۱۹؍جنوری، ۱۹۶۱ء

۸؍بجے شب

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

آپ کا ۹؍جنوری کا مودت نامہ ملا، مگر آپ کا انتخاب غالب ہی نہ ملا، نہ جب نہ اب۔ آپ کے پاس رجسٹری کی رسید ہے اس سے کام لیجیے، ڈاک کے محکمے سے زوردار احتجاج کیجیے بلکہ یہ دعویٰ کہ یا تو کتاب پیدا کریں ورنہ اس کا جرمانہ بھریں، یہ تو بڑا ظلم ہے آپ ہرگز اس پر صبر نہ کریں۔

خدا آپ کو جزائے خیر دے کہ آپ نے اس بیمار کے لیے اتنا درد محسوس کیا کاش خدا بھی حیرت کے دردمندوں کی سنے دواؤں سے کچھ بنتا نہیں، لے دے کر ایک ٹب باتھ کا عمل ہے سو وہ جاری ہے لیکن اس سردی میں ہے وہ بھی ایک آزمائش پانی سے بھرے ٹب میں بیٹھنا کارے دارد، صبح تو اکثر اس کی ہمت ہی نہیں ہوتی۔

مسرت بالائے مسرت یہ پڑھ کر کہ بیگم جلیل اپنے سابقہ مشاغل میں مصروف ہوگئی ہیں، بلکہ ایک اسکول تک چلا رہی ہیں۔[1]

___ مبارک

آپ کو جب فرصت ملے اور نہ ملے تو فرصت نکال کر جگر صاحب مرحوم و مغفور پر لکھیے گا ضرور۔

کیا آپ کو رسالہ ''شعلہ و شبنم'' مل گیا؟ میں نے بھجوایا تھا، اس میں جناب جگر پر اس گنہگار کے چند تاثرات تھے۔

نیاز مند

عبدالمجید حیرتؔ

[غزل]

ربط ہوگا نہ رفاقت ہوگی — کیا خبر تھی کہ یہ صورت ہوگی
جس کی کچھ قدر نہ قیمت ہوگی — وہ ہماری ہی محبت ہوگی
بے نیازی بھی کسی کی شاید — دوستی ہی کی علامت ہوگی
دوست ایسے بھی ملیں گے جن سے — دوستی وجۂ ندامت ہوگی
دوستی یہ ہے تو اے مشفقِ من — جانے کیا چیز عداوت ہوگی
جس سے سنیے گا جہاں سنیے گا — حزن و حرماں کی حکایت ہوگی
ہے یہی حال اگر آج تو کل — کس کو امید کہ راحت ہوگی
آج دنیا کو وفا سے بڑھ کر — اور کس شے کی ضرورت ہوگی
آہ، وہ مہر و وفا کے پیکر — اب کہاں ان کی زیارت ہوگی
اِس میں ہم بھی ہیں مگر یہ دنیا — ہوگی، جس کے لیے جنت ہوگی
غم تو اس کا ہے کہ ہم سمجھتے تھے — آپ سے مل کر مسرت ہوگی
کیا خبر تھی کہ یہاں آنے میں — اس قدر آپ کو زحمت ہوگی
آج خود اُن کے ہوا خواہوں کو — اُن سے کیا کچھ نہ شکایت ہوگی
شک تو پہلے بھی نہیں تھا لیکن — اب یقین ہے کہ قیامت ہوگی

اب جو حالات نے رُخ بدلا ہے
آپ دیکھیں گے تو حیرتؔ ہوگی

رامپور، ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۱ء[2]

یہ غزل عجب نہیں ''آج کل'' میں آجائے۔

(۳۰)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

منگل، ۱۴رفروری، ۱۹۶۱ء

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

پچھلا عریضہ ۲۸رجنوری کو لکھا تھا، رسید نہیں آئی۔ کیا وہ خط آپ کو ملا نہیں؟___ خدا کرے آپ اور جملہ اہلِ خانہ بہ عافیت ہوں آپ کا خط آ جائے تو اطمینان ہو۔

آپ کے اُس نسخۂ انتخابِ غالب کا کیا رہا، کہاں گم ہوا، کچھ پتا چلا؟ اس انتخابِ غالب کو دیکھنے کا اشتیاق غالب ہے۔

یہ سردی کی لہر خدا کی پناہ، ہوا اب تک سیلی ہے اور برفیلی، اس بیمار پر تو ایک قیامت گزر گئی، اخبارات سے معلوم ہوا کہ اس لہر کا اثر کراچی اور بمبئی پر بھی پڑا۔

جبلپور کی قیامت کا حال اخبارات میں آپ کی نظر سے بھی گزرا ہوگا، حالات وہاں معمولات پر آ جائیں، تو مجنوں صاحب سے عریضہ لکھ کر پوچھوں مجنوںؔ صاحب ایک گاؤں موہنی میں مقیم ہیں، اخبارات میں فساد زدہ اور مقامات کے نام تو آئے، مگر یہ نام نہیں آیا، خدا کرے اس ابتلا سے مجنوں صاحب محفوظ رہے ہوں۔

کراچی سے حاجی صاحب کھتوریہ مدظلہٗ نے آپ کی خیریت پوچھی تھی لکھ بھیجی۔

گھر میں آداب وسلام، بچوں کو دعا

طالب دعا

عبدالمجید حیرتؔ

ایک غزل اور

کیوں نہ سینے سے لگائیں غم کو — اک یہی چیز ملی ہے ہم کو
کون پہنچا ہے کسی کے دل تک — کون سمجھا ہے کسی کے غم کو
ہم پہ اکثر جو گزر جاتا ہے — دیکھتا کون ہے اُس عالم کو
اس کے باوصف کہ حاضر تھے طبیب — زخم ترسا ہی کیے مرہم کو

کس قدر ان کو گراں گزرا ہے اپنا تریاق نہ کہنا سم کو
تازگی پھول کو دی شبنم نے پھول کچھ دے نہ سکا شبنم کو
مَس جسے کچھ بھی سخن سے ہوگا مدح ہرگز نہ کہے گا ذم کو
اور تھا کون اُٹھانے والا جام ہی تو اُٹھایا جم کو
سر سے آگے تو بھلا کیا جاتے ہاتھ اُٹھتے بھی اگر ماتم کو
وقت کے وقت کوئی کام کی بات کم ہی سوجھی ہے کسی ہم دم کو
الاماں یہ غم دنیا حیرتؔ
جس سے فرصت ہی نہیں ہے ہم کو

رامپور،۲۰رجنوری۱۹۶۱ء

پسِ نوشت ___ ،کبھی ہمارے مولوی حامد حسن صاحب قادری بچھرایونی مدظلہٗ سے بھی تو ملیے وہ بھی تو ناظم آباد ہی میں ہیں۔

(۳۱)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور(یوپی)

راج دوارہ(مسجد پیلو)

جمعرات،۹رمارچ،۱۹۶۱ء

جلیل صاحب مکرم،السلام علیکم!

اس وقت آپ کا ۱۴رفروری کا کرم نامہ سامنے ہے اِدھر میں اسی ۱۴رکو ایک خط آپ کو لکھ چکا تھا، چناں چہ منتظر رہا کہ اس کا جواب آ جائے،مگراب یہ دیکھ کر کہ جواب اب تک نہیں آیا، یہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔

اس سے پہلے عریضے میں یہی لکھا تھا کہ آپ کا انتخاب مجھے نہیں ملا،دوسرا مرحمت ہو۔

آپ نے اچھا کیا وہ غزل روک لی، غزل خاور صاحب چھاپتے بھی نہیں، وہ حیرتؔ ٹائپ غزل کہنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور ہمیں بھی یہ خاوری مذاق اور مزاج بھلا نہیں لگتا۔

آپ نے اپنے لیے صرف کتابی صورت میں آنے کی قید کیوں لگا دی؟ جگر صاحب پر مضمون کو جگہ دینے کے لیے وہاں ’’فاران‘‘ ہے اور یہاں ’’نگار‘‘۔

''نگار'' تو آپ دیکھتے ہوں گے، تازہ پرچے میں حیرتؔ بقلم سلطان اشرف دیکھیے گا اور اپنی رائے لکھیے گا۔ خاکسار پر ''آجکل''، دسمبر ۶۰ء میں بھی بقلم دور آفریدی ایک مضمون نکل چکا ہے، یہ دونوں کرم فرما یہیں کے ہیں۔

جبلپور میں قیامت گزر گئی میں نے مجنوں صاحب سے ان کی خیریت پوچھی تو آج اس کا جواب آیا، سلامت ہیں گھر بار بھی سلامت وہ شہر میں رہتے بھی نہیں، قریبی ایک گاؤں (Mohini) میں ہیں، لیکن ہیں بہت گھبرائے ہوئے، آپ کو سلام لکھا ہے۔

کل ایک کرم نامہ حاجی صاحب کتھور یہ مدظلہٗ کا بھی ملا، اس دفعہ خط لکھنے میں اُنھوں نے ہی سبقت فرمائی۔ ان کا کرم، ان کی محبت ___ کبھی آپ بھی تو ان سے ملیے۔

موسم نرم ہوتا جا رہا ہے مگر بیمار کا حال نرم نہیں۔

اب تو سن لے مرا خدا میری

تازہ ''طلوعِ اسلام''، میں ہم ایسے کم قیمت پنشنروں کے حالِ زار پر جنھیں گرانی کی کوئی رعایت نصیب نہیں اربابِ اقتدار کو توجہ دلائی گئی ہے خدا کرے اس کا کوئی بہتر نتیجہ نکلے اور جلد۔ گھر میں آداب وسلام، بچوں کو دعا

نیاز مند

عبدالمجید حیرتؔ

(۳۲)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

سنیچر، ۱۱؍ مارچ ۱۹۶۱ء

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

کل صبح جب آپ کے نام ایک عریضہ ڈاک کے سپرد کیا تو دوپہر کو آپ کا خط ملا، اور آپ کا ''انتخابِ غالب'' شام تک پڑھ بھی ڈالا...... رائے یہ ہے:

''انتخاب چست ہے، مگر کہیں کہیں ایسے اشعار بھی لے لیے گئے ہیں جن کی ضرورت نہ تھی اگر انھیں چھوڑ دیا جاتا تو رنگِ غالب کی ترجمانی پھر بھی ہو جاتی''۔

غم کھانے میں بودا دلِ ناکام بہت ہے، یہ شعر چھوٹ گیا حالاں کہ قابل انتخاب تھا، اسی طرح عجب نہیں بعض چیدہ اشعار اور بھی نظر انداز کر دیے گئے ہوں۔

من نہ قرآں مغز را بر داشتم ___ غالباً مولانا عبدالماجد دریابادی مدظلہٗ نے کہیں لکھا ہے کہ یہ شعر الحاقی ہے مولانا رومؒ کا نہیں۔

کتاب کی قیمت اگر تین روپے ہے تو یقیناً زیادہ ہے۔

غالبؔ کو اپنے فارسی کلام پر زیادہ ناز تھا اور یہ ہے بھی صحیح لیکن صحیح یہ بھی ہے کہ وہ مشہور اردو کی بدولت ہوئے۔

یہ نسخۂ قدوائی مل گیا جی خوش ہو گیا۔ جزاکم اللہ۔ گھر میں آداب وسلام بچوں کو دعا

طالبِ دعا

عبدالمجید حیرتؔ

ایک غزل اور:

بے قیمت بے وقعت نکلے　　ہم ایسے بدقسمت نکلے
راہِ وفا کچھ سخت نہیں تھی　　ہم ہی مگر کم ہمت نکلے
وہ فتنے جو کچھ بھی نہیں تھے　　بڑھ کر ایک قیامت نکلے
دیکھیں کون گلی سے اُس کی　　لے کر جان سلامت نکلے
آہ کسی کی وہ اُمیدیں　　جن کا حاصل حسرت نکلے
آہ اگر وہ چشمِ کرم بھی　　بیش از بیش اذیت نکلے
کیوں وہ بات کہ جس کو سن کر　　منہ سے حرفِ شکایت نکلے
کاش کسی کے حق میں کوئی　　رحمت نکلے راحت نکلے
شام و سحر گردش ہی گردش　　کچھ تو سکوں کی صورت نکلے
صبح تو افسردہ ہی نکلی　　شاید شام غنیمت نکلے

آپ کا عالم جو کچھ بھی ہو
ہم تو سراپا حیرتؔ نکلے

(رامپور، ۱۷فروری ۱۹۶۱ء)

پس نوشت ___ ہفت روزہ ''شہاب'' لاہور میں ''خطوطِ اسدؔ بنام حیرتؔ'' کی ایک قسط نکلنے والی ہے۔ خیال رکھیے گا۔

(۳۳)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پہلو)

جمعرات، ۳۰/ مارچ، ۱۹۶۱ء

2.pm

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

مودت نامہ، ۲۰/ مارچ مل گیا، جزاکم اللہ۔

کل مخدومی مولوی حامد حسن صاحب قادری بچھرایونی مدظلہٗ کا یہ کرم نامہ ملا، ''جلیل صاحب کا انتخابِ غالب'' میں نے نہیں دیکھا، خود ان کو ہی کبھی نہیں دیکھا، کراچی کے کسی رسالے میں جلیل صاحب کے انتخاب کے متعلق کسی پروفیسر کا طویل مضمون دیکھا تھا بہت سے اعتراضات ہیں جن میں سے بعض وہی ہیں جو آپ کی تحریر سے بھی مترشح ہیں یعنی ''لن ترانیاں'' اور ترک واخذ کی ناموزونیت اس کے علاوہ جلیل صاحب نے بہت سے اشعار میں بعض الفاظ بدل دیے ہیں، اور یہ حوالہ نہیں دیا کہ یہ دوسرا نسخہ کہاں سے نقل کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلاحیں جلیل صاحب کی طبع زاد ہیں، کافی طویل اور دلچسپ مضمون تھا''۔

مگر یہ آپ کے حریف ومعترض ہیں کون صاحب، اور انھوں نے کس رسالے میں نزولِ اجلال فرمایا ہے؟ میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں، میرے نزدیک اوّل تو آپ سے اس کے جواب کی ضرورت ہی نہیں، یا پھر جواب ہو تو انتہائی متانت اور شرافت کا حامل، معقول اور مدلّل، یعنی جذباتی نہیں، آپ کے انتخاب کی، پذیرائی کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ اربابِ فکر ونظر نے اس کا نوٹس لیا ہے:

تا نہ باشد چیز کے، مردم نہ گویند چیز ہا

غم کھانے میں بودا......شاید آپ کے نزدیک اس لیے محلِّ نظر ہے کہ وہ آپ کا ''حال'' نہیں......مگر میرا ''حال'' ہے یہاں آپ کو لفظ ''بودا'' کھٹکا مگر مجھے نہیں، بڑا پیارا لفظ ہے، اور اپنی جگہ چست، احقر کا بھی ایک شعر سنیے:

دیکھ لیا تم کو بھی حیرتؔ

تم بھی نکلے بودے دل کے

لیکن بھئی میں نقاد وقاد کچھ نہیں، کسی شعر کے فوری اثر کو دیکھتا ہوں، زیادہ موشگافیاں نہیں کرتا۔

میں نے یہ انتخاب مولانا عرشی مدظلہٗ کی خدمت میں بھیج دیا تھا، کل ہی واپس آیا ہے اس سلسلے میں مولانا نے بھی آپ کو خط لکھا ہے ملا ہوگا۔

ٹائپ گراں قیمت ہے۔ دوسری طرف لوگوں کی جیبیں ہلکی، اس کا خیال بھی تو رکھنا چاہیے۔

آپ نے ''آپ کا عالم جو کچھ بھی ہو'' کو حاصل غزل ٹھہرایا، مگر مکیش صاحب اکبر آبادی نے اس شعر کو سراہا۔

صبح تو افسردہ ہی نکلی، شاید شام غنیمت نکلے۔

احقر کے نزدیک دونوں سند

مجنوں صاحب جبلپوری کا پھر کوئی خط نہیں آیا، آج قبلہ حاجی صاحب کتھوزیہ کا کرم نامہ آیا ہے۔
اپنے تبرکاتِ شعری جب موقع ہو ضرور بھیجیں۔

مخلص
حیرتؔ

(۳۴)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)
راج دوارہ (مسجد پیلو)
پیر ۱۷، اپریل ۱۹۶۱ء

برادرِ مکرم، السلام علیکم

آپ کا ۱۴؍اپریل کا کرم نامہ ملا...... رسید حاضر ہے، اور ڈان کا تراشا۔ اس سلسلے میں ''قومی زبان'' دیکھنا چاہتا ہوں اور وہ ''سات رنگ'' تراشا دیکھ لیا یہاں تک تو آپ ہی حق بہ جانب ہیں۔

ہمارے مولوی حامد حسن صاحب مدظلۂ آپ کے انھی ''پروفیسر'' صاحب سے متاثر نظر آتے ہیں، نسخۂ قدوائی ان کے مطالعے سے گزاریں، اور پھر ان سے ان کی رائے طلب فرمائیں ''لن ترانیاں'' حاشا کہ یہ لفظ میں نے ہرگز قادری صاحب کو نہیں لکھا، لیکن یہ لفظ اُن کی تحریر میں آیا ہے کچھ اس طرح جیسے میں نے ہی لکھ دیا ہو، میں قادری صاحب کو اس ''زیادتی'' کی طرف توجہ بھی دلاؤں گا۔

ابھی ابھی میاں اکبر علی یہیں تھے، ان کے ساتھ عابد رضا صاحب بیدار، اور اب تک حیرتؔ کے نادیدہ رشید حسن خاں صاحب شاہجہاں پوری، جواں سال اور اُبھرتے ہوئے ناقد، مجھے تو بہت پسند ہیں ابھی نقوش میں انھوں نے فیض احمد صاحب فیضؔ کی شاعری پر نقد کیا تھا، آپ نے نہ دیکھا ہو تو ضرور دیکھیں، ہاں تو میاں اکبر علی صاحب سے معلوم ہوا کہ مولانا عرشی کا خط آپ تک نہیں پہنچا (Undelivered) ہی واپس آ گیا، اس ریمارکس کے ساتھ کے مکتوب الیہ مذکورہ پتے پر مقیم نہیں، میاں اکبر علی آپ کا پتا مجھ سے نوٹ کر لے گئے ہیں، غالبًا اس لیے کہ وہ خط مولانا پھر آپ کے نام بھیجیں۔

وہ ''ماہِ نو'' تو اب تک ہاتھ نہیں لگا، تاہم آپ کی غزل آپ کے خط میں دیکھ لی، مگر یہ تو چند ہی شعر ہیں، پوری غزل ''ماہِ نو'' میں دیکھنے میں آئے گی، پہلی غزل کا مطلع، سبحان اللہ، اور دوسری غزل کا مقطع۔[۱]

''مقدمہ مکتوبات عبدالحق'' خاصے کی چیز ہوگا، مگر دیکھنے کو کیوں کر ملے گا؟ ''برگِ گل'' اگر رضا لائبریری میں آتا بھی ہوگا تو حیرتؔ تک نہیں آ سکتا، وہاں ضابطے کی پابندی بہت سخت ہے کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں، مگر یہ کیا خطوط سید ابوتمیم صاحب نے شایع بھی کر دیے[۲] ابوتمیم صاحب جناب ہاشمی فرید آبادی کے بھائی ہیں، یہ صحیح ہے مگر کیا یہ بھی صحیح ہے کہ بابائے اردو اور سیّد ہاشمی کے درمیان

اب وہ اگلا سا اخلاص نہیں اگر نہیں تو انا اللہ آپ بابائے اردو کے مدّاح ہیں، لامحالہ ان نگاہوں میں معتوب جو بابائے اردو سے پھری ہوئی ہیں، مگر آپ ان باتوں کا زیادہ اثر نہ لیں بلکہ خاموش زیادہ رہیں۔

۹/اپریل کا شہاب (لاہور) اور ۱۶/ کا پرچہ ضرور دیکھیں۔ خطوط اسدؔ ملتانی بنام حیرتؔ اور سوچ کر بتائیں کہ آیا ایسے خطوط کی اشاعت میں کوئی افادیت بھی ہے یا نہیں۔

نیازمند
عبدالمجید حیرتؔ

(۳۵)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)
راج دوارہ (مسجد پیلو)
جمعہ (عیدالاضحیٰ) ۲۶/مئی ۱۹۶۱ء

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

عید کے دن، خط آپ ہی کے نام، آپ ہی کے ۴/اپریل والے نوازش نامے کی رسید و جواب۔

مولانا عرشی کا خط آپ کو مل گیا، مگر اس کا تاثر؟

بزرگوں سے ملنا خصوصاً اہلِ علم و اہلِ قلم حضرات سے بڑی مبارک بات ہوتی ہے، وجہِ خیر و وجہِ سعادت اس سے انکار آپ کو بھی نہیں، احقر کے نزدیک قادری صاحب قبلہ اسی فہرست میں ہیں، اس لیے جی چاہتا ہے کہ آپ بھی ان سے ملیں بلکہ ملا کریں، جانے آنے کے لیے موٹر کار نہیں، تو بس تو ہے یار کشا۔

''اردوئے معلّٰے''، میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں ابھی ابھی ''ندیم'' (ڈھاکہ) جنوری مارچ ۱۹۶۱ء میں بابائے اردو کے چند خطوط معین الدین صاحب دردائی کے نام دیکھے آپ نے بھی دیکھے ہوں گے کیا یہ خطوط ''اردوئے معلّٰی'' [اردوے مصفّٰی، مرتبہ: سیّد ابوتمیم برادر سیّد ہاشمی فرید آبادی] سے الگ ہیں، آپ کے ساتھ جناب ہاشمی کا یہ سلوک سمجھ میں نہیں آیا۔

ناطقہ سربگریباں کہ اسے کیا کہیے

مدیر ''نقوش''، اپنا دوسرا مکاتیب نمبر معلوم نہیں کب نکالیں گے، میں نے پوچھا بھی مگر جواب سے محروم رہا، ان کے یہاں ایک بات میں نے بھی محسوس کی کہ اپنی کہتے ہیں دوسرے کی نہیں سنتے۔

مرسلہ اشعار (نظر ہو نہ سکے مگر ہو نہ سکے) خوب اور بہت خوب غزل پوری ہوگئی ہوتو بھیجیے، شعر کہہ کر شبہات تو وارد

ہوتے ہی رہتے ہیں مگر وہ دور بھی ہوجاتے ہیں، بہ شرط یہ کہ شبہات کو ''وہم'' نہ بننے دیا جائے۔

''قومی زبان'' یہاں شآد صاحب عارفی کے پاس آتا ہے شآد صاحب فروغ لائبریری کو دے دیتے ہیں، ان دوستوں کے کرم سے میں بھی دیکھ لیتا ہوں، مگر ابھی وہ پرچہ نہیں ملا، جس میں آپ ہیں۔

قادری صاحب مدظلہٗ کو عریضہ لکھنے والا ہوں، پوچھوں گا کہ انھوں نے وہ ''قومی زبان'' بھی دیکھا، جس میں آپ نے اپنے معترض کا جواب دیا ہے۔

گرمی روز افزوں۔ رات کا پچھلا پہر ہنوز سرد

طالبِ دعا

عبدالمجید حیرتؔ

پس نوشت، ''شہاب'' لاہور، ۹ اور ۱۶ اپریل آپ نے دیکھا؟ خطوطِ اسدؔ ملتانی بنام حیرت شملوی'' پرچے کہیں سے مل جائیں تو دیکھیے گا۔

(۳۶)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

اتوار، ۹؍ جولائی ۱۹۶۱ء

3.30pm

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

آپ کا لفافہ ۲۱، جون ___ یہ پڑھ کر دکھ ہوا کہ آپ ایک نہیں بہ یک وقت تین چار آزار کا شکار ہیں، خدا کرے یہ شکایتیں عارضی ہوں، باری تعالیٰ آپ کو تا دیرتن درست و سلامت رکھیں۔

میں آپ کا خط پڑھ تو آخر تک لیتا ہوں مگر کہیں کہیں پڑھنے میں تکلف بھی ہوتا ہے ایسا بہر حال نہیں ہے کہ مضمون خبط ہوجائے۔

آپ کے خط سے متعلقہ اقتباس مولانا عرشی کی خدمت میں بھیج رہا ہوں، آپ کا خط دوبارہ دیکھا تو یاد آیا، اگر مولانا نے

مجھے کچھ لکھ کر دیا تو آپ تک پہنچا دوں گا۔

قادری صاحب قبلہ سے آپ کی ایک ملاقات تو ہو ہی جانا چاہیے ''اُردوے مصفّٰی'' کی مفت جلد کے لیے کاوش کی ضرورت نہیں مل جائے تو اپنے پاس محفوظ رکھیں۔

''قومی زبان'' ۱۶ر جون میں آپ کا وہ مضمون دیکھ لیا، آپ بھی کہاں ایسے ''محمد فاضل'' اِسے اُلجھے، یہ ''قومی زبان'' آپ ہی کا بھجوایا ہوا پرچہ تھا۔

مجنوں صاحب کو ابھی خط نہیں لکھا لکھوں گا تو اس میں آپ کا سلام بھی ہوگا۔

بابائے اردو قبلہ خدا کرے تن درست وسلامت رہیں، اور ابھی اور جیئں، آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ ان سے ملے ہیں اور ملتے رہتے ہیں۔

یہ عریضہ ''نگار'' (جگر نمبر، جولائی) پر رکھ کر لکھ رہا ہوں یہ نمبر آپ بھی دیکھیے گا، اور مضائقہ نہ ہو تو اس پر اپنا تاثر بھی لکھیے گا، احقر کے نزدیک تو یہ نگاری تنقید منفی بہت زیادہ ہے مثبت بہت کم۔

اُسی ''قومی زبان'' میں ع ر طارق صاحب نے شان الحق صاحب حقّی کی مزاج پرسی کی ہے۔ حقی صاحب کی یہ شعری ترکیبیں، گوش برآہٹ، خستۂ بمباری، کلیجا بہ کلیجا تو حد درجہ مضحکہ انگیز ہیں، سراسر پوچ نگاری۔

Stick Steel School Stool وغیرہ۔ احقر کے نزدیک ان الفاظ کے تلفظ میں الف کا اضافہ یکسر غلط ہے بات صرف اتنی ہے کہ یوپی والے عموماً ان الفاظ کے صحیح تلفظ پر قادر نہیں لیکن یہ ان کا عجز ہے، الف کا اضافہ ہرگز مستند نہیں۔

دو ڈھائی ہفتے سے گرمی یہاں بھی شدید رہی، رات کی بارش سے کچھ کم ہوئی ہے، مطلع برابر ابر آلود ہے بادل ابھی اور برسے گا (لیجیے بارش پھر آئی)

آم کی یہ فصل بھرپور تھی، یہ آم وہاں تو کہاں ملتا ہوگا؟

طالبِ دعا

عبدالمجید حیرتؔ

پس نوشت، یہ ''حسین ڈی سلوا ٹاؤن'' کیا ترکیب ہے، اس کا انگریزی املا؟ ۲

آپ کی یہ غزل

عشق میں ترے غمِ ہر دو جہاں سے فارغ
ہم نے چاہا تھا کہ ہو جائیں مگر ہو نہ سکے

کیا خوب...... اس کے بعد کچھ اور؟

(۳۷)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

اتوار، ۱۷ر ستمبر ۱۹۶۱ء

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

نادم ہوں کہ آپ کے مودت نامے کا جواب قدرے تاخیر سے دے رہا ہوں، یہ ۱۸ر اگست کا خط تھا اور مجھے ۲۵ر سے پہلے پہلے مل گیا تھا، جب سے اب تک شدائد کچھ بڑھتے ہی رہے چین اب بھی نہیں، بہرحال می گزرد، اس دکھ پر کچھ پڑھنے پڑھانے کا درد سر اور مول لے لیا ہے یہ خدمت چوں کہ سستی ہے اس لیے تعداد ۱۵، ۱۶ تک پہنچ گئی ہے، صبح سے شام تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے پنشن مختصر جس میں ۳/۴ کے شریک میاں صاحبزادے، پھر پنشن پر کوئی الاؤنس نہیں، ویسے کہیں سے کوئی یافت نہیں، یہ محنتِ شاقہ اسی لیے اُٹھا رہا ہوں کہ کسی طرح گھر کے اخراجات پورے کر سکوں۔

بابائے اردو کی مفارقت کا غم آپ کو جس قدر بھی ہو بجا و درست مگر وہ تو گئے خدا کرے اُن کا اردو یونیورسٹی کا خواب پورا ہو جائے، خدا اجر و ثواب دے آپ کے صدرِ مملکت کو جنھوں نے مرحوم کی قدر کی اور انھیں دوسروں کی ناقدریوں کا شکار نہ ہونے دیا۔

اس وفات المناک پر آپ کیا بس یہی لکھ کر رہ گئے کہ ''جہاں سے اُٹھ گئے بابائے اردو'' یہ تین شعر تو کافی نہیں۔

آپ کا وہ مشاعرہ بھی خوب تھا جس کا انتخاب آپ نے احقر تک پہنچا دیا مگر کہاں تھا یہ مشاعرہ؟ آپ کے مکان پر تو شاید نہیں۔

کبھی زیڈ اے بخاری سے ملاقات ہو اور یاد رہے تو احقر کا سلام کہیے گا۔

آپ کی غزل دل پسند ___ مگر لفظ ''نشاط'' تو مذکر ہے مؤنث نہیں۔

اب آپ کی صحت کیسی ہے؟ پچھلے خط میں تو آپ نے مجھے کچھ ڈرا دیا تھا۔

کبھی مولوی حامد حسن صاحب قادری مدظلہٗ سے بھی تو ملیے، یادگار زمانہ ہیں یہ لوگ۔ مل لیجیے، وہ بھی خاصے سن رسیدہ ہیں، خدا کرے تا دیر سلامت رہیں، اب جب ملاقات ہو قادری صاحب قبلہ کی خدمت میں میری طرف سے بھی ہدیۂ سلام پہنچائیں۔

آپ ''فاران'' پڑھ تو ضرور رہے ہوں گے، مگر اس میں آپ کچھ لکھتے نہیں۔

مجنوں صاحب جبلپوری نے آپ کو سلام لکھا ہے۔ اور ہاں حاجی صاحب کتھوریہ سے بھی آپ کبھی ملے نہیں۔

دعا گو و طالبِ دعا

عبدالمجید حیرتؔ

(۳۸)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور(یوپی)

راج دوارہ(مسجد پیلو)

پیر،۲۳/اکتوبر۱۹۶۱ء

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

آپ کا ۱۲/اکتوبر کا کارڈ ۱۹/کو ملا۔ ڈاک کے اس حسنِ انتظام پر آفرین کہ کراچی سے ایک خط سات دن میں رامپور آ تو گیا اللہ رے یہ دورِ بادو برق۔

آپ کی ادبی مصروفیت بڑی مبارک بات، خصوصاً ریڈیائی تبصرے، ہم خرما و ہم ثواب۔

انجمن کی اردو انگلش ڈکشنری وقت کا تقاضا ہے خدا کرے جامع و مانع چیز ہو، میں تو ایک جلد کیا لے سکوں گا مگر پڑھنے والوں سے کہوں گا کہ ان میں سے کوئی اسے خرید لینے کی ہمت کر جائے، کیا قیمت ہوگی اس کی؟

ریڈیائی لطائف کاش حیرتؔ بھی اس قابل ہوتا کہ سنتا، خود یہ فراغت حاصل نہیں، اور ریڈیو سننے کے لیے کہیں جا بھی نہیں سکتے، اس صورت میں اردو رسالوں ہی سے جو کچھ مل جائے غنیمت۔

آپ نے بتایا تو معلوم ہوا کہ حسین ڈی سلوا کی لم یہ ہے مگر یہ ترکیب بولنے میں آسان نہیں، اور اردو میں پتا نہیں چلتا کہ لفظ حسین ''زمین'' کے وزن پر ہے یا ''زُبیر'' کے وزن پر۔

''فاران'' نومبر ضرور دیکھوں گا میرے پاس برابر آتا ہے۔ ماہر القادری صاحب کا کرم۔

آپ کے تازہ خط سے یہ گمان ہوتا ہے کہ آپ کی طبیعت اب ماشاءاللہ بحال ہے۔ ہے نا؟

نگار(اکتوبر) میں آپ کے ''کلام غالب'' پر تبصرہ تھا، مختصر مگر وزنی، آپ نے خود بھی دیکھ لیا ہوگا۔

مہینہ یاد نہیں رہا مگر ''ماہِ نو'' میں بھی آپ کی یہ غزل تھی۔ ''شعلۂ عشق رہے خاک بسر ہو نہ سکے''۔

اس ''ماہِ نو'' پر ایڈیٹر صرف ظفر قریشی تھے خاور صاحب شاید اس آسمان سے کسی اور اونچے آسمان پر منتقل ہو گئے نظر آتے ہیں۔

خاکسار گھر میں تنہا، بیوی صاحب اور سب موڑک

مخلص

عبدالمجید حیرتؔ

پسِ نوشت۔ حاجی صاحب کتھور یہ سے اگر نہیں مولوی حامد حسن صاحب قادری مدظلہٗ سے تو ملیے غنیمت سمجھیے کہ ایسے بزرگ ہنوز سلامت ہیں، بزرگ ادب و شعر کے اعتبار ہی سے نہیں، اپنی ذات سے بھی بزرگ۔

(۳۹)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

منگل، ۷؍نومبر ۱۹۶۱ء

۱۱ بجے شب

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

جنوری ۱۹۶۱ء کا ''فکر ونظر'' مگر نظر سے آج گزرا، اس میں دیوانِ غالب (نسخہ عرشی) از مالک رام، کا عنوان آپ ضرور دیکھ چکے ہوں گے، خصوصاً یہ عبارت (ص ۱۷۸)

''میں اس سلسلے میں ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں، ۱۹۳۶ء کی بات ہے میں اس زمانے میں دلی میں تھا، جناب جلیل قدوائی ان دنوں مرکزی حکومت کے محکمہ اطلاعات عامہ میں ملازم تھے یہیں ان سے میری ملاقات ہوئی، اور بتدریج ہمارے تعلقات بہت گہرے ہوگئے، آسی مرحوم نے اس سے تھوڑی مدت ہی پہلے یہ کلامِ غالب کے نام سے شایع کیا تھا، ایک دن جلیل صاحب اور میں بیٹھے گپ کر رہے تھے کہ اس کلام کا ذکر آ گیا تو انھوں نے فرمایا (روایت بالمعنی) یہ کلام غالب کا نہیں بلکہ آسی کا ہے اس سے متعلق ایک مرتبہ میری گفتگو خود آسی سے ہوئی تھی انھوں نے مجھ سے کہا تھا کون غالب! میں نے خود یہ غزلیں کہہ کے غالب سے منسوب کر دی ہیں، غالب کے رنگ میں کہنا کیا مشکل ہے۔

جلیل ثقہ راوی ہیں بہ فضلہ تعالٰی وہ زندہ وسلامت، موجود ہیں، میں چاہتا ہوں کہ وہ اس روایت کی تصدیق کریں۔

تو جلیل صاحب کیا یہ تصدیق (یا تردید) آپ کی طرف سے ہوگئی؟

اور ہاں کیا آپ نے ''انشاء'' (ستمبر) میں نشستند وگفتند وبرخاستند'' پڑھا؟ خصوصاً وہ مضمون جو جناب جوش ملیح آبادی سے شروع ہوتا ہے، اور اُنھیں پر ختم۔ اگر آپ نے اُسے پڑھا ہے تو پھر اُس پر آپ کا تاثر؟

اور پھر اسی ''انشاء'' میں ایک مضمون یہ، حضرت جگر عشق کی بسم اللہ، کیا آپ ایسے مضامین پڑھ کر محظوظ ہوئے، یا بہ الفاظِ رشید احمد صاحب صدیقی ''بدحظ''؟

اردو بورڈ کے نمونہ ''لغاتِ اردو'' پر خاصی لے دے ہو رہی ہے آپ کی نظر میں یہ ہنگامہ بھی تو ہوگا، اس پر آپ کا تبصرہ ابھی نظر سے نہیں گزرا۔

تازہ ''فاران'' میں آپ کی بس ایک غزل ہی تھی، اور کچھ نہیں۔

مولانا عرشی کی طرف سے ہدیۂ سلام قبول کیجیے۔

مجنوں صاحب کو پرسوں ہی عریضہ لکھا ہے، عریضے میں آپ کا سلام۔

طالبِ دعا

عبدالمجید حیرت

آپ کی صحت اب کیسی ہے؟ کام کیجیے مگر اپنے آپ کو تھکائیے نہیں۔

(۴۰)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

جمعرات، ۱۸؍جنوری ۱۹۶۲ء

جلیل صاحب مکرم، سلام ورحمت

ابھی ابھی آپ کا لفافہ ملا، جواب ہاتھ کے ہاتھ

ماہر القادری صاحب سے جنگ اور ''سات رنگ'' سے صلح، کیا خوب، ہوسکتا ہے کہ آیندہ ماہر صاحب سے صلح ہو جائے اور ''سات رنگ'' سے جنگ ___، کہ اندازِ جہاں گاہے چنیں گاہے چناں باشد۔

''فکر ونظر'' (اپریل ۱۹۶۱ء) کے لیے اگر براہِ راست آپ ہی مدیر ''فکر ونظر'' علی گڑھ کو لکھیں تو شاید اثر ہو۔

قبول آپ کی التجا ہو تو ہو

ہماری گزارش تو رد ہوگئی (حیرت)

مالک رام کا پتا:

Mr. Malik Ram Baveja MA

Embassy of India

Brussels, Belgium

اسی طرح ''نگار'' کے لیے بھی آپ ہی کیوں نہ صاحب ''نگار'' کو لکھ دیں، ویسے لکھ میں بھی دوں گا۔

بڑی مسرت کی بات کہ آپ جگر صاحب پر لکھ رہے ہیں، اور دل کھول کر لکھ رہے ہیں۔

''مہرِ نیمروز'' کے اُس پرچے کا انتظار رہے گا، ہم تک ''مہرِ نیمروز'' ہی پہنچ جایا کرے تو غنیمت یہ رسالہ یہاں کہیں آتا بھی نہیں، ''ماہِ نو'' کی ضرورت نہیں، دیکھنے کو مل جاتا ہے، اسی طرح ''سات رنگ'' ___ ''قومی زبان'' البتہ باقاعدہ نہیں ملتا۔

میں روشؔ صاحب کو عریضہ یہاں لکھتا رہا معلوم ہی نہ تھا کہ وہ وہاں تھے، ہاں جلیلؔ صاحب، روش صاحب سے مجھے بڑا تعلق خاطر ہے وہ بھی احقر کو عزیز رکھتے ہیں، آدمی ہیں بھی تو صاحبِ محبت

آپ کے اسکول کا سالانہ جلسہ کب ہے؟ نواب صدیق علی خاں صاحب سے احقر کا پرتپاک سلام پھر کہہ دیں، اُن سے سیٹھ اسحاق سیٹھ کا پتا بھی پوچھیے گا ایک عریضہ تو لکھ ہی دوں گا حالِ حیرت پر ان حضرات کی وہ توجہات آج بھی یاد ہیں۔

پرسوں فیض الرحمٰن صاحب کا خط ملا۔ ایک افسوسناک خبر یہ کہ ان کے بڑے بھائی سراج الرحمٰن صاحب کی وفات ہوگئی، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دعا گو و طالبِ دعا

عبدالمجید حیرتؔ

پس نوشت، کبھی وقت نکال کر مولوی حامد حسن صاحب قادری مدظلہٗ سے بھی تو ملیے، پچھلے دنوں کچھ بیمار تھے، پیر کہن سال تو ہیں ہی خدا تا دیر سلامت رکھے، قادری صاحب ناظم آباد ہی میں تو ہیں۔

(۴۱)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

جمعرات، یکم فروری ۱۹۶۲ء

12.15pm

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

ابھی ابھی ڈاک سے جناب نیاز فتح پوری کا یہ خط ملا۔ ''قدوائی صاحب کو لکھ دیجیے کہ نگار کا ڈیکلریشن کراچی میں منظور ہوگیا ہے اور جنوری ۱۹۶۲ء ''اقبال نمبر'' سے اس کی اشاعت وہاں بھی شروع ہوگئی ہے، پتا یہ ہے: ادارہ ادب عالیہ، متصل ڈاک خانہ، گولی مار، کراچی، ۱۸۔ اس پتے پر مراسلہ فرمائیں''۔

مگر نیاز صاحب نے یہ نہیں لکھا کہ آیا وہ آپ کو ''نگار'' کا وہ شمارہ بھی بھیج رہے ہیں یا نہیں جس میں غالبؔ (نسخۂ قدوائی) پر تبصرہ تھا۔ میں نے تو یہی درخواست کی تھی کہ یہ شمارہ آپ کو بھیج دیں، اور اس ضمن میں آپ کا پتا بھی لکھ دیا تھا۔

آج ہی کی ڈاک سے جنوری کا ''سات رنگ'' بھی ملا، اس میں آپ کا مضمون اِسب پڑھ ڈالا، مگر پڑھ کر افسوس ہی ہوا، یہ افسوس کہ کاش حالات یہ رُخ اختیار نہ کرتے اور یہ کہ یہ قضیہ نامرضیہ پریس میں نہ آتا، آپ بھی غالباً سید ہاشمی صاحب سے صرف ایک مرتبہ ملے، اگر استعفیٰ دینے سے پہلے ایک بار اور مل لیتے تو ممکن تھا کہ بات اتنی دور نہ جاتی۔

خدا کرے ماہر القادری سے آپ کی وہ جنگ بھی صلح سے بدل جائے آپ کی زندگی کے اس قیمتی دور میں آپ کا محاذ پُرسکون ہونا چاہیے نہ کہ جنگی، اس لیے اور بھی کہ ابھی آپ کو نہ معلوم کتنا قلمی کام انجام دینا ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ ان چھوٹی موٹی جنگوں کی نذر ہو کر رہ جائے۔

آپ کے پچھلے خط کا جواب دے چکا ہوں اور اس کی رسید کا منتظر بھی ہوں ___ نواب صدیق علی خاں صاحب سے جب ملاقات ہو میرا اسلام پہنچائیں۔ نواب صاحب کا پتا بھی لکھیے اور نواب سے پوچھ کر حاجی سیٹھ اسحاق صاحب کا پتا۔

مولوی حامد حسن صاحب قادری مدظلہٗ سے ملنے کے لیے بھی ضرور کوئی وقت نکالیے، مولوی صاحب قبلہ اب لکھنے سے گھبرانے لگے ہیں، ہاتھ میں رعشے کی شکایت ہے، خدا کرے جاتی رہے اور مولوی صاحب تا دیرتن درست وسلامت رہیں۔

سردی ابھی یہاں چل ہی رہی ہے ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد سردی کی تیسری لہر۔ اس بیمار کا حال اور خراب کل کچھ دھوپ تھی آج وہ بھی نہیں، ایسے موسم میں تکلیف بڑھ جاتی ہے اور تعطل الگ لکھنا پڑھنا سب بند۔

دعا گو

عبدالمجید حیرتؔ

پس نوشت، معلوم نہیں ''تعمیر انسانیت'' لاہور بھی آپ کی نظر سے گزرتا ہے یا نہیں، اس کے دسمبر کے شمارے میں ''اسدؔ ملتانی بنام حیرتؔ'' ایک خط نکلا تھا، دو خطوط اب جنوری کے شمارے میں ہیں، خطوط ابھی اور بھی نکلیں گے۔

(۴۲)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ (مسجد پیلو)

جمعرات، ۲۲رفروری ۱۹۶۲ء

جلیل صاحب مکرم، سلام ورحمت

پرسوں کی ڈاک بڑی وزنی رہی، یکا یک ایک پارسل ملا اور پارسل میں قومی زبان، نئی قدریں، سات رنگ، آہنگ اور بیگم جلیل کا تحفۂ خاص ''ننھی پروین''......کئی دن کے مطالعے کا سامان جزاکم اللہ۔

پہلے آپ کا خط پڑھا یہ عریضہ اسی کا جواب ہے اور رسالوں کی صورت میں آپ کی نوازش کا شکریہ۔

انگریزی کا وہ ایڈریس بھی پڑھ لیا خوب ہے لیکن یہ بات بری طرح کھٹکی کہ آپ ایسے اردو کے رسیا اور ایڈریس بہ زبان انگریزی! ناطقہ سربگریباں، ارے بھائی مدنی امدنی ہی تو تھے، ماؤنٹ بے ٹن تو نہیں تھے، پھر یہ نیاز مندانہ خطاب کیا معنی؟ بابائے اردو اگر زندہ ہوتے تو اس ایڈریس کو دیکھ کر کیا کہتے:

''نئی قدریں'' اس وقت مولانا عرشی کے پاس ہے، واپس آیا اور آپ کے پاس بھیجا، آہنگ میں سیّد محمد جعفری کو بھی دیکھا، اُن کا پتا؟ خط لکھنے کو جی چاہتا ہے کہیں آپ سے ملیں تو احقر کا سلام پہنچا ئیں۔

غالب، مولانا ابوالکلام اور نیاز صاحب کی خطوط نویسی پر آپ کی رائے پسند آئی بات ہے بھی وہی جو آپ نے کہی۔

پاکستان آنے کا پروگرام القط نہیں ہے بلکہ اب تو اس ارادے کا پہلا مرحلہ، سب سے بڑا مرحلہ ہوگیا ہے پاکستانی ہائی کمشنر دہلی کے دفتر سے باضابطہ یہ اطلاع آ گئی ہے کہ ایمرجنسی سرٹیفکیٹ منظور، سفر کی مہلت ۳ رمہینے یعنی ۱۴ ارمئی تک۔ باری تعالیٰ مدد فرمائیں اور اس وقت تک اس بیمار کو اتنی سکت بھی بخش دیں کہ سفر کی مشقت جھیل لے جائے۔

بابائے اردو پر آپ کے مضمون میں ہاشمی صاحب فرید آبادی سے متعلق آپ کا لب ولہجہ بہت پسند آیا...... بڑی اونچی بات، غالب (نسخۂ قدوائی) پر تبصرہ۔ ''نگار'' اکتوبر ۱۹۶۱ء، صفحہ ۵۲

> ''جناب جلیل قدوائی غالب کے پرانے چاہنے والوں میں سے ہیں اور ان کی اس غیر معمولی چاہت کا ثبوت یہ ہے کہ انھوں نے اس انتخاب میں نسخۂ حمیدیہ کے ان بعض اشعار کو بھی لیا ہے جن کی طرف مشکل سے کسی کی نگاہِ انتخاب جاسکتی تھی۔
>
> ابتداء میں اُنھوں نے اپنے نظریۂ انتخاب کی وضاحت بھی کر دی ہے، جس سے ان کے حسنِ انتخاب اور وسعتِ نظر پر کافی روشنی پڑتی ہے۔
>
> اس انتخاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ غزلوں کی ہیئت کو بدستور قائم رہنے دیا گیا ہے''۔

تعجب ہے اور افسوس بھی کہ ارباب ''فکر ونظر'' (علی گڑھ) نے نہ مجھے جواب دیا اور نہ آپ کو رسالہ بھیجا۔ یہ اخلاق سمجھ میں نہیں آیا، شاید اس دور کے فکر ونظر کا تقاضا یہی ہے۔

کیا نواب صدیق علی خاں صاحب آپ کے جلسے میں آئے تھے؟

مولوی حامد حسن صاحب قادری مدظلہٗ سے آخر کب ملیے گا؟

مجنوں صاحب کے تازہ خط میں آپ کے لیے سلام آیا تھا۔

حیرتؔ

پسِ نوشت۔ ''تعمیر انسانیت'' اگر آپ چاہیں تو آپ کی نظر سے گزر ضرور سکتا ہے، دسمبر جنوری اور فروری کے پرچے کہیں سے لے لوا کر دیکھ لیں۔

وہ ''نگار'' نہ سہی اُس میں وہ تبصرہ اس عریضے کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں، شاید میں نے یہ نقل اس سے پہلے نہیں بھیجی۔

''ننھی پروین'' کے لیے بیگم جلیلؔ کا مکرر شکریہ، کتاب ابھی پڑھی نہیں ہے، پڑھوں''۔

(۴۳)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)
راج دوارہ متصل مسجد پیلو
بدھ، ۲۱/ مارچ ۱۹۶۲ء
(ہولی)

جلیل صاحب مکرم، سلام و رحمت

کیا آپ کو ''نئی قدریں'' واپس مل گیا، مگر اس پر آپ کو اپنی جیب سے ۱۶/ پیسے دینا پڑے ہوں گے، جن صاحب نے رسالہ پوسٹ کیا، انھوں نے اپنی دانست میں یہی بہتر سمجھا کہ ''بیرنگ'' کر دیں، اگر چہ میں ایسا نہ چاہتا تھا۔

''ماہِ نو'' فروری ۱۹۶۲ء آپ نے دیکھا؟ میں نے اب تک آپ کے دو کرم فرما ایسے دیکھے ہیں جو آپ سے شاید خدا واسطے کا بیر رکھتے ہیں، ایک یہی خاور صاحب، دوسرے خلیل الرحمٰن صاحب اعظمی، مگر دوسرے کو گرا کر اپنے آپ کو اُٹھانا غلط در غلط۔

کراچی میں جناب جوش ملیح آبادی کے اعزاز میں جو تقریبیں ہوئیں کسی میں آپ کا نام نہیں دیکھا، یا ممکن ہے مجھ سے نظر انداز ہو گیا۔

آپ کے اسکول کا پروگرام انگریزی میں کیوں تھا اب معلوم ہوا بہر حال سوچنے والوں کو سوچنا ہوگا کہ ایسی تعلیم دین سے دوری ہے یا قرب۔

باری تعالیٰ مدد فرمائیں، مگر پاکستان آنا کہیں جولائی / اگست تک ہوگا، قیام اوّل کچھ دن لاہور، پھر ان شاء اللہ سکھر۔ کراچی نہیں۔

مارچ کا ''تہذیب الاخلاق'' دیکھ رہا ہوں دو شمارے پہلے بھی دیکھے مگر یہ پتا نہ چل سکا کہ ایڈیٹر پہلے سیّد ہاشمی تھے اب عشرت رحمانی ہیں یہ کیوں؟

کیا فیض صاحب سے ملاقات نہیں ہو رہی ہے، ان کا خط نہیں آیا، حالاں کہ مجھے خط لکھے کئی ہفتے ہو گئے۔

مخدومی مولوی حامد حسن صاحب قادری، بچھرایونی مدظلہٗ سے آپ غالباً اب تک نہیں مل سکے، مگر ملیے ضرور۔

اور ہاں ماہرالقادری صاحب سے کیا آپ کی ''جنگ'' ہی رہے گی مگر ''جنگ'' سے ''صلح'' بہتر ہے۔ مئی کے ''فاران'' میں ''حیرت شملوی، اسد ملتانی کی نظر میں'' دیکھیے گا۔

یہ عریضہ آپ کے ۷؍مارچ کے کرم نامے کی رسید بھی ہے۔

والسلام
عبدالمجید حیرتؔ

(۴۴)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)
راج دوارہ متصل مسجد پیلو
منگل ۱۷؍اپریل ۱۹۶۲ء

جلیل صاحب مکرم، سلام و رحمت

آپ کا خط ۵؍اپریل، جس کا مجھے انتظار بھی تھا۔

عرشی صاحب پر آپ کے ریڈیائی تبصرے کا ردعمل مجھے بھی معلوم نہیں ملاقات ہوتی تو پوچھتا۔

آپ نے لفظ خاور سے 'ا' اور 'و' گرایا ہے میں نے صرف 'و' بہرحال یہ ذہنیت ہے بڑی تکلیف دہ۔

خلیلؔ اعظمی البتہ اس سطح تک گرے ہوئے نہیں ہیں، مگر سمجھتے وہ بھی ہیں اپنے آپ کو 'بڑی چیز''۔ یہاں استاد رشید رامپوری کا ایک شعر سنیے:

سمجھے تھے وہ اپنے کو بڑی چیز سنور کے
آئینہ جو دیکھا تو اِدھر کے نہ اُدھر کے

دو تین مہینے ہوئے ''ہماری زبان'' میں آپ کی ایک مطبوعہ تنقیدی کتاب پر خلیلؔ صاحب اعظمی کا تبصرہ نکلا تھا، اس کے لب و لہجہ میں خشونت (خصومت نہ سہی) کچھ زیادہ ہی تھی، ان اعظمی صاحب سے میں واقف نہیں۔ کیا آپ بھی نہیں؟

''افکار'' کا ''جوش نمبر'' ابھی دیکھنے میں نہیں آیا، تازہ نمبر اگر مل گیا تو اس میں آپ کا خط ضرور دیکھوں گا، پہلے یہ دیکھ لوں کہ آپ نے ماہرالقادری صاحب پر کیا اظہارِ خیال کیا ہے، پھر کچھ لکھوں، مگر میرے لیے ہے یہ مقام مشکل، مجھے آپ اور ماہرؔ دونوں عزیز ہیں۔

آپ رسالہ ''جامعہ'' بھی تو دیکھتے ہوں گے تازہ شمارے میں احقر کی ایک غزل نکلی ہے یہ غزل: ''نویدِ آمدِ فصلِ بہار ہوتا ہے''۔

ساجد میاں کو خدا خدا کر کے Pre-University کے امتحان تک پہنچایا ہے۔ اس سلسلے میں نہ صرف پچھلے سال بلکہ اس سال بھی ساجد میاں کے پرووسٹ بہادر ''ہِز ایکسیلینسی'' آل احمد سرور کے ہاتھوں جو دکھ اُٹھایا ہے ایک الگ داستان ہے۔ ان شاء اللہ کبھی پھر سہی۔

آپ کے نزدیک جلیل صاحب دستورِ ایوبی کیسا رہا؟ اور تکفیر پرویزی کیسی؟ مضائقہ نہ ہو تو آیندہ خط میں یہ مضامین بھی سہی۔

نیاز مند

عبدالمجید حیرتؔ

(۴۵)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ متصل مسجد پیلو

سنیچر، ۲؍جون ۱۹۶۲ء

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

آپ خاموش ہیں اور خاکسار مضطرب، ڈاک روز خالی جا رہی ہے جلد توجہ فرمائیں۔ خدا کرے آپ اور جملہ اہلِ خانہ بہ خیریت ہوں۔

آپ نے ''افکار'' میں ہمارے ماہر القادری صاحب کو ناحق دھر گھسیٹا، مگر ایسا ہونا نہ چاہیے تھا نجی اختلافات منظرِ عام سے دور ہی رہنا چاہئیں۔

''فاران'' کے تبصروں میں ''دوسرا رُخ'' کچھ اس لیے نہیں ہوتا کہ ماہر صاحب کو کسی کی منقصت کرنا ہوتی ہے حاشا وکلا مگر آپ نے تو ان کی ''تنقید'' کو ''تنقیص'' ہی ٹھیرا دیا ___ آپ سے اُن سے وجہِ کشیدگی معلوم نہیں نہ آپ نے کچھ لکھا نہ انھوں نے۔

جناب بدرالدین احمد کی کوئی خیر، خبر؟ ہم تو ان کی مراسلت کی فہرست میں ہیں ہی نہیں، ان کے حافظے میں ہوں تو ہوں۔

مجنوں صاحب جبلپوری کا سلام قبول فرمائیں۔

''آئینۂ حیرت'' (حصّہ اوّل) تو کلاً علی اللہ اس وقت کتابت کی منزل میں ہے ان شاء اللہ جولائی میں بازارِ ادب میں ہوگا۔ یہ سارا کام قرض کے بول بوتے پر ہو رہا ہے، خدا کرے کتاب چھپتے ہی اتنی نکل جائے کہ قرض ادا ہو جائے پھر، یا قسمت، یا نصیب۔ صفحات ۱۵۰؍ قیمت دو روپے سے زیادہ نہیں، کاش یہ ممکن ہوتا کہ اسی مجموعے کا ایک ایڈیشن پاکستان میں نکلتا مگر وہاں یہ ہمت کون کرے؟ صاحب ''نقوش'' طفیل صاحب کو ٹٹولا تھا مگر اُدھر سے کوئی جواب ہی نہ ملا۔

گرمی بلا کی پڑ رہی ہے، رات سے پہلی دو راتیں تو جاگتے ہی گزریں۔

دعا گو

عبدالمجید حیرتؔ

پسِ نوشت تازہ ''قومی زبان'' تو ابھی آیا نہیں، مگر جناب مشفق خواجہ کا ایک کرم نامہ (بلکہ محبت نامہ) آیا ہے جواب عنقریب پیش کروں گا۔

(۴۶)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)
راج دوارہ متصل مسجد پیلو
منگل، ۷؍ اگست ۱۹۶۲ء

جلیل صاحب مکرم، سلام ورحمت

آپ کا ۱۱؍ جون کا خط سامنے ہے، اُس میں ''آیئنۂ حیرت'' سے متعلق آپ کا ایک جملہ یہ تھا ''دیوان کے متعلق آیندہ خط میں''، میں جب سے اب تک اس خط کا منتظر رہا لیکن یہ دیکھ کر کہ خط نہیں آ رہا ہے اور نہ معلوم کب آئے، یہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔

''آیئنۂ حیرت'' جلد اوّل طباعت کی آخری منازل میں ہے، چھپ کر آ جائے تو ایک جلد آپ کی خدمت میں بھی پیش کروں، سارا کام جیسا کہ عرض کر چکا ہوں قرض دام پر ہے، آبرو رکھنا اور برکت عطا فرمانا خدا کے ہاتھ۔

صاحبِ ''نقوش'' کو ٹٹولا تھا کہ شاید وہ اس مجموعے کا ایک پاکستانی ایڈیشن نکالنے کی ہمت کر جائیں مگر وہ ''گول'' ہو گئے، بقول شخصے ''ان تلوں میں تیل کہاں''، تعلق بس اس قدر کہ غزل منگوالیں، چھاپ دیں اور ''نقوش'' سے نوازتے رہیں۔

مشفق خواجہ کے کرم سے ''قومی زبان'' آنے لگا ہے، یہ تحریک آپ ہی کی تھی۔

عزمِ پاک مصمم ہے مگر دہلی سے پروانۂ راہداری ہنوز نہیں آ پایا۔

عرشی صاحب کا ردِ عمل آپ کے ریڈیائی تبصرے پر معلوم نہیں ہو سکا ان سے تو ملاقات کو بھی ترس گئے کبھی آتے تو پوچھتا۔

مجنوںؔ صاحب کا خط آیا ہوا ہے، جواب لکھوں گا تو آپ کا سلام ضرور لکھ دوں گا، بدرالدین صاحب کو خدا خوش رکھے ان کی خط وکتابت میں ہمارا نام ہی نہیں۔

مولوی حامد حسن صاحب قادری مدظلہٗ سے کب ملیے گا؟ مل ہی لیجیے، خدا انھیں تا دیر سلامت رکھے، مگر ہیں وہ بھی پکے پان۔

موسم غنیمت برسات چل رہی ہے مگر بارشیں زوردار نہیں۔

آٹا دو سیر، لون تین روپے چھٹانک، ہر بازار ''چار سو بیس''
''ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے''

احقر
عبدالمجید حیرتؔ

رامپور سے ایک رسالہ ''دریچے'' نکلا ہے، اگلا شمارہ آپ کو بھجواؤں گا اس میں ''خطوط احمق مرحوم'' ملیں گے۔

کیوں ہوں نہ مغفرت کا طلبگار بھی بہت — بیمار بھی بہت ہوں گنہگار بھی بہت
سنگین ہے سزا تو کسی سے کہیں بھی کیا — یہ دیکھ کر کہ ہم ہیں خطاکار بھی بہت
اوّل تو زندگی کی کشاکش ہی الاماں — اور اُس پہ جب کوئی ہو دل آزار بھی بہت
اچھا ہوا کہ آپ الگ ہم سے ہو گئے — الفت کی ورنہ راہ تھی دشوار بھی بہت
ہم پر غرورِ عشق کی تہمت بجا مگر — ہے بے نیاز حسن کی سرکار بھی بہت
حاشا کہ اک ہمیں ہی نہیں ان کے شکوہ سنج — نالاں ہیں ان سے اُن کے طرفدار بھی بہت
اب خواب ہی سہی مگر اک دور وہ بھی تھا — جب تھا کسی کا سایۂ دیوار بھی بہت
ہے آج بھی یہی کہ جہاں کھل رہے ہیں پھول — پروان چڑھ رہے ہیں وہیں خار بھی بہت
ہے یہ بھی واقعہ کہ صداقت کے نام پر — باندھے گئے ہیں جھوٹ کے طومار بھی بہت
کچھ اہلِ قافلہ ہی نہیں مست و بے خبر — بہکے ہوئے ہیں قافلہ سالار بھی بہت
یہ تلخیِ کلام اُسی کا تو ہے جواب — ہم ان کی بات کے تھے روادار بھی بہت
اُن کی طرف جھکے تو زمانے سے کٹ گئے — ہم ان سے دل لگا کے ہوئے خوار بھی بہت
ہم زندگی سے برسرِ پیکار ہی نہیں — آلامِ زندگی سے ہیں بیزار بھی بہت
راحت کا کیا سوال کہ اس جانِ زار پر — ہے آجکل تو یورشِ افکار بھی بہت

حیرتؔ نیازمند تو ہے آپ کا ضرور
لیکن نہ بھولیے کہ ہے خوددار بھی بہت

(رامپور، ۳۱ر جولائی ۱۹۶۲ء)

(۴۷)

[پوسٹ کارڈ]

رامپور (یوپی)
راج دوارہ متصل مسجد پیلو
منگل، ۲۱؍اگست، ۱۹۶۲ء
دس بجے شب

برادر مکرم جلیل صاحب، سلام و رحمت

آپ کا ۱۴؍اگست کا مفصل کرم نامہ ___ جزاکم اللہ ___ آپ کا خط پھر سرسری طور پر پڑھتا ہوں اور دوسری بار دقت نظر سے، اس لیے اگر کاتب آپ کی تحریر کو نہ سمجھ پاتا ہو تو عجب نہیں۔

بڑی مسرت ہوئی کہ آپ کی سب اولاد اناث و ذکور (پرانی اور نئی بیگم دونوں سے) تعلیمی حیثیت سے آگے سے آگے جارہی ہے، بڑی ہی مبارک بات [کذا،] اور اسی کے ساتھ آپ کی ہمت پر آفرین کہ آپ اس سلسلے میں اتنا کچھ خرچ برداشت کررہے ہیں، اب مجھے ایک مشورہ دیجیے اور جلد، ہمارے ساجد میاں یہاں علی گڑھ سے PUC سے فارغ ہورہے ہیں، اُن کا آیندہ داخلہ پاکستان میں چاہتا ہوں، وہاں داخلے کے یہی ایام ہیں، اس فکر میں ہوں کہ اگر دہلی کے پاکستانی دفتر سے انھیں ایک الگ پروانۂ راہداری (E.C) مل جائے تو میں اپنے سے پہلے انھیں پاکستان بھیج دوں تو کیا انھیں کراچی یونیورسٹی میں B.Sc فرسٹ ایئر میں داخلہ مل جائے گا؟ کیا آپ اس سلسلے میں کچھ سعی و سفارش فرماسکیں گے؟ وقت تنگ ہے اس لیے یہ عریضہ جہاز سے بھیج رہا ہوں، آپ بھی ہوائی ڈاک ہی سے جواب مرحمت فرمائیں۔ ساجد میاں Supplementry میں آئے تھے، یہ امتحان اب ۹؍اگست کو ختم ہوا، نتیجہ ان شاء اللہ کامیابی ہی ہوگا، اس چکر میں دیر لگی، ورنہ میں آپ کو پہلے سے لکھتا۔

۲۔ ''العلم'' آ نہیں رہا ہے، ''بصائر'' ابھی ملا نہیں، ملے تو آپ کے مضمون سے مستفید ہوں۔

۳۔ ''آئینۂ حیرت'' پر اپنا مقدمہ ضرور لکھ رکھیے، ''آئینۂ حیرت'' (حصہ دوم) کی اشاعت کے وقت کام آئے گا آپ نے مقدمہ لکھنے کے لیے کہا ضرور تھا، مگر وہ تو ۱۵؍برس کی پرانی بات ہے۔ ''آئینۂ حیرت'' (حصّہ اوّل) کا پاکستانی ایڈیشن بھی ذہن میں رکھیے۔ شاید یہ زود یا بدیر عملی صورت اختیار کرجائے۔

۴۔ مرسلہ غزل بے کم و کاست حیرتؔ کا حال ہے آپ کو کی دنیا اور ہے میری دنیا اور، اور وہ ہر طرح آزمائش ہی آزمائش ہے۔
وہ غزل اگر اشاعت کے لیے دیں تو ''ہم قلم'' کو دیں بشرطیکہ وہ اسے شائع کرنا پسند کریں اور کہیں نہ دیں۔

''دریچے'' رامپور شاید آپ کو نہیں ملا، ورنہ آپ لکھتے، میں نے آپ کا پتا تو ان حضرات کو دے دیا تھا، خیر، دوسرا شمارہ دیکھیے گا اور اُس میں ''خطوطِ حضرت احمقؔ مرحوم بنام حیرتؔ'' یہ شمارہ ابھی نکلا نہیں ہے، نکلنے والا ہے، رسالہ ابھی کچھ ایسا وقیع تو نہیں مگر، خیر۔
''آئینۂ حیرت'' (حصہ اوّل) ابھی پریس میں ہے۔ ایک آنچ کی کسر۔

بدرالدین صاحب کو میں تو ابھی بھول جانے کے لیے آمادہ نہیں وہ حیرتؔ کو بھولیں تو بھول جائیں۔

مخلص

عبدالمجید حیرتؔ

(۴۸)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ متصل مسجد پیلو

جمعہ، ۲۴؍اگست ۱۹۶۲ء

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

۲۱؍اگست کے ہوائی ڈاک کے عریضے کے بعد آج ہوائی ڈاک سے ایک عریضہ اور۔

''کیوں ہوں نہ مغفرت کا طلب گار بھی بہت'' ___ میں نے یہ غزل جب کہی تو عرش صاحب ملسیانی کو بھی بھیج دی تھی، مگر یہ بھی لکھ دیا تھا کہ غزل صرف ان کے لیے ہے اشاعت کے لیے نہیں، ...... مگر ابھی ابھی ان کا یہ کارڈ ملا ___ آپ کی غزل موصول ہوئی شائع ہو جائے گی اطلاعاً عرض ہے''۔

اندریں صورت آپ یہ غزل ''ہم قلم'' کو نہ دیں اور اگر دے دی ہو تو وہاں اس کی اشاعت روک دیں ''معاوضہ'' یا ''اعزازیہ'' ایک ہی جگہ سے ہونا چاہیے، دوسرے غزل بھی ایک ہی جگہ چھپنا چاہیے، دو جگہ نہیں، اس کے باوجود کہ بھارت اور پاکستان دو الگ الگ ریاستیں ہیں۔

اور سنیے پرسوں انجمن ترقی اردو بورڈ پاکستان سے میرے ایک مخلص کرم فرما قیصر صاحب مرادآبادی کا خط آیا انھوں نے یہی غزل ''اردونامے'' کے لیے الگ کر لی ہے۔ چناں چہ میں نے فوراً انھیں لکھا کہ ایک خط لکھ کر آپ سے پوچھ لیں اور آج تو عرش صاحب کا یہ خط آچکا ہے کہ غزل ''آجکل'' میں نکلے گی اس کے بعد یہ گنجائش ہی نہیں رہتی کہ یہی غزل ''ہم قلم'' یا ''اردونامے'' میں نکلے۔

یہاں تک لکھ پایا تھا کہ آپ کے بھیجے ہوئے ''بصائر'' اور ''العلم'' بھی مل گئے ...... اس کرم کا شکریہ اور بہت شکریہ۔

ساجد میاں PUC پاس ہو گئے مگر بدقسمتی سے ڈویژن تھرڈ ہے۔ داخلے کی فکر پاکستان میں ہے آج گھبرا کر دہلی بھیجا ہے کہ دہلی کے پاکستانی دفتر جائیں اور وہاں عرض معروض کر کے اپنے لیے ایک علیحدہ ایمرجنسی سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی کوشش کریں، دیکھیے کیا نتیجہ نکلتا ہے اس دفتر نے اب تک ہمارا ایمرجنسی سرٹیفکیٹ بھی نہیں بھیجا، دو ڈھائی مہینے سے خاموش ہیں، میں سب شرائط پوری کر چکا، سرٹیفکیٹ ٭٭٭ [ناخوانہ] تحریری وعدے دے چکے ہیں مگر نہ معلوم کیوں خاموش ہیں۔ بیوی صاحب سکھر رہنا چاہتی ہیں تو کیا

سکھر میں ساجد میاں کا داخلہ ہو سکے گا۔ یا پھر کراچی میں۔ خدا کرے ایسا ہو سکے۔

اوران کا ایک سال ضائع ہونے سے بچ جائے۔ حالات یہ ہیں اور پیچیدہ باری تعالیٰ مدد فرمائیں۔

آپ کے جواب کا منتظر

عبدالمجید حیرتؔ

(۴۹)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

رامپور (یوپی)

راج دوارہ متصل مسجد پیلو

بدھ، ۱۲؍ستمبر ۱۹۶۲ء

جلیل صاحب مکرم، سلام ورحمت

آپ کا ۲۹؍اگست کا کرم نامہ ___ جزاکم اللہ

ہمارے ساجد میاں کراچی پہنچ چکے ہیں، آپ کا پتا انھیں نوٹ کرا دیا تھا، اور ہدایت کردی تھی کہ آپ سے بھی ملیں، ابھی ان کے کراچی پہنچنے کا تار ہی آیا ہے خط آتے آتے آئے گا۔

PUC سے مراد Pre University Course، تعجب ہوا کہ وہاں اس اصطلاح سے کوئی واقف نہیں، یہاں اب یہ Inter H.S کا بدل ہے ایک سال کا کورس ___ بی اے کے لیے تین سال۔

ساجد میاں علی گڑھ پھر ایک مرتبہ اپنا اسکول اور کالج کا سرٹیفکیٹ لینے گئے تھے لیکن دفتری گھس گھس سے تنگ آکر واپس چلے آئے، اس لیے اور بھی کہ سفر کی میعاد نکلی جارہی تھی، کالج والوں نے وعدہ کیا تھا کہ آپ جائیے، ہم ڈاک سے بھیج دیں گے، مگر آج تک نہ بھیج پائے، میں وہاں بار بار لکھ رہا ہوں مگر یہ درست جواب بھی تو نہیں دیتے اس سلسلے میں اُن کا -/15 کا مطالبہ تھا۔ ۳۰؍اگست کو بذریعہ تارمنی آرڈر وہ بھی بھر دیا گیا تھا، اس اخلاق کا کیا علاج؟ اب یہ دعا کر رہا ہوں کہ وہاں داخلہ مل جائے، اور اس اعتبار پر مل جائے کہ سرٹیفکیٹ بھی آرہے ہیں۔

پاکستانی پروانہ راہداری ہمیں بھی مل گیا ہے، مگر اس میں میعاد کچھ نہ تھی چناں چہ توسیع کے لیے واپس بھیجنا پڑا، ساجد میاں کو آگے بھیج دینے کے بعد ہم بھی ان شاءاللہ آخر اکتوبر یا شروع نومبر تک عازمِ پاک ہوں گے مہم بہت سخت ہے بہت سے مسائل فیصلہ طلب باری تعالیٰ مدد فرمائیں اور آسان۔

آج کل کچھ مرحوم احباب وارباب قلم کے خطوط صاف کر رہا ہوں اور ایڈٹ۔ ایک کام یہ بھی کر رکھوں کسی وقت اگر چھپوانے کی صورت نکلے تو مسودہ تیار رہے۔

’’آ ئینۂ حیرت‘‘ جلد بندی کی منزل میں ہے۔

دُعا گو

عبدالمجید حیرتؔ

(۵۰)

[پوسٹ کارڈ]

۸۶ ے

رامپور (یوپی)

راج دوارہ متصل مسجد پیلو

پیر، ۲۲؍اکتوبر ۱۹۶۲ء

مغرب وعشاء

برادر مکرم جلیل صاحب، سلام ورحمت

کل آپ کا محبت نامہ ملا، محبت نامہ اس لیے کہ اس میں آپ نے ’’آ ئینۂ حیرت‘‘ کو محبت ہی محبت کی نظر سے دیکھا، ادھر جب میں نے اسے پڑھا تو بے اختیار آنسو نکل پڑے۔ یہ آپ کے اخلاص ومحبت کا اثر نہیں تھا تو اور کیا تھا؟ کرم کردی الٰہی زندہ باشی، ’’آ ئینۂ حیرت‘‘ پر بعض دوسرے احباب نے بھی محبت بھرے خطوط لکھے مگر آپ نے تو کمال ہی کر دیا:

سوداؔ جو ترا حال ہے اتنا تو نہیں وہ
کیا جانیے تو نے اُسے کس حال میں دیکھا

آپ سے اس شعر کے سوا اور کیا کہوں، خیر ایک نظر تو یہ تھی لیکن کیا مضائقہ اگر ایک نظر خالص تنقیدی بھی ہو جائے، اور پھر وہ ’’ہم قلم‘‘ یا کسی دوسرے رسالے میں شائع بھی ہو جائے، آپ پہلے بھی اس گنہگار کی شعری کاوشوں پر کچھ لکھنا چاہتے تھے سو وہ جب نہیں اب سہی، بہ شرط یہ کہ آپ کے پاس اتنا وقت ہو، اور طبیعت آمادہ۔

آپ نے ایک جگہ جس ’’عروضی سقم‘‘ کو دیکھا وہ احقر کی بھول ہے۔ سقم وقم کچھ نہیں، ___ دوسری جگہ بہ سلسلۂ ’’شہباز‘‘ مقصود صرف چراغِ حسن حسرتؔ مرحوم کی یاد تھی اور کچھ نہیں، رہا ابہام، تو اُسے آپ Sillol Equy [کذا: Soliloquy ہونا چاہیے۔ ش۔ الف] کیوں نہ قرار دے لیں، اس گنہگار کی بیماری کا یہ طویل دور اوّل سے آخر تک (حالاں کہ ’’آخر‘‘ ابھی معلوم نہیں) اندوہناک ہی اندوہناک ہے یہ غم جہاں تک اشعار سے ٹپک پڑا ہے وہیں تک رہنے دیجیے، لطف اجمال میں زیادہ ہے تفصیل میں نہیں۔

آخرِ خط میں آپ کے اشعار پڑھ کر بہت محظوظ ہوا، آپ کی نظر میں شعر حیرتؔ جو کچھ بھی ہو میرا خیال تو یہ ہے کہ یہ شاعری کچھ مجذوبانہ قسم کی شاعری ہے اور جگہ جگہ کچی، اس کے برعکس آپ کی غزل یا عروج صاحب زیدی بدایونی کی غزل اس سے کہیں زیادہ

مربوط ہے اور مضبوط اور تغزل سے بھر پور۔

اور لیجیے آج آپ کی طرف سے دوسرا تحفہ بھی مل گیا۔ ہم قلم، ماہِ نو، قومی زبان اور العلم___ کرم ہی کرم

ساجد میاں کا دو ہفتے سے خط نہیں، خط لکھنے میں بہت سست ہیں اور ایسے ہی ملنے ملانے میں بہر حال کسی اچھے کالج میں داخلہ مل گیا ہے ہوسکتا ہے کہ پڑھنے پڑھانے میں زیادہ مصروف ہوں ویسے بھی کراچی میں نو وارد ہیں اور اجنبی کہیں جاتے آتے ہچکچاتے ہی ہوں گے۔

عزمِ پاک ان شاء اللہ وسط نومبر تک، قیام کا ارادہ سکھر، باری تعالیٰ مدد فرمائیں۔

طالبِ دُعا

عبدالمجید حیرتؔ

(۵۱)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

پرانا سکھر

پیر، ۱۷ر دسمبر ۱۹۶۲ء

گیارہ بجے صبح

(کل بوندا باندی آج مطلع صاف)

برادر مکرم جلیل صاحب، سلام و رحمت

خاکسار حیرتؔ، آٹھ دن سے وارد سکھر بیوی صاحب کے ماموں صاحب کا مہمان اور پر زنان خانے میں بند، معمولات سب درہم برہم کاروبار حیرت معطل، نزلے میں گرفتار، آزار پہلے سے زیادہ، دعائیں مانگ رہا ہوں کہ خدا جلد کوئی گوشۂ عافیت دے دے، ابھی یہ طے نہیں کہ مستقل قیام کہاں ہوگا لیکن کراچی تو بڑی جگہ ہے بے حد گراں، مکان نایاب، اور وہاں مجھ ایسے غریب کا گزرنا ممکن، اس لیے میرے نزدیک سکھر بہتر ہے، لیکن میں تو اب ایک ضمیمہ ہوں، میرے علائق مجھے جہاں لے جائیں، وہاں جانے پر مجبور، بہر حال مشیتِ الٰہی، سکھر تک کھینچ لائی، آئندہ جو حال ہو، اور حشر، مگر خدا کرے بہتر ہو۔

اس سفر و مسافرت میں آزار بڑھ گیا، رامپور میں ٹب باتھ جاری تھا وہ اب موقوف ہے، یہاں ابھی اس کا موقع ہی کہاں اپنا گھر در ہو تو وہ بھی ہو۔

جب سے واردِ پاکستان ہوں (اور لاہور یکم دسمبر کو آ گیا تھا) ہندوستان سے ایک خط نہیں ملا، اللہ یہ ڈاک کا انتظام۔ **اِنّا للّٰہِ ثُمّ اِنّا للّٰہ۔**

بہ ظاہر ابھی سکھر ہی ہوں، آپ یہیں خط لکھیے ، پتا یہ ہے، حیرتؔ۔معرفت جناب محمد یوسف صاحب جھالا واڑی، مکان نمبر ۱۵۵/۱اے، (بالائی منزل)، گلی بھاٹیہ، نزد ڈاک خانہ، پرانا سکھر، (سندھ)

آپ کا پتا یادداشت سے لکھا ہے خدا کرے صحیح ہو اور خط آپ تک پہنچ جائے (Old Sukkur (Sindh

طالبِ دعا

عبدالمجید حیرتؔ

ماہرالقادری صاحب کا کرم کہ انھوں نے تازہ ''فاران'' بھیج دیا۔

(۵۲)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

پرانا سکھر

جمعہ، ۲۱/ دسمبر ۱۹۶۲ء

سرِ شام

برادرِ عزیز و مکرم، سلام و رحمت

آپ کا خط ۱۹/دسمبر (لفافہ) ___ جزاکم اللہ

خدا کرے یہ عالم مسافرت جلد ختم ہو اور کوئی زاویۂ عافیت نصیب قیام کے لیے میری نظر تو سکھر ہی پر ہے، آیندہ مشیتِ الٰہی ملاقات ان شاء اللہ کبھی نہ کبھی ضرور ہوگی۔

آپ کے اس خط سے معلوم ہوا کہ آپ آج کل انجمن ترقی اردو پاکستان سے وابستہ ہیں، مبارک، یہ بھی آپ کی جواں ہمتی کی دلیل ہے کہ ریٹائر ہو جانے کے بعد بھی اتنا کچھ کیے جا رہے ہیں، خدا آپ کی مساعی کو مشکور فرمائے۔

زحمت نہ ہو تو ''کتابی دنیا''، ''ساقی''، ''انجم'' اور ''نگار'' کے دفاتر کو ٹیلیفون پر میرا سکھر کا پتا نوٹ کرا دیں مجھے یہ پتے یاد نہیں، ورنہ براہِ راست لکھتا پتے میرے پاس ہیں مگر نہ معلوم کس سامان میں بند ہیں ___ ''کتابی دنیا'' کا مجھے وہ پرچہ چاہیے، جس میں ''آئینۂ حیرت'' پر تبصرہ نکلا ہے۔ ''نگار'' رامپور میں صرف ایک پرچہ ملا، اور وہ ستمبر کا پرچہ تھا، اب ''نگار'' اکتوبر، نومبر اور دسمبر مطلوب ہے۔ آپ جناب نیازؔ سے کہیں گے تو وہ ضرور توجہ فرمائیں گے۔

پڑھنے کے لیے ''فاران'' کے بعد ایک پاکستانی نادیدہ مخلص دوست ہی کی طرف سے آج دو پرچے ''اردو ڈائجسٹ'' (اکتوبر تا دسمبر) ملے، وہ بھی سمجھیے کہ دیکھ ڈالے۔

ہندوستان سے ابھی کچھ ملا نہیں، کل ''تحریک'' کو لکھوں گا کہ پرچہ اب یہاں بھیجیں۔ ''آج کل'' تو اعزازی اب ملتا ہی

نہیں، ہاں عرش ملسیانی دہلی میں آ ملے تھے وہ اور ان کے اسسٹنٹ سیّد مظفر شاہ

احقر

حیرت

(۵۳)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

پرانا سکھر

منگل، ۲۵؍دسمبر ۱۹۶۲ء

ایک بجے دن۔

آسمان کچھ ابر آلود

جلیل صاحب مکرم، سلام و رحمت

آج کی ڈاک ___ ماہ نو، ہم قلم اور قومی زبان، آپ کا کرم ___

صدق جدید کے پرچے محمد آباد (ضلع رحیم یار خاں) کے ایک نادیدہ مخلص دوست [سیّد انیس شاہ] جیلانی صاحب کی نوازش، ___ اور خطوط میں دہلی سے لالہ دوارکا داس، شعلہ لکھنؤ سے حکیم عبدالقوی صاحب (صدق جدید) محمد آباد سے جیلانی صاحب اور کراچی سے لطیف الرحمٰن صاحب صدیقی۔ یہ کچھ دیکھ کر اور پاکر جی خوش ہو گیا۔ [کیا آپ کے بھیجے ہوئے رسالے کسی کے ہاتھ آپ کو واپس بھیجے جائیں؟]

۳۰؍نومبر کے صدق جدید میں ''آئینۂ حیرت'' پر تبصرہ بھی تھا، ___ صرف ایک سطر مگر جامع و مانع، مولانا حضرت کا یہی بہت بڑا کرم ہے۔

کراچی سے ساجد میاں آئے ہوئے ہیں، اور منجھلی بیٹی (فرو) مگر مسرت کچھ اُدھوری رہی، اور وہ اس لیے کہ ابھی اپنا نہ گھر ہے نہ در، کراچی میں گزر بسرِ دست نظر نہیں آتا، وہاں مکان ایک پرابلم، اس کے یہ معنی ہیں کہ ابھی یہیں رہنا ہوگا، چناں چہ اس فکر میں ہوں کہ کوئی موزوں مکان مل جائے ___ ایسا مکان جہاں بیٹی اور داماد بھی ساتھ رہ سکیں مگر کرائے یہاں بھی خدا کی پناہ -/50,-/40 سے کم نہیں مکان عام طور پر ہندوانہ، بیٹھک ندارد خدا کرے یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے اور ہو جائے تو کاروبارِ حیرت تھوڑا بہت جاری ہو۔

کراچی میں مکان کی فکر آپ بھی رکھیں، ویسے میں نے فیض الرحمٰن صاحب کو بھی لکھا ہے، وہ بھی کچھ نہ کچھ دوڑ دھوپ کر رہے ہوں گے۔

ایک عریضہ اس سے پہلے لکھ چکا ہوں ملا ہوگا توجہ اس پر بھی فرمائیں۔

حاجی صاحب کھوریہ کا کرم نامہ آیا تھا، جواب پیش کر چکا ہوں آج ہی ایک عریضہ مجنوںؔ صاحب کو بھی لکھا ہے۔

میں جہاں مہمان ہوں وہاں بچہ بچہ صاحبِ محبت ہے لیکن مکان چوں کہ مردانہ نہیں ہے اس لیے نہ تخلیہ ہے نہ ملنے ملانے کی سہولت، خیر۔

دعا گو

حیرتؔ

پسِ نوشت: یہ ترقی اردو بورڈ (جوش صاحب ملیح آبادی) بھی تو آپ ہی کے آس پاس ہوگا، سہولت ہو تو جوش صاحب تک میرا اسلام پہنچائیں، وہیں ایک قیصر صاحب مراد آبادی بھی ہیں، سلام ان تک بھی پہنچا دیں، قیصر صاحب کا پتا مجھے یاد نہیں، آپ بتائیں تو میں انھیں عریضہ لکھوں۔

(۵۴)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

پرانا سکھّر

بدھ ۲؍جنوری ۱۹۶۳ء

2.45pm

جلیل صاحب مکرم، السلام علیکم

تاریخ تو یاد نہیں، مگر اس سے پہلے بھی ایک عریضہ لکھ چکا ہوں، آپ کے بھیجے ہوئے ''ہم قلم''، ''ماہِ نو'' اور ''قومی زبان'' کی رسید کیا وہ عریضہ آپ کو نہیں ملا، اگر ملا ہے تو جواب کا منتظر ہوں۔

اُمید ہے کہ آپ نے جناب جوشؔ، جناب نیازؔ فتح پوری اور قیصر صاحب مراد آبادی تک سلامِ حیرتؔ پہنچا دیا ہوگا قیصر صاحب کا پتا بھی لکھیے، تاکہ میں انھیں عریضہ لکھ سکوں پتا مولوی حامد حسن صاحب قادری بچھرایونی مدظلہٗ کا بھی مطلوب ہے ویسے میں نے آج انھیں ایک عریضہ لکھ دیا ہے مگر پتا صحیح صحیح یاد نہ تھا اس لیے خط خدا جانے انھیں ملے یا نہ ملے۔

اتنے دن سکھّر رہ کر یہ اندازہ ہوا کہ یہاں آرام ہے مگر کام نہیں، کراچی میں کام ہے مگر مکان نہیں، مجھے کام چاہیے، اس لیے خدا کرے کراچی ہی میں جلد کوئی گوشۂ عافیت نصیب ہو جائے اور ہو جائے، تو موجودہ تعطّل دور ہو یہ تعطّل تو اب بہت گراں گزر رہا ہے مکان کے لیے معلوم نہیں ہمارے فیض بھائی کیا کر رہے ہیں؟ اس سلسلے میں ان کا ایک خط تو آیا مگر پھر نہیں۔

دیکھنے کے لیے نومبر؍دسمبر کا ''نگار'' یہیں مل گیا، اکتوبر کا ''نگار'' جناب نیاز فتح پوری ارسال فرمائیں۔

دعا گو
حیرتؔ

(۵۵)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

پرانا سکھر۔ جمعہ (شب برأت)
۱۱رجنوری ۱۹۶۳ء، ۱۱ر بجے صبح

جلیل صاحب مکرّم، سلام و رحمت

ابھی ابھی آپ کا خط ملا۔ ۱۰رجنوری کا خط۔ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ آپ کا یہ کارڈ کس تاریخ کے عریضۂ حیرت کا جواب ہے، ___ غالباً ۲رجنوری کے خط کی رسید، اس دوران میں مجھے ''قومی زبان'' (دسمبر) تو ضرور ملا، مگر ''کتابی دنیا'' کا وہ شمارہ نہیں، جس میں آئینۂ حیرت پر تبصرہ تھا، اس شمارے کے لیے میں نے آج برنی صاحب کو لکھا ہے، ''کتابی دنیا'' کا پورا پتا یاد نہیں، جتنا یاد تھا لکھ دیا۔

''العلم'' کا ایک پرچہ جس میں آپ کا مضمون تھا، مجھے لاہور میں ملا تھا، جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے اس کی رسید بھیج دی تھی، اور اس پر اپنا تاثرّ بھی، مگر اب یاد نہیں کہ وہ کیا تھا۔

''کام'' سے مراد کراچی میں بسراوقات کے لیے کچھ پیدا کرنا ہے، مثلاً کسی انگریزی کتاب کی، کسی علمی ادارے سے اُردو میں ترجمے کی خدمت، کسی کتاب کی پروف ریڈنگ، ریڈیو پر کبھی کبھی کوئی غزل، کوئی ٹیوشن وغیرہ۔ مگر یہ تو جب ہو جب کراچی میں رہنے کی جگہ ملے۔ خیر، کبھی تو ملے گی، مجھے آپ کا وہ خط نہیں ملا، جس میں ''ترقی اردو بورڈ'' کا پتا ہوگا، شاید آپ کے توسط سے میرا اسلام جناب جوشؔ ملیح آبادی، اور قیصر صاحب مراد آبادی تک نہیں پہنچا، اگر پہنچ گیا ہوتا، تو کم از کم قیصر صاحب تو ضرور خط لکھتے، ''نگار'' والوں سے رسم نہ سہی، مگر وہاں ٹیلیفون تو ہوگا، آپ کہیں سے ٹیلیفون ہی کر دیتے۔

''قومی زبان'' میں ''غالب کانفرنس'' پر آپ کا تبصرہ دیکھا، احقر کے نزدیک تو غالب بدرجۂ غالب دماغی شاعر تھے، دل کے شاعر، کبھی کبھار، میرؔ اپنی 'پرگوئی سے الگ' البتہ دل ہی دل کے شاعر تھے۔ اقبالؒ دل و دماغ دونوں ___ یہ رُتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا۔

دعا گو
حیرتؔ

(۵۶)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

پرانا سکھّر

جمعرات، ۲۸ر فروری، ۱۹۶۳ء

۱۱ بجے صبح، موسم کھلا

جلیل صاحب مکرم، سلام و رحمت

یہ عریضہ آپ کے ۲۳ر فروری کے کرم نامے کی رسید ہے۔

روزے کی برکتیں روزہ داروں کا حصہ ہیں، یا حق، مگر یہ بیمار اس فہرست میں برسوں سے نہیں، نہ معلوم اس محرومی سے نجات کب ملے گی۔

''قومی زبان'' (۱۵ر جنوری یکم فروری) مل گیا، آپ کا کرم آپ کا احسان۔ ''العلم'' کی ضرورت اس لیے نہیں کہ یہیں ایک کرم فرما کی عنایت سے مل جاتا ہے۔ آپ کا بھیجا ہوا وہ ''کتابی دنیا'' بھی مل گیا تھا۔

دو ہفتے سے پھر زیرِ علاج ہوں، ڈاکٹری علاج کل تک ۱۱۴ انجیکشن لگ چکے دو تین قسم کی دوائیں بھی چل رہی ہیں اور روغن زیتون سے ٹانگوں کی مالش بھی قدرے قلیل فائدہ بھی ہے خدا کرے اور بڑھے اور بڑھے۔

اس عید پر ساجد اور بڑی اور منجھلی بیٹیاں اور داماد سب سامنے تھے یہ اور بات ہے کہ حبیب تنگ ہے بہت تنگ، پنشن کے لیے AGPR کو امروز فردا میں درخواست بھیجنے والا ہوں، اور اس کی ایک نقل بدرالدین احمد صاحب کو اب کچھ دن سے بدرالدین صاحب سے ربط قائم ہے اور ان کا یہاں تک کرم کہ پنشن تو جب ملے گی ملے گی انھوں نے مجھے دو سو روپے اپنے پاس سے بھیج دیے تھے۔

مستقل قیام کے لیے کراچی ہی بہتر ہے، سکھر کی گرمی بیوی صاحب شاید ہی برداشت کر پائیں، ابھی سے گھبرا رہی ہیں، خدا کرے کراچی کے احباب کی کوشش سے وہاں جلد کوئی مکان مل جائے، اور مل جائے تو یکسوئی نصیب ہو ابھی تک کاروبارِ حیرت سب معطل ہی ہے۔

مجنوں صاحب کا سلام قبول فرمائیں۔

دعا گو

حیرتؔ

پتا۔ حیرتؔ، معرفت جناب محمد یوسف صاحب جھالاواڑی

مکان نمبر A/۱۱۵۵ (بالائی منزل)، گلی بھاٹیہ

نزد ڈاک خانہ، پرانا سکھّر (سندھ)

(۵۷)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

پرانا سکھر

جمعرات، ۱۴؍ مارچ ۱۹۶۳ء

۱؍ بجے دن

جلیل صاحب مکرم، سلام و رحمت

آپ کے تازہ کرم نامے کی رسید، ''العلم'' مل گیا، حضرتِ جگر پر آپ کے مضمون کی یہ دوسری قسط تھی لطف ہی لطف خاصے کی چیز۔

''قومی زبان'' پہلے بھی ملا تھا، اب پھر ملا، اس کرم کا بھی دلی شکریہ۔

کبھی فرصت ہو اور جی چاہے تو حیرتؔ پر بھی اپنا تاثر لکھ ڈالیں، اس بارے میں اپنا احساس یہ ہے کہ:

حیرتؔ ان کے لطف و کرم سے

ہیں محروم ہمیں کچھ اب تک

اور ہاں آخر آپ نے بھی پوچھ ہی لیا کہ مکان کے نفر کے لیے چاہیے مگر شاید میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ ہم کل چار نفر ہیں، زیادہ سے زیادہ پانچ مکان میں کم سے کم دو کمرے تو ہوں اور بجلی پانی ___ کرایہ -/70-75 سے زیادہ گوارا نہ ہو سکے گا اور وہ بھی پیشگی نہیں ماہ بماہ پھر وہ بھی میں کچھ پیدا کر کے ہی دے سکوں گا وہ ٹیوشن سے ہو یا کسی ادبی خدمت کی راہ سے، لیکن ظاہر ہے کہ وہ بھی وہاں آجانے پر کچھ صبر کے بعد ہی مل سکے گا ___ خدا کرے یہ مشکل اب تو حل ہو جائے، موجودہ تعطل اور خانہ بدوشی سے بہت تنگ آ چکا ہوں اب تو ایک ایک دن بھاری ہے کیا خبر تھی کہ یہ عبوری دور اتنا طویل ہو جائے گا۔

دعا گو

عبدالمجید حیرتؔ

معرفت جناب محمد یوسف صاحب جھالا واڑی

مکان نمبر ۱۱۵۵/A (بالائی منزل)، گلی بھاٹیہ

نزد ڈاک خانہ، پرانا سکھر (سندھ)

(۵۸)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

5/8, Bizarta Line, Karachi 4

سنیچر، ۱۳؍ اپریل ۱۹۶۳ء

جلیل صاحب مکرم۔ السلام علیکم

کراچی وارد ہوں اوراوپر کے پتے پرلطیف الرحمٰن صاحب صدیقی کے یہاں مقیم تا آنکہ بہ تائید ایزدی کوئی گھر در مل جائے۔

صدیقی صاحب ہی کی بدولت کل شام جناب واحدی[1] کے یہاں تھا، اس پروگرام میں آپ بھی شامل تھے مگر راستے ہی میں اتنی دیر ہوگئی کہ آپ تک نہ پہنچ سکا۔ یہ تمام سفر کار سے ہوا اور کار ایک صدیقی صاحب نے اپنے کسی دوست سے لے لی تھی کار نہ ہوتی تو ''بس وغیرہ تو میرے بس سے باہر کی بات تھی، بہرحال آپ سے ملنے کو جی بہت چاہتا ہے لیکن اب آپ ہی کوئی فرصت نکال کر کسی دن آملیں، تو سبحان اللہ۔ مضائقہ نہ ہو تو اپنی آمد کی اطلاع پہلے سے ایک کارڈ لکھ کر دے دیں تا کہ اگر کوئی صاحب مجھے کہیں لے جاتے ہوں تو میں اُس وقت نہ جاؤں۔

نیازمند

عبدالمجید حیرتؔ

(۵۹)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

عبدالمجید حیرتؔ، کمرہ نمبر ا

درگاہ حضرت شاہ عبداللہ صاحب بخاریؒ

کلفٹن کراچی (نمبر آپ معلوم کرلیں)

جمعہ، ۲۶/اپریل ۱۹۶۳ء

۱۰/بجے صبح

جلیل صاحب مکرّم۔ السلام علیکم

میں پرسوں شام سے یہاں وارد ہوں، یہاں آنا بھی مقدر تھا سو ہوا یہاں یہ تو معلوم ہے کہ پڑھانا ہے مگر ابھی یہ معلوم نہیں کہ کسے پڑھانا ہے کیا پڑھانا ہے اور کب، پیسے تو جب ملیں گے، جب یہ سلسلہ شروع ہو جائے، اور اس پر ایک مہینہ گزر جائے۔

یہ جگہ خوش منظر ہے اُس پر سمندر مگر چوں کہ الگ تھلگ ہے اس لیے حیرت سے ملنے کوئی ارادہ کر کے ہی آئے گا خدا کرے رہنے کے لیے کوئی جگہ اندرونِ شہر ہی مل جائے کوشش یہ بھی ہو رہی ہے، خدا کامیاب کرے۔

آج جمعہ ہے صدیقی صاحب جناب واحدی کے یہاں آئے ہوں گے میں اُنھیں ''آئینۂ حیرت'' دے آیا تھا، کہ آپ تک پہنچا دیں اور وہ Keyno Year Insurance Knowledge جس پر میں موجودہ حالات میں کوئی محنت نہیں کر سکا مگر برادر مکرم کوئی کام دینا ہی ہو تو اتنا آسان دیجیے کہ Off hand بھی ہو سکے، مجھ غریب کے پاس تو یہاں کوئی معمولی ڈکشنری بھی نہیں، رام پور

میں مانگے تانگے کا اُجالا تھا سو وہ وہیں ختم ہوا۔

آپ نے مجھے ''العلم'' دیا تھا میں نے اسے بھی واپس کیا ہے یہ رسالہ آپ مجھے سکھّر بھیج چکے تھے سکھّر سے واپس یہاں مل گیا۔

جناب واحدی کی خدمت میں ہدیۂ سلام یہاں آ کر تو آپ سے اور مولانا واحدی سے فاصلہ اور بڑھ گیا مگر خیر، ایں ہم اندر عاشقی...

دعا گو

عبدالمجید حیرتؔ

(۶۰)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

پتا کمرہ نمبرا، درگاہ حضرت سیّدعبداللہ شاہ غازی بخاریؒ

کلفٹن، کراچی

بدھ، یکم مئی ۱۹۶۳ء

جلیل صاحب مکرم، السلام وعلیکم

میں ۲۴؍ سے یہاں ہوں، آپ کا ۲۶؍اپریل کا کارڈ صدیقی صاحب کے یہاں پہنچا، پڑا رہا، اور مجھے آج ملا، صدیقی صاحب آئے تھے یہ اور دوسرے خطوط بھی لیتے آئے۔

انشورنس کے وہ ضوابط میں صدیقی صاحب کے سپرد کر آیا تھا، اور کہہ آیا تھا کہ وہ جب جمعے کو (۲۶؍اپریل) واحدی صاحب کے یہاں جائیں، تو اُسے آپ تک پہنچا دیں۔ آج ان سے معلوم ہوا کہ وہ اس جمعے کو واحدی صاحب کے یہاں گئے ہی نہیں، مگر پرسوں جمعے کو جائیں گے، میں نے پھر تاکید کر دی ہے کہ وہ کتابچہ لیتے جائیں اور آپ کو پہنچا دیں، یا پھر اسی روز شام آپ کو واحدی صاحب کے یہاں کسی کو بھیج کر منگوا لیں۔

میں یہ کام کر نہیں پایا کر نہیں سکا، اس کا تو افسوس نہیں، مگر یہ افسوس ضرور ہے کہ کتاب کی واپسی میں اتنی دیر ہوگئی آپ کا بڑا حرج ہوا مگر میں بھی کیا کروں کہ میں بھی سکون و عافیت سے نہیں تھا۔ برابر ہلچل ہی میں رہا، منگل کو کلفٹن آنے والا تھا کہ صبح ڈاک میں گلاسگو سے صدیقی صاحب کے بڑے صاحبزادے خالد میاں کی المناک رحلت کی خبر ملی، چناں چہ میں پھر اگلے دن بدھ کو کلفٹن آیا، اس خبر سے یہ سارا گھر ماتم کدہ تھا اور ہے ___ ایں ماتم سخت است کہ گویند جواں مرد۔ اِنّاَللّٰہِ ثُمّ اِنّاَللّٰہ۔

میں اب کلفٹن میں ہوں اور بحمد اللہ آرام سے ہوں مگر آپ سے فاصلہ شاید کچھ اور بڑھ گیا لیکن یہاں تو فاصلے ناگزیر ہیں، کسی دن ضرور آیئے، سیدھے درگاہ مزار تو پہاڑی پر ہے پشت پر درگاہ ہے اور یہیں دوسری منزل پر خاکسار کا کمرہ ہے۔ یہ سب اللہ کا

کرم ہے اور بدرالدین احمد صاحب کی توجہ کا نتیجہ۔

ابوالخیر صاحب کشفی جس ماتم میں ہیں مجھے اس کی خبر اگلے ہی دن ''جنگ'' سے ہوگئی تھی بڑا قلق ہوا، واقف نہیں ہوں، ورنہ عریضہ لکھتا۔

میرے لیے جب تک کار نہ ہو آپ تک پہنچنا مشکل ہے لیکن آپ کے لیے یہاں آنا کچھ ایسا مشکل نہیں۔

گھر میں آداب کہیے، بچوں کو دعا۔

دعا گو

حیرتؔ

(۶۱)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

کلفٹن، درگاہ حضرت سیّد عبداللہ شاہ غازی بخاریؒ

کراچی

پیر ۶رمئی ۱۹۶۳ء، ۳ر بجے دن

جلیل صاحب مکرّم۔ سلام و رحمت

یکم مئی کے عریضے کے بعد آج ایک عریضہ اور، اور یہ آپ کے ۳۰ر اپریل کے کرم نامے کی رسید بھی ہے۔

ابھی ابھی کچھ دیر ہوئی صدیقی صاحب، بدرالدین احمد صاحب، قاضی صاحب، کرنل نذیر احمد صاحب یہیں تھے، سب ملاقاتیں مسرت ہی مسرت صدیقی صاحب کہتے تھے کہ کل (منگل) شام صدیقی صاحب پھر آئیں گے اور ان کے ساتھ جنابِ واحدی مدظلہٗ بھی ہوں گے ___ بہت ممکن ہے آپ بھی ہوں۔ صدیقی صاحب نے تو نہیں کہا مگر یہ میرا خیال ہے۔

صدیقی صاحب سے معلوم ہوا کہ اُنھوں نے ''انشورنس'' والا وہ کتابچہ آپ کو پہنچا دیا ہے، اور ایک جلد ''آئینۂ حیرتؔ''...... ''ڈان'' میں تبصرے کے لیے، جب اس تبصرے کی نوبت آئے تو اس میں یہ بھی ہو کہ:

The book can be head on Requirementfrom the Maktaba ALHASANAT Rampur (U.P) The Price of the book (Rs.2.31 N.P) Should be sent in advance by money order to Mr. Abdul Majeed Hairat, Dargah Hazrat Abdulla Shah Ghazi Bukhari Clifton, Karachi

ایک دفعہ اور یہ معذرت کہ ''انشورنس'' کا وہ ترجمہ بروقت نہ ہو سکا، بلکہ کتاب بھی بڑی تاخیر کے ساتھ واپس ہوئی۔

دعا گو

عبدالمجید حیرتؔ

(۶۲)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

کلفٹن، درگاہ حضرت سیّد عبداللہ شاہ غازی بخاریؒ

کراچی

منگل،۱۴رمئی ۱۹۶۳ء۔۱ربجے دن

جلیل صاحب مکرّم۔سلام ورحمت

ملاقات کب ہوگی؟ اس کے لیے کوئی وقت ضرور نکالیں۔

احقر کے ایک مخلص دوست کو جو آپ کے بھی مداح ہیں ''خطوط بابائے اردو بنام جلیل قدائی'' کی ضرورت ہے، یہ خطوط ''نئی قدریں'' میں ۱۹۶۲ء میں نکلے تھے۔سوال یہ ہے کہ یہ خطوط ان تک کیوں کر پہنچیں؟ ان مخلص دوست کا نام بھی سن لیجیے۔نام ہے سیّد انیس شاہ جیلانی محمد آباد ڈاک خانہ سنجر پور ضلع رحیم یار خان___ یہی جیلانی صاحب یہ بھی چاہتے ہیں کہ ''گالی'' کے موضوع پر کوئی مضمون کوئی مقالہ کوئی کتاب یا کتابچہ اگر کبھی نکلا ہو تو وہ بھی انھیں مل جائے مجھے تو اس چیز کا مطلق علم نہیں شاید آپ کو ہو۔

جیلانی صاحب نے آپ کو سلام بھی لکھا ہے قبول فرمائیں۔

ممکن ہو تو کرنے کے لیے کوئی کام دیجیے مگر آسان مجھ خانہ بدوش کے پاس کوئی Book of Reference بھی تو نہیں ہے۔

"DAWN" میں ''آئینۂ حیرت'' پر جب آپ کا تبصرہ نکلے، مجھے بھی مطلع فرمائیں۔

آپ نے اپنے ذمے بہت سے کام لے رکھے ہیں، اور سب دماغی مگر میں نے آپ کی صحت کو اتنا ہی مضبوط نہیں پایا، اس لیے اب کام کچھ کم کیجیے اور آرام زیادہ صحت بہرحال مقدم ہے، میں صحت کی طرف بے۔توجہی کی پاداش بھگت رہا ہوں، من نہ کردم شما حذر بکنید''۔

گھر میں آداب وسلام

دعا گو

عبدالمجید حیرتؔ

اگلے ''العلم'' کا انتظار رہے گا۔

(۶۳)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

کلفٹن، درگاہ حضرت سیّد عبداللہ شاہ غازی بخاریؒ

کراچی

بدھ، ۱۵؍مئی ۱۹۶۳ء۔۲ بجے دن

جلیل صاحب مکرّم، السلام علیکم

ابھی ابھی آپ کا لفافہ ملا، اُدھر آپ کو میرا کل کا لکھا ہوا، عریضہ ملا ہوگا۔

آپ کے خط کے ساتھ آپ کے اسکول کا دعوت نامہ بھی تھا، مگر میں کچھ ایسا دکھی ہوں کہ کہیں جانے کے نام سے بھی گھبراتا ہوں، الّا یہ کہ کوئی مارے باندھے لے جائے مگر اس سے فائدہ؟

اگر آپ کے اسکول میں ذریعۂ تعلیم انگریزی ہے تو مضائقہ نیست ایک طریق تعلیم یہ بھی سہی مگر زور اس پر بھی دیا جائے کہ فکر ونظر اور تہذیب وتمدن میں بچوں پر اسلامی رنگ غالب ہو، ورنہ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ:

''دل بدل جاتے ہیں تعلیم بدل جانے سے''

اُس ''انشورنس'' کے مضمون کا بروقت ترجمے نہ ہونے سے آپ کو جو کوفت ہوئی اور شرمندگی مجھے بھی اس کا بڑا رنج ہے خیر آیندہ را احتیاط۔ آپ بھی کریں اور میں بھی۔

شکر یہ کہ ''آئینۂ حیرت'' پر آپ نے اپنا تبصرہ "DAWN" میں بھیج دیا میں بھی خیال رکھوں گا کہ جب شایع ہو دیکھ لوں۔

جب سے رامپور چھوڑا میرے ساتھ ابھی عبوری دور ہی چل رہا ہے مگر میں کلفٹن میں قیام کا مخالف تو نہیں تھا، آنے سے پہلے کچھ معلومات چاہتا تھا اور جب وہ سامنے آ گئیں تو میں بلا پس وپیش یہاں آ گیا، اُمید ہے کہ دیر سویر سے اسی اوقافی راہ سے کوئی زنانہ مکان بھی مل جائے گا۔

کارساز ما بہ فکرِ کارِ ما

جلیلؔ صاحب کیا کسی معقول زیرِ طبع اردو یا انگریزی کتاب کا پروف ریڈنگ نہیں مل سکتا یا کسی فکری تاریخی نوعیت کی کسی انگریزی کتاب کا ترجمہ؟ سوچیے۔

دعا گو

عبدالمجید حیرتؔ

پس نوشت۔ آج سے ۱۷ مئی تک یہاں بھی حضرت غازی بابا صاحبؒ کا عرس ہے۔ خاصہ ہنگامہ رہے گا۔ پروگرام اخبارات میں آپ نے بھی دیکھا ہوگا۔

(۶۴)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

کلفٹن، درگاہ حضرت سیّد عبداللہ شاہ غازی بخاریؒ

کراچی

جمعہ،۲۴ر مئی ۱۹۶۳ء، ۱ بجے دن

جلیل صاحب مکرّم۔سلام ورحمت

ایک عریضہ اس سے پہلے بھی لکھ چکا ہوں اس میں یہ استفسار تھا کہ ''گالی'' کے موضوع پر اگر آپ کے علم میں کسی کا کوئی مضمون ہو یا کتاب تو اس سے مطلع فرمائیں، آج انھی کرم فرمانے جن کا وہ سوال تھا ایک فرمائش اور کردی ہے وہ یہ کہ:

''جلیل صاحب قدوائی نے مکتوبات عبدالحق مرتب فرمائے ہیں قیمت-/12 روپے اگر چند دن کے لیے عاریتاً کہیں سے مل سکیں تو بھجوائیے جلد ممکن ہو سکے تو اچھا، بہ صورتِ دیگر خریدنا پڑیں گے''۔

اس فرمائش کا جو جواب آپ مناسب سمجھیں مجھے لکھ بھیجیں میں ان تک پہنچا دوں گا۔اتنا ضرور خیال رکھیں کہ مجھے یہ دوست اوران کی خاطر بہت عزیز ہے مجھ میں اتنی سکت نہیں ورنہ کتاب خریدتا اوران کی نذر کر دیتا۔

نعت کی وہ فرمائش میرے بس کی نہیں، فرمائش پر کچھ کہہ بھی نہیں سکتا، موڈی آدمی جو ٹھیرا، ابھی ابھی یہ شعر زبان پر جاری ہو گیا:

توفیق فکر کاش ہو یہ بھی ذرا ہمیں؟ مصرع ابھی جچا نہیں

اے کاش یہ بھی فکر و نظر ہو عطا ہمیں
کس کس طرح نواز رہا ہے خدا ہمیں

آپ نے ۱۱ر مئی کا ''نوائے وقت'' دیکھا؟ اس شمارے میں قبلہ جناب واحدی نے از راہِ محبت و اخلاص خاکسار کا ذکر فرمایا ہے، مگر مندرجہ غزل میں ایک کام کا شعر چھوٹ گیا۔یہ شعر:

اک بات ہے کہ جس سے مجھے اختلاف ہے
کچھ ان کی ذات سے تو عداوت نہیں مجھے

دعا گو

عبدالمجید حیرتؔ

ایک شعر اور

بالفرض سوچیے بھی تو کیا اس سے فائدہ

چاہا تھا کیا کسی سے مگر کیا ملا ہمیں

پس نوشت: سوچیے اور ہو سکے تو کسی انگریزی کتاب کا ترجمہ تجویز کیجیے یا کسی انگریزی یا اردو کتاب کا پروف ریڈنگ یا کسی کتابی مسودے کی تصحیح زبان

(۶۵)

[پوسٹ کارڈ]

۷۸۶

کلفٹن، درگاہ حضرت سیّد عبداللہ شاہ غازی بخاری

کراچی

بدھ،۱۲؍جون ۱۹۶۳ء۔۴؍بجے شام

جلیل صاحب مکرّم۔السلام علیکم

''ڈان'' میں ''آئینۂ حیرت'' پر آپ کے تبصرے کا تراشا مل چکا ہے، بلکہ ''ڈان'' کے دفتر سے بھی، تبصرہ ماشاءاللہ جی خوش ہو گیا آپ کا اخلاص آپ کی محبت۔

مگر آپ نے عریضہ ہائے حیرتؔ ۱۴؍اور ۲۴؍مئی پر توجہ نہیں فرمائی، آپ کو ابھی ''گالی'' کا جواب دینا ہے اور یہ بتانا ہے کہ بابائے اردو کے وہ خطوط جنھیں آپ نے مرتب کیا ہے کہاں سے کیوں کر اور کس رعایت کے ساتھ مل سکیں گے، محمد آباد سے جن محبّ مخلص کی یہ فرمائش ہے مجھے ان کو جواب دینا ہے۔سابقہ عریضوں میں کچھ اور باتیں بھی تھیں توجہ اُن پر بھی فرمائیں۔

جناب سیّد حسن ریاض بلند شہری کو آپ جانتے ہوں گے کل شام اُن سے بھی ملاقات ہو گئی۔ برسوں بعد ملے مسّرت ہی مسّرت۔

تازہ ''العلم'' دیکھنے کا بھی اشتیاق ہے حضرتِ جگر (نور اللہ مرقدہٗ) پر آپ کا وہ مضمون تو ابھی چل رہا ہے نا؟

جی یہ بھی چاہتا ہے کہ آپ سے ملاقات ہو اور ہوتی رہے۔

نیازمند

عبدالمجید حیرتؔ

پسِ نوشت۔ جنابِ واحدی مدظلہٗ سے ملاقات ہو تو احقر کا سلام پہنچائیں یا کسی سے کہلا بھیجیں انھیں یہ اطلاع دیں یا لکھ کر بھیج دیں کہ تفسیر ماجدی کے اوّل پانچ پارے مجھے صدیقی صاحب سے مل گئے تھے۔

حواشی

۱۔ حیرتؔ شملوی کے حالات وکوائف مندرجہ ذیل کتابوں سے ملخصاً پیش کیے گئے ہیں:

- جلیلؔ قدوائی: چند اکابر، چند معاصر، ۱۹۷۷ء، کراچی۔
- سیّد انیس شاہ جیلانی: ''آدمی غنیمت ہے''۱۹۹۶ء، حیرتؔ شملوی اکادمی، محمود آباد، تحصیل صادق آباد۔
- احمد حسین صدیقی: ''دبستانوں کا دبستانِ کراچی''، جلد سوم، ۲۰۱۰ء، طابع فضلی سنز، کراچی۔
- ڈاکٹر منیر احمد سلیچ مؤلف ''وفیاتِ نامورانِ پاکستان''، ۲۰۰۶ء، ۳۲، اردو سائنس بورڈ۔

۲۔ جلیلؔ قدوائی کے حالات وتعارف کے لیے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب: ''جلیل قدوائی: شخصیت اور فن''، ۱۹۹۱ء، کراچی، رفاہ پبلی کیشنز۔

۳۔ جلیلؔ قدوائی: ''چند اکابر، چند معاصر''، ۱۹۷۷ء، کراچی، ادارۂ نگارش ومطبوعات، ص ۱۹۵۔

۴۔ بحوالہ ایضاً، ص ۱۹۶۔

۵۔ حیرتؔ کے تمام اصل خطوط جناب جلیل قدوائی نے راقم سطور کو عطا کیے تھے۔ جب کہ جلیلؔ قدوائی کے خطوط بیاضِ حیرتؔ سے سید انیس شاہ جیلانی نے نقل کر کے فوٹو اسٹیٹ کی صورت میں عطا کیے ہیں۔ جس کے لیے راقم ان کا شکر گزار ہے۔

خطوط

خط نمبر ا:

۱۔ یہ انجمن ترقی اُردو کا رسالہ [۱۹۴۹ء تا ۱۹۵۴ء] تھا۔ اس کے مدیر جناب محمد احمد سبزواری [ولادت: ۱۹۱۳ء بھوپال] تھے۔ موصوف ہمارے بزرگ ترین ادیب ہیں۔ آج بھی ''قومی زبان'' کراچی میں اپنے وقیع تبصروں سے مستفید فرما رہے ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے ''دبستانوں کا دبستان''، کراچی از احمد حسین صدیقی (جلد دوم)، کراچی۔

۲۔ ہفت روزہ ''نمکدان'' کراچی، معروف مزاح نگار مجید لاہوری (متوفی ۱۹۵۷ء) اس کے مدیر تھے۔

۳۔ زیباؔ ردولوی۔ آپ کا اصل نام سیّد علی حسنین رضوی (۱۹۰۸ء۔۱۹۶۸ء) ولد سیّد محمد حسنین رضوی تھا۔ آپ جلیلؔ قدوائی کے ساتھ پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ انفارمیشن آفیسر تھے اور بقول جلیلؔ قدوائی: ''پختہ اور کام یاب شاعر تھے اور نقدِ شعر وادب کا بڑا پاکیزہ مذاق رکھتے تھے۔ اُردو کے بڑے مشّاق اور کام یاب مترجم بھی تھے''۔ (چند اوراکابر، چند اور معاصر ۱۹۹۳ء کراچی، راس مسعود سوسائٹی، ص ۹۴، کا حاشیہ)

۴۔ سیّد محمد جعفری (۱۹۱۷ء۔۱۹۷۶ء) معروف مزاحیہ وطنزیہ شاعر، بعد از وفات آپ کا کلام ''شوخیِ تحریر'' کے نام سے شائع ہوا۔ تفصیلات مزید کے لیے ملاحظہ ہو: ''دبستانوں کا دبستان''، جلد اوّل، احمد حسین صدیقی، ۲۰۰۳ء، محمد حسین اکیڈمی، کراچی۔

خط نمبر ۳

۱۔ ''ماہِ نو''، کراچی

۲۔ نامور مؤرخ ومترجم، صاحبِ طرز ادیب وشاعر، مولوی سیّد ہاشمی فرید آبادی (۱۸۹۰ء۔۱۹۶۴ء) فرید آباد میں نواب احمد شفیع فرید آبادی کے ہاں پیدا ہوئے۔ اور لاہور میں وفات پائی۔ آپ نے ''تاریخ یونان قدیم''، ''مشاہیر یونان وروما''، ''تاریخ ملّتِ عربی، (حطّی)'' ''تاریخ مسلمانانِ پاکستان وبھارت''، اور ''مآثرِ لاہور'' جیسی کتابیں مرتّب کیں۔ اور ''کالی ناگن'' اور ''چل بُلقان چل'' جیسی شہرت یافتہ نظمیں لکھیں۔ [بحوالہ جلیلؔ قدوائی ''انشائے ہاشمی'' ۱۹۹۴ء، راس مسعود سوسائٹی، کراچی]۔

۳۔ نواب جعفر علی خاں اثرؔ لکھنوی، معروف شاعر، نقاد، لُغت نگار، حضرت عزیزؔ لکھنوی کے شاگرد تھے۔ نیز ''اثر کے تنقیدی مضامین''، ''اثرستان'' اور کلیات ''بہاراں'' کے مصنّف۔

۴۔ مالک رام۔ ولادت موضع پھالیہ ضلع گجرات، ۱۹۰۶ء۔ انتقال نئی دہلی، ۱۹۹۳ء۔ آپ کی تصنیفات وتالیفات کی فہرست پچاس کے قریب پہنچتی

ہے۔مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں:''قومی زبان''، کراچی مالک رام نمبر، اپریل ۱۹۹۴ء۔

۵۔ پروفیسر ڈاکٹر سیّد وزیرالحسن عابدی فارسی زبان وادب کے ممتاز اسکالر، استاد، مصنّف، مترجم اور پنجاب یونی ورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے سابق پروفیسر تھے۔آپ ۲۵/دسمبر ۱۹۴۱ء کو بہ مقام پیدی ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔۲۹/جون ۱۹۷۹ء کو لاہور میں وفات پائی۔میانی صاحب لاہور جائے مدفن ہے۔[بہ حوالہ وفیاتِ نامورانِ پاکستان، از ڈاکٹر منیر احمد سلیچ، ۲۰۰۶ء، لاہور]

خط نمبر ۴

۱۔ اسدؔ ملتانی: (۱۹۰۲ء۔۱۹۵۹ء) اصل نام محمد اسد خاں ابن غلام قادر خاں تخلص اسدؔ، پیدائش ملتان، وفات راول پنڈی، بحوالہ:''ہمارے اہلِ قلم''، از زاہد حسین انجم، لاہور۔

۲۔ حیرتؔ شملوی کے مجموعۂ کلام کا ذکر ہے۔

۳۔ اُس زمانے میں جلیلؔ قدوائی ''ماہِ نو'' کراچی کے نگراں تھے۔اسی لیے رسالے کو خوب سے خوب تر بنانے کے لیے حیرت نے یہ تجویز پیش کی تھی۔

خط نمبر ۵:

۱۔ سہ ماہی ''اُردو''، کراچی۔

۲۔ نواب صدیق علی خاں۔

۳۔ حاجی اسحاق سیٹھ سابق رکن ایم ایل اے (مرکزی) ہندوستان، ''مسلم ہوٹل'' شملہ میں نواب صدیق علی خاں (سابق ایم ایل اے مرکزی) کے ساتھ یکجا قیام ہوتا تھا۔چناں چہ یہیں نواب صاحب کے کمرے پر کبھی کبھی شعر وسخن کی محفلیں منعقد ہوا کرتی تھیں جن میں حضرت جلیلؔ قدوائی، اسدؔ ملتانی وغیرہم شریک ہوا کرتے تھے''۔[بہ حوالہ ملخصاً از حاشیۂ حیرت شملوی بر مکتوبِ جلیلؔ محررہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۵۰ء غیر مطبوعہ مخزونہ مبارک اُردو لائبریری محمد آباد، تحصیل صادق آباد]

خط نمبر ۶:

۱۔ سیّد علی حسنین رضوی زیباؔ ردولوی۔

۲۔ سیّد محمد جعفری۔

۳۔ اسد ملتانی۔

۴۔ حیرت شملوی کی تحریر۔

۵۔ غالباً محکمۂ اطلاعات کا پرچہ ہوگا۔اُس زمانے میں جلیلؔ قدوائی وہیں تھے۔

خط نمبر ۷:

۱۔ معروف شاعر، نقّاد، محقق اور مترجم رفیق خاور (۱۹۰۸ء۔۱۹۹۰ء) کا اصل نام محمد رفیق حسین ہے۔وزارتِ اطلاعات میں ڈپٹی ڈائریکٹر رہے۔ ''ماہِ نو'' کراچی کے نائب مدیر اور پھر مدیر بھی رہے۔سرکاری ملازمت سے سبکدوش ہوکر ''اُردو لغت بورڈ'' سے منسلک ہوگئے۔آپ کی کتابوں میں ''اُردو تھیسارس''، ''خاقانی ہند''، ''اقبال اور اس کا پیغام'' اور ''حرفِ نشاط آور'' (فارسی نظم) قابلِ ذکر ہیں۔مزید تفصیل کے لیے رجوع کیجیے:''دبستانوں کا دبستان''، کراچی، احمد حسین صدیقی (جلد دوم)، کراچی۔

۲۔ ملاحظہ ہو خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۳

۳۔ سیّد محمد جعفری

۴۔ پروفیسر شجاع احمد زیباؔ (۱۹۲۲ء۔۱۹۹۵ء) امروہہ میں پیدا ہوئے۔کراچی میں وفات پائی۔مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کے تعلیم یافتہ تھے اور اسی کے

شعبۂ اُردو میں لیکچرر بھی ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں کراچی آ گئے۔ ''ڈان'' اور ''امروز'' سے بھی وابستہ رہے۔ بعدازاں مختلف کالجوں میں پڑھاتے رہے۔ بابائے اُردو کے رفیق تھے۔ راس مسعود سوسائٹی اور آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کے رکن رہے۔

خط نمبر ۱۵:

۱۔ جلیل کے والد شیخ ممتاز احمد قدوائی کی رحلت کا ذکر ہے۔

خط نمبر ۲۵:

۱۔ بیگم ہرمزی جلیل قدوائی مراد ہیں۔

۲۔ کراچی تا راولپنڈی

خط نمبر ۲۹:

۱۔ اورنگی ہلز اسکول، نارتھ ناظم آباد، کراچی، زیرِ انتظام سر راس مسعود سوسائٹی، پاکستان۔

۲۔ یہ خط ۱۹؍جنوری ۱۹۶۱ء کا لکھا ہوا ہے مگر یہاں ۲۰؍ستمبر ۱۹۶۱ء درج ہے۔ یقیناً سہوِ کتابت ہے۔ اسے ۲۰؍دسمبر ۱۹۶۰ء ہونا چاہیے تھا۔

خط نمبر ۳۳:

۱۔ ''وہ کوئی پروفیسر، ہیں نہ 'ارباب فکر ونظر' میں سے بلکہ [ڈان کراچی کے] ایک اخبار نویس ہیں جن سے کچھ اَن بَن تھی اور ہے۔۔۔۔ 'سات رنگ' کراچی میں انھوں نے اپنی جہالت کا ڈھنڈورا پیٹا ہے''۔

[اقتباس مکتوبِ جلیل قدوائی، محرّرہ ۴؍اپریل ۱۹۶۱ء، غیر مطبوعہ نقل فراہم کردہ سیّد انیس شاہ جیلانی ۔۔۔ مملوکہ شاہ انجم]

خط نمبر ۳۴:

۱۔ ''ماہِ نو''، کراچی (خاص نمبر بابت اپریل) میں جلیل قدوائی کی دو غزلیں شائع ہوئی تھیں۔ پہلی غزل کا مطلع یہ ہے:

جہانِ عشق میں ایسے بھی کچھ مجبور ہوتے ہیں
حریمِ ناز میں رہتے ہیں اور مہجور ہوتے ہیں

دوسری غزل کا مقطع ہے:

سیکڑوں غم ہیں زمانے کے مرے دل میں جلیلؔ
سب پہ چھائی ہوئی اک اُن کی مگر یاد ہی ہے

[ش الف]

۲۔ بابائے اردو کے خطوط کا سب سے ضخیم مجموعہ جلیل قدوائی کا مرتبہ ہے۔ یہ مجموعہ بابائے اردو کے نود سالہ جشن کے موقع پر شائع ہونا تھا مگر جوبلی کمیٹی کے ارکان کے اختلاف کے باعث جلیل قدوائی مستعفی ہوگئے تھے۔ یہ اُدھورا کام سید ہاشمی فرید آبادی نے اپنے بھائی سید ابوتمیم کے نام سے لاہور سے طبع کرا دیا۔ بعد میں جلیل نے اسے بہت سے اضافوں کے بعد ۱۹۶۳ء میں ''مکتوباتِ عبدالحق'' کے نام سے مکتبۂ اُسلوب کراچی سے شایع کیا۔ بعدازاں یہی مجموعہ ''مکاتیب عبدالحق'' کے نام سے اردو اکیڈمی سندھ کراچی نے نئے سرورق کے ساتھ فروخت کیا۔ اس طرح یہ غلط فہمی بھی پیدا ہوئی کہ مکتوباتِ عبدالحق کا دوسرا ایڈیشن ''مکاتیب'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔ حالاں کہ ایسا کچھ نہیں ہوا۔ [ش الف]

خط نمبر ۳۶:

۱۔ ''انتخاب غالب'' (نسخۂ قدوائی) پر اعتراضات کے سلسلے میں جلیل قدوائی نے پندرہ روزہ ''قومی زبان'' کراچی میں مضمون تحریر کیا تھا جو جون ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں دو قسطوں میں شائع ہوا۔ عنوان تھا: ''غالب کا ایک نادان دوست''۔ یہاں ''محمد فاضل'' سے وہی نادان دوست مراد

ہے۔جس کے حوالے سے مضمون لکھا گیا ہے۔[ش الف]

۲۔ ''مسٹر اشفاق حسین اور مسٹر ڈی سلوا (عیسائی) دو شرفا نے یہ علاقہ تعمیر کیا ہے اور چوں کہ کہ آبادی ملی جلی اور مسلم۔عیسائی ۵۰۔۵۰ فیصدی ہے۔ علاقے کا نام بھی دونوں شرفا نے مشترکہ طور پر ''حسین ڈی سلوا ٹاؤن'' رکھا ہے''۔

[اقتباس از مکتوب جلیل بہ نام حیرت شملوی محرّرہ ۱۲را کتوبر ۱۹۶۱ء غیر مطبوعہ نقل فراہم کردہ سید انیس شاہ جیلانی مملوکہ شاہ انجم]

خط نمبر ۳۷:

۱۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان

خط نمبر ۴۱:

۱۔ سات رنگ کراچی جنوری ۱۹۶۲ء میں شائع ہونے والا جلیل کا یہ مضمون اب ان کے مجموعۂ مضامین ''تجزیے اور تجربے'' (راس مسعود سوسائٹی ۱۹۹۰ء) میں ''عبدالحق جوبلی کمیٹی کی کہانی'' کے عنوان سے شامل ہے۔[ش الف]

خط نمبر ۴۲:

۱۔ جی اے مدنی، کمشنر کراچی

خط نمبر ۴۸:

۱۔ انجمن ترقی اُردو بورڈ نہیں صرف ترقی اُردو بورڈ تھا۔اب اردو ڈکشنری بورڈ۔

خط نمبر ۵۲:

۱۔ سیّد انیس شاہ جیلانی (محمود آباد) مراد ہیں۔

خط نمبر ۵۸:

۱۔ دہلی کے مشہور ادیب نظام المشائخ کے مدیر، خواجہ حسن نظامی کے قریبی دوست جناب مُلّا واحدی مُراد ہیں، آپ بھی تقسیم کے بعد پاکستان آ گئے تھے اور کراچی ہی میں مقیم تھے۔یہیں وفات پائی۔

کتابیں:

۱۔ احمد حسین صدیقی: ''دبستانوں کا دبستان، کراچی'' (جلد اوّل) ۲۰۰۳ء، (جلد دوم)، ۲۰۰۵ء، محمد حسین اکیڈمی، کراچی۔

۲۔ انیس شاہ جیلانی، سیّد: ''آدمی غنیمت ہے'' (۱۹۹۴ء) مبارک اُردو لائبریری، صادق آباد۔

۳۔ جلیل قدوائی: ''چند اکابر، چند معاصر'' (۱۹۷۷ء)، ادارۂ نگارش و مطبوعات، کراچی۔

۴۔ ایضاً: ''چند اور اکابر، چند اور معاصر'' (۱۹۹۳ء) راس مسعود سوسائٹی، کراچی۔

۵۔ ایضاً: ''انشائے ہاشمی'' (۱۹۹۰ء) راس مسعود سوسائٹی، کراچی۔

۶۔ شاہ انجم: ''جلیل قدوائی، شخصیت اور فن'' (۱۹۹۲ء)، رفاہ پبلی کیشنز، کراچی۔

۷۔ مُنیر احمد سلیچ، ڈاکٹر: ''وفیاتِ ناموَرانِ پاکستان'' (۱۹۹۶ء)، اُردو سائنس بورڈ، لاہور

غیر مطبوعہ مجموعۂ خطوط:

☆ ''مکتوباتِ جلیل قدوائی بنام حیرت شملوی'' مخزونہ مبارک اُردو لائبریری، صادق آباد، فوٹو اسٹیٹ فراہم کردہ سیّد انیس شاہ جیلانی۔

رسالہ:

☆ ''قومی زبان''، اپریل ۱۹۹۴ء، کراچی، مالک رام نمبر، انجمن ترقی اُردو، پاکستان۔